فن صنم تراشی

کملیش سنہا اور ڈاکٹر دنیش چندر

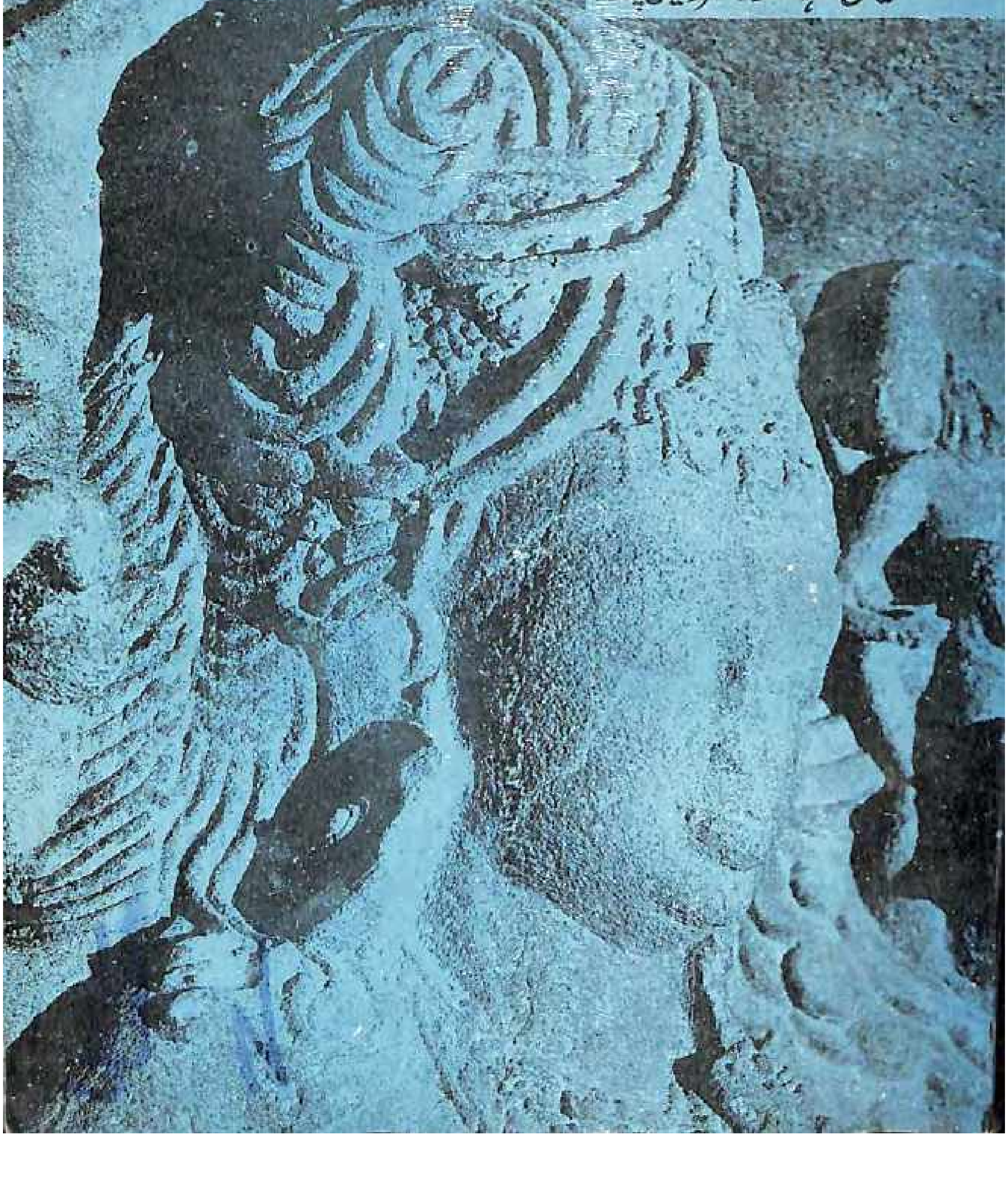

فنِ صنم تراشی

فنِ صنم تراشی

کملیش سنہا

اور

ڈاکٹر دنیش چندر

مترجم

اظہار عثمانی

ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

Fun-e-Sanam-Tarashi

By. Danesh Chander and Smt. Kamlesh Sinha

Translated by : Izhar Usmani

© ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

سنہ اشاعت : جنوری تا مارچ 1995 ـــــ شک : 17-1916
پہلا ایڈیشن : 1000
سلسلۂ مطبوعات نمبر : 736
کتابت : محمد غالب
مصحح (پروف ریڈر) غیاث الدین خان
قیمت : =/22 روپے

مصنف کے خیالات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے
کتاب چھپی ہوئی قیمت پر ہی خریدی جائے۔

ناشر : ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو ویسٹ بلاک 1، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی 110066
ٹیلی فون: 603938, 603381, 609746
طابع : سپر پرنٹرز، ساؤتھ انارکلی، دلی-51

پیش لفظ

صنم تراشی کا شمار فنونِ لطیفہ میں ہوتا ہے۔ صدیوں سے ہندوستان فنونِ لطیفہ کا منبع و مرکز رہا ہے۔ زمانے نے چند ہندوستانی علوم و فنون کے وجود ہی کو مٹا دیا پھر بھی زمانہ کی دسترس سے بہت سے فنونِ لطیفہ بچ گئے ہیں۔ اُن کے وجود روایات اور تاریخ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

ہندوستان میں فنونِ لطیفہ کے خالقوں نے مادی ذرائعوں جیسے مٹی، لکڑی، ہاتھی دانت، جانوروں کی ہڈیاں سینگ، پتھر اور مختلف دھاتوں کو اپنے جذبات کے اظہار کا ذریعہ بنایا ہے۔ دھات اور پتھر دوسرے مادی ذرائعوں کے مقابلہ میں لمبی عمر پاتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ دھات بھی گل جاتی ہے، اس کی شکل بدل جاتی ہے مگر پتھر ٹوٹنے کے بعد بھی فن کاری کا حصّہ بن کر باقی رہ جاتا ہے۔ فنِ صنم تراشی دنیا کے ہر حصّہ میں مقبول رہا ہے۔ صنم تراشی کی روایات قدیم عرب میں بھی موجود تھی۔ حضرت آذر کی بُت تراشی کا عالمی ریکارڈ ملتا ہے۔

ہندوستان میں بھی بُت تراشی کی روایت، قدیم سے بہت پہلے ملتی ہے۔ اجنتا۔ ایلورہ، ہڑپا، موہن جوداڑو اور کھجوراؤ کے بت آج بھی اپنی زبانِ خاموشی کے ذریعہ گویا ہیں۔ یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہونے والے غاروں کی چٹانوں اور دیواروں پر کندہ مورتیاں ہیں۔ غاروں، چٹانوں پر صنم تراشی کے یہ نادر نمونے ہیں۔ بہت بڑی تعداد میں ایسے بُت ملتے ہیں جن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے اور انھیں عقیدت مند اپنے گھروں، مندروں اور دیگر مقدس جگہوں پر سجا کر رکھتے ہیں۔ جن کا سائز انچوں سے لے کر صدہا فٹ تک ہوتا ہے۔

عیسائی، بدھ مت اور ہندو مذہب کے ماننے والوں کے ہاں بتوں کی خاص اہمیت ہے۔ اپنے مذہبی رہنماؤں کے بت ان کے گھروں، گرجا گھروں اور مندروں میں ہونا لازمی ہیں جن کی وہ پوجا کرتے ہیں اور ان ہی سے دعا مانگتے ہیں۔ ہندو مذہب کے دیوی دیوتاؤں کی تعداد دنیا کے اور مذاہب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ پائی گئی ہے۔ جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس مذہب کے پیرو سرسوتی کو علم، لکشمی کو دولت کی دیوی مانتے ہیں اور شیو، وشنو اور گنیش وغیرہ اہم دیوتا مانتے گئے ہیں۔ مورتی پوجا کا رواج ہندوستان میں ہزارہا سالوں سے چلا آرہا ہے۔ جو اب بھی جاری ہے۔ نئے نئے بت آج بھی تراشے جاتے ہیں۔ نئے نئے مندروں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ سومناتھ کے مندر کا تاریخوں میں خصوصی ذکر ملتا ہے۔ بہر حال فن صنم تراشی کا فن ہندوستان میں ق۔م سے لے کر آج تک برابر زندہ ہے آج کے دور میں اس نے نئے نئے مادی ذریعوں کو بھی اپنا لیا ہے۔ مختصر سی وقتی ضرورت کے لیے مٹی، پلاسٹک، ربر اور کپڑے وغیرہ کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ پوجا کے بعد ختم کر دینے والی مورتیاں عموماً مٹی سے بنائی جاتی ہیں۔ جن کو تیوہار کے خاتمہ پر پانی میں بہا دیا جاتا ہے۔ خصوصاً گنیش اور گوری کی مورتیوں کو۔

فن صنم تراشی ہندوستانی تہذیب و تمدن کا ایک بہت بڑا حصہ رہا ہے۔ ہندوستان کے اطراف کے ممالک چین، برما، نیپال، سری لنکا میں بھی مذہبی ضرورتوں کو پورا کرنے کی غرض سے ایشیا کے بہت بڑے خطہ میں مقبول رہی ہیں۔ حال ہی میں شہر حیدرآباد میں مہاتما بدھ کی سب سے بڑی مورتی حسین ساگر میں نصب کی گئی ہے۔ مورتیوں سے عقیدت کا پہلو ہی دراصل ان کی تخلیق کا سب سے بڑا سبب ہے۔ تخلیق کے پیچھے یہی جذبہ کارفرما ہے۔ مگر صنم تراشوں کی جان سوزی، محنت، لگن اور رچا بکدستی کا مطالعہ بھی اس فن کی تاریخ کا ایک بہت اہم باب ہے فن کار کے دور کی جھلکیاں بھی اس فن سے ظاہر ہوتی ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی مورتیاں بھی ملتی ہیں خصوصاً گھوڑے، شیر اور سانڈ کی مورتیاں اہمیت کی حامل ہیں۔ وادیٔ سندھ کی تہذیبی آثار میں بھی ان کا شمار ہوا ہے۔

فنِ صنم تراشی کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے محترمہ کملیش سنہا اور دنیش چندر کی یہ کتاب فنِ صنم تراشی پر بے شمار ایسا مواد لیے ہوئے ہے جو بہت دلچسپ اور معلوماتی ہے۔ انھوں نے محنت اور لگن سے کئی ذریعوں سے مواد حاصل کیا ہے۔ سکّے، کتابیں، میوزیم، مندر اور براہِ راست مورتیاں وغیرہ۔ یہ تمام وگیان کتاب ہندی میں شائع ہوئی تھی جس کا ترجمہ ترقی اُردو بیورو، سے شائع کیا جا رہا ہے۔ شاید اس فن پر اُردو میں یہ پہلی باقاعدہ کتاب ہے۔ توقع ہے کہ ترقی اُردو بیورو، کی دوسری کتابوں کی طرح یہ بھی شرفِ مقبولیت حاصل کرے گی۔

مصنفین نے اس فن کا مطالعہ اور تجزیہ بہت زیادہ سائنٹفک انداز میں کیا ہے۔ جس سے ہندستانی تہذیب و تمدن کی تاریخ کے کئی پہلو سامنے آتے ہیں اور عہد بہ عہد اس میں جو ذہنی و سماجی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ ان پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

فہمیدہ بیگم

۱۹۹۵ء ڈاکٹر فہمیدہ بیگم

ڈائرکٹر

انتساب

عظیم وطن پرست مورخ

پروفیسر اے ایل باشم کی یاد میں

جو ہمیشہ میرے تخلیقی سفر کے سرچشمہ

رہے ہیں، رہیں گے۔

کملیش سنہا اور دنیش چندر

فہرست مضامین

1-	پیش لفظ	ڈائرکٹر	
2-	عرض مصنف	کملیش سنہا	7
3-	تعارف	ڈاکٹر ڈبلیو۔ایچ۔صدیقی	9
4-	اس اشاعت کے بارے میں		11
5-	فن صنم تراشی کے مطالعہ کی اہمیت		25
6-	فن صنم تراشی کے مطالعہ کا سرچشمہ		29
7-	مورتی پوجا کی توسیع		37
8-	سندھ گھاٹی تہذیب اور فن صنم تراشی		42
9-	اہم ہندو دیوتا۔ شو اور وشنو		45
10-	دیوی		80
11-	گنیش		95
12-	سکند		110
13-	سوریہ		115
14-	مورتیوں اور گرنتھوں کا تعلق		122
15-	جین مورتیوں کی توسیع		125
16-	تیرتھنکر		129
17-	یکش یکشیاں		133
18-	گورن جین دیوتاؤں اور برہمن دیوتاؤں کی چھاپ		136

فہرست تصاویر

1۔ ماتر دیوی	13
2۔ شو پاروتی	14
3۔ نٹ راج شیو	15
4۔ وشنو	16
5۔ دیپ لکشمی	17
6۔ مہیشا سُر مردنی	18
7۔ گنیش	19
8۔ کارتکیہ	20
9۔ سوریہ، رتھ پر سوار	21
10 سوریہ، کھڑے ہوئے	22
11 پارشو ناتھ	23
12 چوبیس تیرتھ کار، درمیان میں مہادیر	24

عرضِ مصنّف

میں اسے ستم ظریفی ہی کہوں گی کہ ہمارے قدیمی فنِ تہذیب و تمدن اور سائنس کے بیش بہا خزانے کو ہندستانی مفکروں کی بہ نسبت غیر ملکیوں نے زیادہ سجایا اور سنوارا۔ شاید اسی لیے ان موضوعات پر مستند کتابیں زیادہ تر انگریزی زبان میں ملتی ہیں۔ اس کی ایک وجہ ہندستان کا ایک لمبے عرصہ تک انگریزوں کا محکوم رہنا بھی رہا ہے۔

اگرچہ ابھی تک ہم غلامی کی ذہنی اذیت سے پوری طرح آزاد نہیں ہو سکے ہیں۔ مگر ایک حد اپنی زبانوں کے لیے بیدار ضرور ہو رہے ہیں۔ ہم کوشاں ہیں کہ اونچی تعلیم اور تحقیق کے لیے ہماری قومی زبان ذریعہ بنے۔ اس خیال سے ہمارا مطلب انگریزی زبان کو مسترد کرنا نہیں ہے بلکہ مادری زبان کے رجحان اور محبت کے جذبہ سے ہے۔

یہ کتاب چاہے صنم تراشی کی ضرورتوں کی تشنہ لبی سیر نہ کر سکے۔ مگر صنم تراشی کو سمجھنے کے لیے رہنمائی ضرور کرتی ہے۔ اس میں شامل تمام ابواب حسنِ بیان کا ایک ایسا سلسلہ ہیں جن کا مطالعہ کیے بغیر آگے بڑھنا شاید ممکن نہیں۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے۔

انگریزی زبان میں اس موضوع پر مقتدر عالموں کی بہت سی تصنیفات دستیاب ہیں جو ہمیں صنم تراشی کی مکمل جانکاری دیتی ہیں۔ ان کتابوں میں سرِ فہرست کتابیں ٹی۔ اے۔ جی۔ راؤ صاحب کی "ایلی مینٹس آف ہندو آئی کونوگرافی" اور ڈاکٹر جتیندر ناتھ بنرجی کی "دی ڈیولپمنٹ

آف ہندو آئی کونوگرافی" ہے۔ میں نے قدم قدم پر ان کتابوں سے مدد لی ہے
میں جناب گوپی ناتھ راؤ، جے ۔ این ۔ بنرجی، جے فرگوسن، آر۔ جی بھنڈارکر، اے۔ کے کمارسوامی،
ایچ سرسوتی، بی بی دویا دفود، آر۔ پی چندا، دی جتیندر ناتھ، شکل، واسدیو
شرن اگروال، اندومتی مشرا، اپیندر ٹھاکر، کنچن سنہا، ایس گپتی، سپوڑا
نند اور رام شری واستو وغیرہ کی ہیں جن کا ان موضوعات پر مخصوص کام
ہے۔ میں ان سب کی مشکور ہوں کیونکہ ان کی تصانیف کے بغیر میرا اس کتاب
کی تصنیف کا ارادہ نامکمل رہ سکتا تھا۔ ڈاکٹر ذیشل چندر نے اس کتاب
کی تصنیف میں قدم قدم پر میری رہنمائی کی ہے۔ اس کتاب کو خوبصورت
پیکر دیا ہے۔ کتاب میں شامل دیوی دیوتاؤں کی تصاویر محکمہ ہندوستانی
آثار قدیمہ کے تعاون سے دستیاب ہوئی ہیں جن کے لیے میں محکمہ
آثار قدیمہ کی مشکور ہوں۔

اس اہم کام میں جناب پی۔ ایم دلویدی، ایچ۔ ایس بجورا، راج گوپال
سنگھ، جگدیش جین اور جے پی شرما سے تعاون ملا ہے جس کے لیے
میں تہہ دل سے شکرگزار ہوں، اس کتاب کو دلکش بنانے کا سہرا ناشر کو
جانا چاہیے۔

اگر یہ کتاب فن صنم تراشی سے دلچسپی رکھنے والے قارئین اور
طالب علموں کے لیے تھوڑی بھی مفید ثابت ہو سکی تو میں اپنی کوشش
کامیاب سمجھوں گی۔

اس کتاب کے اردو ترجمے کی اشاعت کے لیے میں ڈاکٹر فہمیدہ بیگم
ڈائرکٹر ترقی اُردو بیورو کی شکرگزار ہوں جن کی بدولت قارئین حضرات
فن صنم تراشی جیسے موضوع پر لکھی گئی کتاب سے روشناس ہو سکیں گے۔

کملیش سنہا

تعارف

سہل و عزیز، عام اور سلیس زبان میں فن صنم تراشی جیسے اہم مضمون سے متعلق مختلف پہلوؤں کو جس خوبصورتی سے شریمتی کیلیش سنہا اور ڈاکٹر زمیش چندر نے اس کتاب کے ذریعے پیش کیا ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے اور وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

یوں تو فن صنم تراشی پر بہت سے ملکی اور غیر ملکی عالموں نے کام کیا ہے لیکن انھوں نے اپنی تصانیف کو خاص طور پر انگریزی میں ہی پیش کیا ہے۔ اس لیے انگریزی جاننے والے ہی ان کتابوں سے واقف ہو سکے۔ اپنی مادری زبان میں لکھی گئی یہ کتاب واقعی اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ قارئین اس سے مستفید ہو سکیں گے۔

کم سے کم الفاظ میں لیکن موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرانے میں شریمتی سنہا اور ڈاکٹر زمیش چندر کی اس کوشش سے ان کا موضوع پر گہرا مطالعہ اور انفرادیت عیاں ہوتی ہے۔ انھوں نے فن صنم تراشی جیسے انتہائی گہرے ساگر کو جیسے بلو کر رکھ دیا ہو۔ قدیم مجسمہ سازی آگموں اور پرانوں میں بیان کی گئی مورتیوں کے خصوصی حوالے اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے ملی مورتیوں کا بھی کتاب میں مناسب جگہوں پر بیان کیا گیا ہے۔ اہم دیوی، دیوتاؤں کے علاوہ گوڑ دیوی دیوتاؤں

کو بھی کتاب میں صحیح مقام دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں، میں مصنّفوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے مجھے اس اہم موضوع سے متعلق کتاب کا تعارف لکھنے کے قابل سمجھا۔ میں اس کتاب کی سفارش کرتا ہوں، فن صنم تراشی کے سبھی طالب علموں اور ان سبھی کے لیے جو ہندستان کے ماضی کا سنجیدگی اور گہرائی سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں اور سمجھنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایچ صدیقی
ڈائرکٹر خایرماتکی مہم
محکمہ ہندستانی آثار قدیمہ
نئی دہلی۔

اس اشاعت کے بارے میں

''ہندستانی فنِ صنم تراشی'' نامی یہ تخلیق فاضل قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے۔ اس موضوع پر انگریزی میں تو بہت کتابیں موجود ہیں لیکن ہندی میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں۔ جو کتابیں ملتی بھی ہیں وہ موضوع کی مکمل معلومات فراہم نہیں کرتی ہیں۔ اس لیے قاری کو کئی کتابوں کا سہارا لینا پڑتا ہے مگر پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہو پاتا۔

اس کتاب میں ہندستانی فنِ صنم تراشی سے متعلق مشکل علم کو آسان اور عام فہم طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ مصنفین ماہرِ علم ہیں اور انھوں نے اس کتاب کے ذریعہ موضوع کو پیش کرنے میں کوزے میں سمندر سمانے کی کوشش کی ہے۔

اس کتاب میں نہ صرف ہندستانی مورتیوں کا دلکش بیان کیا گیا ہے بلکہ نسلِ انسانی سے تعلق اور اس کی سائنسی بنیاد کو بہترین طریقے سے اُجاگر بھی کیا گیا ہے۔ میں اپنے محدود علم کی بنیاد پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس اہم پہلو کو آج تک اتنے مکمل طور پر کہیں پیش نہیں کیا گیا۔ فاضل مصنفین کا اس موضوع پر یہ کتاب خصوصی عطیہ مانی جا سکتی ہے۔

میں یہ مانتا ہوں کہ جب تک ادب برائے زندگی نہ ہو عوام کے لیے مفید نہیں ہو سکتا۔ اختلاف اور ٹیکنک کے مقتل پر اس پہلو کی قربانی نہیں ہونی چاہیے۔ اس سے عالم، عوام سے دور ہوتا ہے اور ایک

محدود دائرے میں سمٹ کر رہ جاتا ہے۔ شریمتی کملیش سنہا اور ڈاکٹر دنیش چندر اپنے اس مقصد میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ صدیقی صاحب نے بھی تعارف میں اس حقیقت کی تصدیق کی ہے۔

کتاب میں وشنو، شیو، دیوی اور سوریہ کی مورتی کا جتنا سائنسی، دلچسپ اور پرکشش بیان کیا گیا ہے وہ شاید بہت کم کتابوں میں ہی موجود ہے۔ سوریہ (سورج) کے سائنسی پہلو کو بہت ہی خوبصورت طریقے سے اجاگر کیا گیا ہے۔ زبان کی سلاست، موضوع کی کلیات اور گہرائی کتاب کے خاص پہلو ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ کتاب نہ صرف فن صنم تراشی کے طالب علموں کے لیے مفید ثابت ہوگی بلکہ ان تمام ہندستانیوں کے لیے بھی مفید اور علم کا سرچشمہ ہوگی جنھیں ہندستان کی تہذیب، مذہب اور فن سے پیار ہے۔

بھوپال سُود

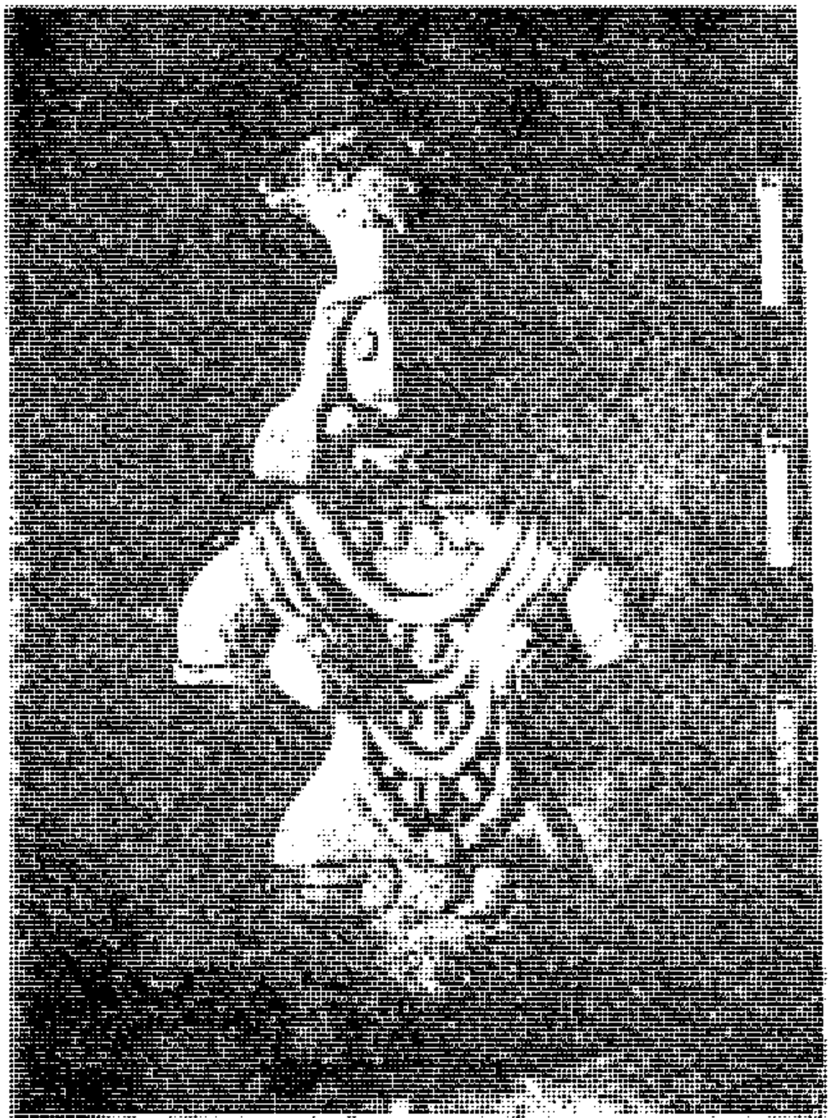

۱۔ ماتر دیوی

۲- شیو پاروتی

۳- نٹ راج شِو

۴- وشنو

۵۔ دیپ لکشمی

۶ - مہیشاسُر مردنی

۶۔ گنیش

۸ - کارتکیہ

۹- سوریہ، رتھ پر سوار

۱۰۔ سوریہ کھڑے ہوئے

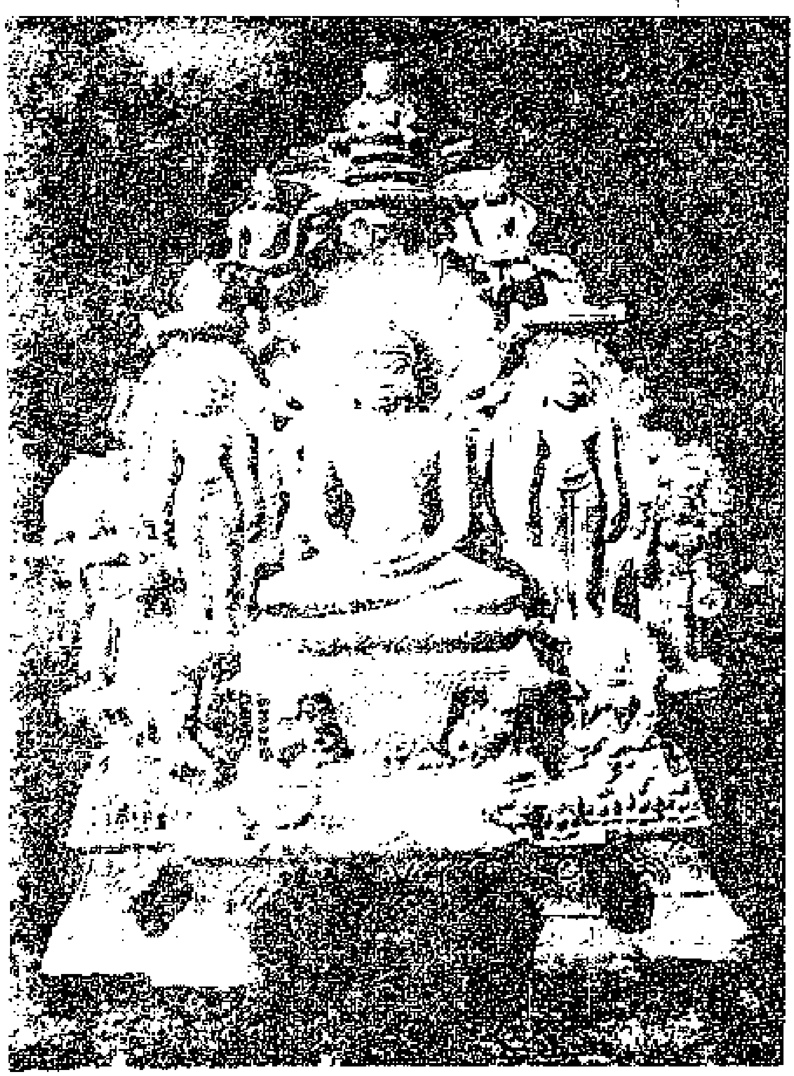

۱۱-پارشوناتھ

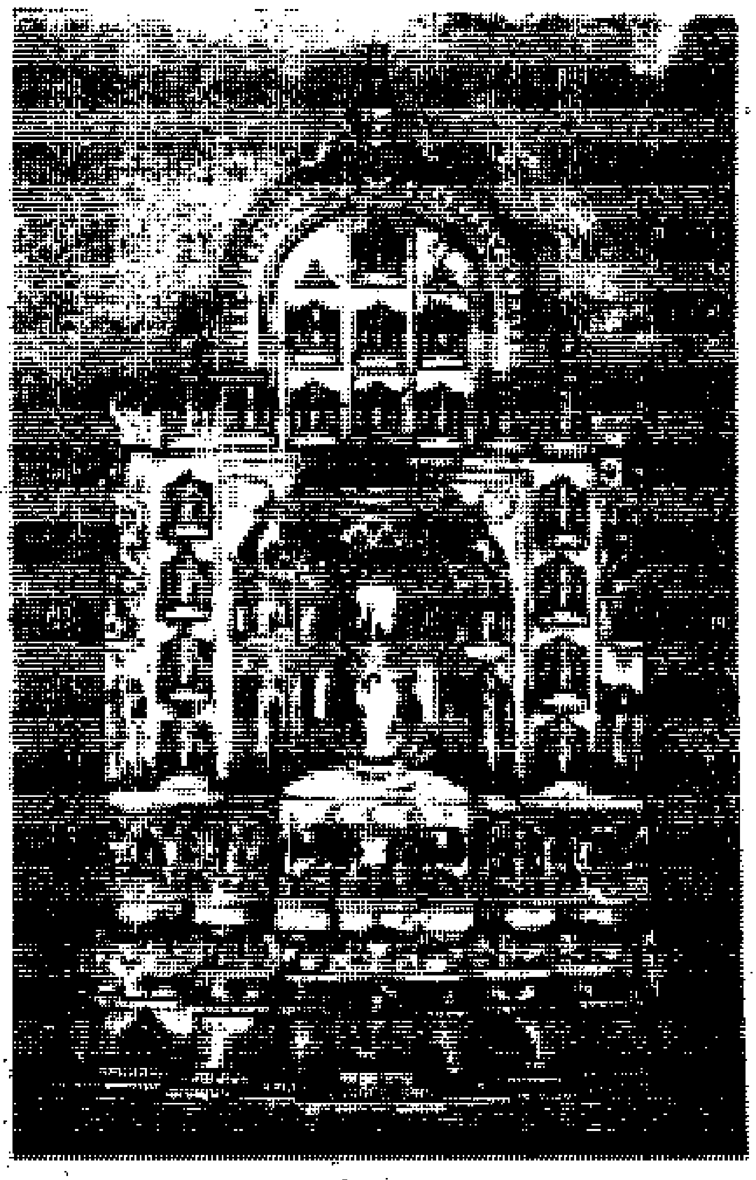

۱۲- چوبیس تیرتھنکار، دیدیان ٹبہ بہادیر

باب۔ایک

فن صنم تراشی کا مطالعہ

ترسیلِ فکر ہماری بنیادی ضرورت رہی ہے۔ جب نہ کوئی زبان تھی اور نہ کوئی رسم الخط تھا تب بھی انسان اشاروں کے ذریعہ اپنے خیالات دوسروں تک پہنچاتا رہا ہے۔ ان ہی ذرائع کو آنے والی نسلوں کے لیے آسان بنانے کے واسطے مختلف فنون ایجاد کیے گئے۔ ان مضامین میں سب سے زیادہ ہر دلعزیز اور مستعمل فن صنم تراشی بھی ہے۔

جہاں قوت گویائی سلب ہو جائے جن پر نظر پڑتے ہی انسان بذات خود مورت بن کر رہ جائے جنھیں دیکھ کر ہم ہزاروں سال پرانے اپنے سنہرے ماضی کی وادیوں میں اتر جائیں۔ ایسی مورتیوں کا تجزیہ واقعی ایک دلچسپ اور مشکل موضوع ہو جاتا ہے۔

انسان کا مذہب کی طرف جھکاؤ کا مطالعہ جیسے اس نے اس فن میں نمایاں کیا ہے، فن صنم تراشی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ فن صنم تراشی کا دائرہ مندر کی مورتیوں تک ہی محدود نہ رہ کر انسانی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق ہے۔ اس سائنس کے ذریعہ ہم نہ صرف شیو، وشنو، گنیش، سوریہ دیوی، بدھ تیرتھنکر، یکش اور یکشریاں کی مورتیوں کا ہی مطالعہ کرتے ہیں بلکہ اجنتا کی سرنگوں میں کی گئی تصویر کشی سانچی کے ستونوں اور سارناتھ کے ستونوں پر موجود حیوانوں کی مورتیوں کا بھی مطالعہ کرتے ہیں۔

ابتدا سے ہی فن مذہب میں شامل رہا ہے۔ ہمارے تمام فنون اور ادب کی جڑیں ہماری مذہبی قدروں میں موجود ہیں۔ عالم گن ویڈل نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ کسی بھی جگہ پر فن کی توسیع کی خاص بنیاد مذہب ہی رہا ہے۔ اور مذہبی خصوصیات جن کا ہندستانی زندگی سے گہرا تعلق ہے فن کی رہنما رہی ہے۔ ڈیل سینڈ بھی اپنی کتاب " ریلیجن اینڈ آرٹ " کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ دنیا کے قریب قریب سبھی ملکوں میں فن اور مذہب کا گہرا تعلق رہا ہے۔ ہندستانی معاشرے میں مورتیوں کا تلک، سنگھار اور پوجا وغیرہ مذہبی رسومات کے اہم ارکان ہیں۔ یہاں تک کہ جو فرقے بغیر شبیہہ برہما کی عبادت کرتے تھے، وہ بھی مورتیوں کے بغیر نہ رہ پاتے اور کسی نہ کسی طرح اس فن کے قائل رہے ہیں۔ بدھ اور جین مذہب اس سچائی کا ثبوت ہیں۔ مشہور فن کار فوشے اپنی کتاب " دی بگننگ آف بدھسٹ " میں لکھتے ہیں کہ بدھ مجسمہ سازی کے فن کی ابتدا اور توسیع میں بدھوں کا مذہبی عقیدہ اور اعتماد شامل ہے۔

کسی بھی تہذیب میں مورتیاں مذہبی عقیدہ کو ظاہر کرتی ہیں۔ آریہ تہذیب کے لوگ مورتی بناتے تھے یا نہیں۔ اس حقیقت کا علم ہی ہمیں ان کے مذہبی عقیدہ اور مذہب کی بابت معلومات فراہم کر سکتا ہے۔ کسی بھی پوجا کی مورتیوں کا سلسلہ وار اور مدلل تجزیہ بہت سے مغالطہ آمیز خیالوں کو بے بنیاد کر دیتا ہے۔ فرگوسن کے خیال میں سانچی، بھرہوت اور امراوتی کے لوگ سانپ اور درخت کی پوجا کرتے تھے۔ لیکن دوسرے دانشوروں کے ذریعہ کی گئی تحقیق سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ فرگوسن کا یہ خیال کتنا مبالغہ آمیز تھا۔ سانچی کی نقاشی میں سے ایک میں چھتری کے ساتھ گھوڑا اور بغیر چھتری کے گھوڑا بھگوان بدھ کی نشانی تضاد کی علامت ہے مختلف تصاویر میں ناگ، ویش۔ پشتریاں وغیرہ بدھ بھگوان کے عقیدتمندوں میں دکھائی گئی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ فرگوسن جب سچ کے آنچل کو چھو رہے ہیں۔ جب وہ کہتے ہیں کہ ایسی ہی بہت سی تصویریں ہیں جن کا بدھ کی زندگی کے واقعات سے تعلق ہے۔

فن صنم تراشی ہمیں کسی بھی دور کے معاشرے کی جھلک پیش کرتی ہے۔

اس میں ہمیں معاشراتی خوش حالی عروج وزوال سے آگہی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ معاشراتی اور مذہبی بیداری کی توسیع اور اختلافات کا اظہار بھی مورتی کے ذریعہ ہی ہوا ہے۔ شو کے بشر بھوا دتار نے نرسنگھ اوتار کو پیدا کیا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ دو مذہبی فرقوں کا ملاپ اور مفاہمت بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ بادامی میں نصب ہری ہر مورتی جس میں بائیں وشنو اور دائیں شو ہیں۔ وشنو اور شو مذہب کو قریب لانے کی کوشش کے جذبہ کا اظہار کرتا ہے۔ آدھی عورت اور آدھا مرد مورتی کی تخلیق شو کی پوجا کرنے والوں اور طاقت کی پوجا کرنے والوں میں اتحاد کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے کیا گیا۔ کلکتہ عجائب خانہ میں ایک شو لنگ ہے جس کے چار چہروں پر وشنو، درگا، سوریہ اور گنیش، بالترتیب کھدے ہیں۔ یہ پانچ مذہبی فرقوں میں اتحاد کے جذبے کو ظاہر کرتا ہے۔ اڑیسہ میں شو کے روپ کو مہاتما بدھ کی طرح پدم آسن میں بیٹھے ہوئے دکھانے کا رواج ہے۔ اس طرح کی مورتیوں کی علامات کا ذکر اگر پران، سپر بھیداگم اور شلپ رتن کتابوں میں ملتا ہے۔

کچھ مورتیاں تو فن کے لحاظ سے انتہائی اہم ہیں۔ مثال کے طور پر سارناتھ کی بدھ مورتی، سارناتھ کے شیر والے ستون وغیرہ۔ یہ مورتیاں اس دور کے فنی معیار پر روشنی ڈالتی ہیں۔ سارناتھ کی بدھ مورتی یہ بتاتی ہے کہ گپت دور میں مورتیوں کو کتنا خوبصورت اور شاندار بنایا جاتا تھا۔ بنگال میں بنائی گئی پال خاندان کی بدھ مورتیاں یہ بتاتی ہیں کہ گپت دور کے خاتمہ کے بعد بھی فن اپنے معیار پر قائم نہ رہ سکا۔

فن صنم تراشی کا مطالعہ تاریخی تلاش و جستجو کے لیے بھی کم اہم نہیں ہے۔ عام طور پر کتبہ کھدے ہوتے ہیں جو کہ دور تاریخ اور دور حکومت کی بابت بتاتے ہیں۔ کوشان دور کی مورتیوں کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا مفید ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر وان لوہوزن نے سیتھین دور کی تاریخی دستاویز اور کوشان دور کی تقریب قریب سبھی مورتیوں کا مطالعہ کیا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ان مورتیوں کی تحریروں میں درج تاریخوں

میں سنوں کی تعداد جوڑ کر پڑھنا چاہیے۔ ان کا خیال ہے کہ زیادہ تر کتبوں میں سنوں کی تعداد گھٹا کر تاریخ لکھی گئی ہے۔

اوپر دیے گئے حقائق ثابت کرتے ہیں کہ فن صنم تراشی کا مطالعہ مندر کی مورتیوں تک ہی محدود نہ ہو کر انسانی زندگی کے ہر ایک پہلو سے متعلق ہے۔ ان مورتیوں کے مطالعہ سے ہماری تہذیب، ہماری قابل فخر تاریخ زندہ ہو جاتی ہے۔

باب ۔ دو

فن صنم تراشی کے مطالعہ کا سرچشمہ

فن صنم تراشی کے مطالعہ کے لیے موجودہ ذرائع کو ہم خاص طور سے دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الف)۔ آثارِ قدیمہ (ب) تہذیبی اقدار

آثارِ قدیمہ کے ذیل میں

آثارِ قدیمہ کے ذیل میں مورتیاں، سکّے، گُنیاں اور کتبے قابلِ ذکر ہیں۔ ان کا سلسلہ وار تذکرہ ضروری ہے۔

مورتیاں

فن صنم تراشی کے مطالعہ کا خاص سرچشمہ دستیاب مورتیاں رہی ہیں۔ مورتیوں کے سائنسی مطالعہ کے ذریعہ ہم فنِ مجسمہ سازی، اس کی توسیع اور مورتی پوجا کی روایت کے جاری ہونے کی بابت معلومات فراہم کرتے ہیں۔ پرانے زمانے میں بنی ہوئی مختلف مورتیاں دستیاب ہوئی ہیں۔ لیکن یہ زیادہ تر ٹوٹی ہوئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مورتیاں اس وقت کے دیوی دیوتاؤں کے مستند پیکر پیش کرنے میں ناکام ہیں۔ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دانشوروں نے بہت سے نظریات جوڑ دیے ہیں۔ کہیں کہیں یہ روایت مخالف بھی نظر آتی ہے۔

ان مورتیوں کے ٹوٹنے کی خاص وجہ ہندستان پر وقتاً فوقتاً غیر ملکی

کے حملے بھی جاتی ہے۔ ان ہی غیر ملکی حملوں کی وجہ سے ہم زیادہ تر مورتیوں کی آدھی خوبصورتی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

سندھ گھاٹی تہذیب کے دور کی دستیاب مورتیاں ہمیں اپنے آسمانی پیکر سے متعارف کراتی ہیں۔ یہ مورتیاں اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ یہاں کے لوگ بنیادی طور سے مورتی پوجا کرنے اور مورتی بنانے کے ماہر تھے۔ یہاں ماتر دیوی کی مورتیاں زیادہ تعداد میں دستیاب ہوئی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہاں کے رہنے والے ماتر شکتی (ماں کی طاقت) کی پوجا کرنے والے تھے۔ یہ ایک تاریخی سچ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت خاندانی روایت کے طور پر مردوں کے مقابلے عورتوں کو ہی بہادری حاصل تھی۔ ساتھ ہی ساتھ موہن جوڈارو اور ہڑپا میں ملی پشو پتی شیو کی مورتیاں اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگ پشو پتی شیو کی پوجا کرتے تھے۔

فن مصوری

سکوں کا چلن چوتھی اور پانچویں صدی قبل مسیح میں ہی مانا جاتا ہے۔ جب کہ پی۔ ایس۔ اسمتھ اسے ساتویں صدی عیسوی قبل اور ڈاکٹر بھنڈارکر اسے مستلم ہی مانتے ہیں۔ پانچ نشان والے سکے سب سے قدیم سمجھے جاتے ہیں۔ عالموں کا اندازہ ہے کہ پانچ نشان سکوں کا چلن تاجر تنظیموں کے ذریعہ ہوا نہ کہ راجاؤں کے ذریعہ لیکن اب پانچ نشان سکے زیادہ تعداد میں دستیاب ہو رہے ہیں اور ان کا باقاعدہ مطالعہ ڈاکٹر جتیندر ناتھ بنرجی اور ڈاکٹر پرمیشوری لعل گپتا کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ ان نشانات کی خاص اہمیت تھی۔ یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ نشان صرف پہچان کے لیے فقط تاجروں کے ذریعہ ہی نہیں لگائے جاتے تھے بلکہ یہ سکے ایک طے شدہ منصوبے کے تحت بنائے گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سکے ایک ہی خالص دھات کے ایک ہی طرز اور ایک ہی وزن کے ہیں۔ ان سکوں میں ایک ہی طرح کے نشان بھی لگائے گئے ہیں۔ ایک طرز،

ایک وزن اور ایک طرح کے نشان کے سکے بنانا کسی ایک شاہی طاقت کے لیے ہی ممکن تھا سیکڑوں یا ہزاروں تاجروں کے ذریعہ نہیں۔ تاجروں کی طرح سے دور حکومت کا تعین، مالی حالت، وزن کا حساب میں بڑا بھاری فرق لا سکتی تھی۔

ان سکوں پر مختلف قسم کے اشارتی نشان دیکھنے کو ملتے ہیں خاص کر سکوں پر جانوروں کی تصویریں بنائی گئی ہیں۔ جن کو عالموں نے دیوتاؤں کو جانوروں کے روپ میں اُتارا مانا ہے۔ اس کے بعد کے سکوں پر ہم دیوی دیوتاؤں کی تصویریں پاتے ہیں۔ مثلاً گپت دور کے سکوں پر کارتکیہ، وشنو اور شیو وغیرہ دیوتاؤں کی مورتیاں نقش کی گئی ہیں۔ کنشک کے سکوں پر مختلف دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ سکوں پر دستیاب مختلف دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں کی بنیاد پر ہم ان کے مذاہب کے رجحانات کا اندازہ ہوتا ہے۔ کنشک کے سکوں پر بدھ کی مورتی کے علاوہ برہمن مذہب کے دیوتاؤں اور یونانی دیوتاؤں کی نقاشی کی گئی ہے جو کہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ کنشک نے اپنے سکوں کے پچھلے حصہ پر مختلف مذاہب سے متعلق دیوی دیوتاؤں کی نقاشی کرائی تھی اور ہندستان کے تمام مذہبی معتقدین کو اپنے ساتھ لے کر چلا تھا۔ مذہبی قوت برداشت نے ہی ہمیشہ حکمرانوں کو ہر دلعزیز بنایا ہے۔

سکوں کی تاریخی ترتیب آسانی سے قائم کی جا سکتی ہے۔ اگر سکوں پر تاریخ ترتیب وار نقش نہیں ملتی ہے تب بھی ہم ان کے جاری ہونے کی تاریخ اُن راجاؤں کے ادوار کی واقفیت سے نکال سکتے ہیں جنھوں نے انھیں جاری کیا ہے جن مقامات پر دیوی اور دیوتاؤں کی مورتیاں نہیں ملی ہیں وہاں سے دستیاب سکے ان دیوی دیوتاؤں کے فن صنم تراشی کی علامات کے متعلق جاننے میں مدد کرتے ہیں۔ جن کی وہاں پوجا کی جاتی تھی۔ ابتدائی سکوں پر نقش دیوی اور دیوتاؤں کے خدوخال اور علامتیں، اس دور کی بنائی گئی مورتیوں کے خدوخال اور ہیکل سے مطابقت رکھتے ہیں۔

گندھارا سکوں کی بنائی ہوئی پتھر کی بدھ مورتیوں کے خدوخال میں اور کنشک کے سکوں پر نقش بدھ کے خدوخال میں یکسانیت دیکھنے کو ملتی ہے۔ پانچ نشان ٹھپہ سے ہوئے سکوں پر نقش مختلف حوالوں سے اس دور کے دیوی دیوتاؤں کی نمائش کرنے کا ڈھنگ اور رائج ہندستانی رسم و رواج کی بابت معلومات فراہم کرتے ہیں۔ سکوں پر نقش نشانوں کی بابت کمار سوامی کا قول ہے کہ ان نشانوں کی اہمیت، جن میں سے زیادہ تر آج بھی رائج ہیں، اس بات میں مضمر ہیں کہ وہ ایک قطعی طور پر ابتدائی ہندستانی رسم و رواج کی نمائش کرتے ہیں۔ فن صنم تراشی کے مطالعہ کے لیے مختلف طرح کے سکوں پر نشانات اور دیوتاؤں کے خدوخال کی بابت واقفیت حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

کتبہ

کتبے فن صنم تراشی کے مطالعہ کو آگے بڑھانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ ان کتبوں میں کہیں کہیں دیوی دیوتاؤں کی فن صنم تراشی کی علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ان دیوی دیوتاؤں کے مندروں کی تعمیر کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مثال کے طور پر دوسری عیسوی قبل مسیح کے کتبوں میں بلرام (کرشن جی کے بڑے بھائی) اور واسودیو کرشن کے مندروں کے چاروں طرف پتھروں پر بنی مورتیوں کو لگانے کے ثبوت ملتے ہیں۔ ایسا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس مندر میں یقیناً بلرام اور واسودیو کی مورتیاں ہوں گی۔ صرف عبارت کا مطالعہ ہی وشنو پوجا کے یقین کو واضح کر دیتا ہے۔ ان کتبوں میں ویس نگر، گھسنڈی، پاتھی واڑا، متھرا، شورڈاس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ گپت دور کے زیادہ تر کتبوں میں بھوانی، کتپانی، شوسوامی مہاسین، وشنو، بدھ اور مہاویر مندروں یا مٹھوں کے متعلق ذکر ملتا ہے۔

سکے:-

سکے عام طور پر مختلف مذہبی نشانوں کی نمائش کرتے ہیں۔ جیسے مختلف راجاؤں نے وقتاً فوقتاً سرکاری سکے کے طور پر چلایا۔ گپت خاندان

کے عظیم حاکم سمندر گپت نے اپنے سرکاری سکہ پر عقاب کی تصویر بنوائی تھی۔ جو کہ اس کی وشنو مذہب کے لیے عقیدت کا ثبوت ہے۔ عقاب کی مورتی گپت دور کے بہت سے سونے اور چاندی کے سکوں پر دیکھنے کو ملتی ہے۔ چندر ولوں کے سکوں پر لکشمی کی تصویر کھدی ہوئی ملتی ہے۔ لکشمی بھگوان وشنو کی بیوی تو ہیں ہی ساتھ ہی ساتھ دولت اور خوش حالی کی دیوی بھی ہیں۔ بنگال کے سین خاندانی حکمرانوں کے زیادہ تر تانبے کی تختیوں پر شیو کی تصویر دیکھنے کو ملتی ہے۔ سین حکمراں شیو کی پوجا کرتے تھے۔ چانکیہ وشنو کے معتقد تھے اس لیے ان کے سکوں پر تیر کمان کے نقش ملتے ہیں۔ جنوبی بنگال کے حکمراں مہاسامنت شری مدودسن پال کی تانبے کی تختیوں کے کھلے حصہ پر بڑے ہی دلکش انداز میں رتھ میں بیٹھے ہوئے نارائن وشنو اور ان کے گروڑ کی تصویر بنائی گئی ہے۔ مگدھ اور پال کے خاندان کے حکمرانوں کے سرکاری سکوں پر بدھ دیو موجود ہیں۔

بہت سے ایسے سکے بھی دستیاب ہوئے ہیں جو سرکاری سکے معلوم نہیں ہوتے۔ ان سکوں کا چلن تاجروں کے درمیان رہا ہوگا ان پر خاص طور سے لکشمی کی تصویر دیکھنے کو ملتی ہے۔ ایسے سکے بہت بڑی تعداد میں بھیٹا، بساڑھ اور راج گھاٹ میں ملے ہیں۔ ان سکوں میں کچھ پر تاریخ ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جن پر تاریخ نہیں ہے۔ اگر رسم الخط کے مطالعہ کے ذریعہ ان کی تاریخ مقرر کی جاسکتی ہے۔

ہر ایک بدھ مندر کے بھی اپنے سکے ہوتے تھے۔ نالندہ مندر کا نشان دھرم چکر بھگوان بدھ کے پہلے واعظ کی یادگار نشانی ہے۔ کوشی نگر اور پاوا میں بدھ کا انتقال اور آخری رسومات ہوئی تھیں۔ کوشی نگر کے ستون کا نشان ان کی موت کا نشان ہے اور پاوا کا نشان ان کی چتا کا نشان ہے نالندہ کے سکوں پر بدھ کے نشان چکر کے ساتھ لکشمی کی تصویر بھی نقش ہے یہ نالندہ مٹھ کی مذہبی فراخدلی کو ظاہر کرتی ہے۔

سب سے پرانے سکے سندھ تہذیب کے باقیات سے دستیاب ہوئے –

ہیں جن کی تعداد پانچسو پچاس سے بھی زیادہ ہے۔ ان سکوں میں نہ صرف مذہبی اعتقاد کے موضوع پر بلکہ اس دور کی معاشرتی زندگی کی جھلک بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ سکے نہ صرف شِوا اور ماتر دیوی کا دیدار کراتی ہیں بلکہ اور دوسرے معبودوں کی عبادت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہیں۔

ادبی ذریعہ

ادبی ذریعہ کو ہم دو حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الف) عام قسم کے ادبی ذرائع۔

(ب) ویدوں کے مطابق ادبی ذرائع۔

الف۔ عام قسم کے ادبی ذرائع۔ رگ وید اور دوسرے ویدوں میں بڑے دلچسپ تذکرے ملتے ہیں۔ ویدوں کی بنیاد پر آریوں کے درمیان مورتی پوجا کی توسیع کے موضوع پر ہمیں علم حاصل ہوتا ہے۔ ویدوں کے مطابق رگ وید دور میں مورتیاں تو بنائی گئیں لیکن آریہ ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ ایسی ہی بہت سی حقیقتوں پر ادبی ذرائع روشنی ڈالتے ہیں۔ راماین پران، مہابھارت اور یادگاریں بھی فن صنم تراشی کے مطالعے کے لیے انتہائی مددگار گرنتھ (دستاویزات) ہیں۔ ان جامع منظوم کتب میں جگہ جگہ مورتیوں کا ذکر ملتا ہے جو اس وقت کے فن صنم تراشی کی توسیع کی بابت معلومات فراہم کرتا ہے۔

غیر ملکی سیاحوں کے سفرنامے بھی ہماری مدد کرتے ہیں۔ بدھ اور جین ادب سے بھی اس دور کے فن کی توسیع پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندو مذہبی روایت کی مثالیں بدھ اور جین گرنتھوں (مذہبی کتب) میں دستیاب ہیں۔ جو کہ فن صنم تراشی کے مطالعہ کا اہم سرچشمہ ہیں۔

ب۔ ویدوں کے مطابق ادبی ذرائع۔ فن صنم تراشی کے ادبی ذرائع میں خاص مقام فن صنم تراشی سے متعلق کتب کا ہے۔ ان کتابوں میں فنکاروں کی زندگی بھر کا تجربہ شامل ہے۔ اس بکھرے ہوئے ادب کو جو کہ مورتی ساز فنکاروں کی فنی تخلیق پر روشنی ڈالتا ہے سلسلہ وار یکجا

کرنے کی کوشش کی گئی ہے متسے پراڑ میں اٹھارہ ہندو مذہبی کتب کے تجزیہ نگاروں کا ذکر ہے جن میں وشوکرما، مایا، منجیت، نگارگ اور برہسپتی خاص ہیں۔ مان سار میں مختلف قسم کے فنکاروں کی تخلیقات کا پراڑوں کی روشنی میں کیا گیا تذکرہ دستیاب ہے۔ مصنف نے چار قسم کے فنکاروں کی اہمیت کا بیان کیا ہے اور سب سے پہلا مقام معمار کو دیا ہے۔ اس بات کو عالم گن بیڈل اور بھی واضح کر دیتے ہیں جب وہ کہتے ہیں کہ قدیم ہندستان کی مورتیاں نہ صرف سجاوٹ کی چیز تھیں بلکہ ہمیشہ سے فنِ تعمیر سے جڑی ہوئی تھیں۔ فنِ تعمیر اور اس سے متعلق فنون کا تذکرہ متسے پراڑ میں ملتا ہے۔ برہت سمہتا کے ۵۶ ویں باب میں وراہمیر نے مورتیوں کی نشانیوں اور ان کے بنانے سے متعلق قواعد کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے اس موضوع پر کچھ دوسرے مصنفوں جیسے مگن جیت اور وششٹھ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ کیشپ کی لکھی ہوئی مجسمہ سازی کی کتاب کو کشیپا پکارا گیا ہے جو کہ سمد بھید کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ شلپا ادھیکار کتاب کے مصنف اگستیہ ہیں۔

دوسری کتابیں جن میں وشوکرم اوتار خاص ہے۔ اس میں بھی اس مضمون کے مطالعہ کے لیے مواد موجود ہے۔ ان کتابوں کی مثالیں بھی جو ابھی شائع نہیں ہوئی ہیں اس مضمون کے مطالعہ کے لیے اہم ہیں۔ اگم، شیوسنہیتا اور پنچ راتر وغیرہ میں موجود بہت سے اہم حصے مندر اور مورتی بنانے سے متعلق کاموں کے قاعدوں سے متعلق ہیں۔

پورانک ادب کا مطالعہ بھی فن صنم تراشی کا علم حاصل کرنے کے لیے بہت ہی ضروری ہے۔ ان میں صرف پورانک باتیں ہی شامل نہیں ہیں بلکہ فن صنم تراشی سے متعلق باتیں بھی موجود ہیں۔

براہ مہیر کی کتاب برہت سمہتا میں فن صنم تراشی کا ذکر ملتا ہے۔ برہت سمہتا کے ایک باب میں مورتی نصب کرنے کے قاعدے اور دوسرے باب میں اجزا کا انتخاب اور مجسمہ سازی کے موضوع کا ذکر ملتا ہے۔

علم سیاسیات میں بھی فن صنم تراشی کا مواد ملتا ہے۔ ہم سکرانتی

شاستر کے باب چار اور حصہ پانچ کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔

ہمارا یہ بیان ادھورا ہی رہے گا اگر ہم مختلف دیوتاؤں کے اقوال کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ برہمن مذہب سے متعلق دیوتاؤں کے مختلف اقوال ان کا ورد اور بدھ یان بودھ دیوتاؤں کے اقوال، ورد اور ذرائع میں فرق دیکھا جا سکتا ہے۔ دیوتاؤں کی عبادت میں مستغرق رہنے کے ڈھنگ میں فرق ہے۔ عبادت کے منتروں سے فن صنم تراشی کے تذکرے کو چھانٹا جا سکتا ہے۔ اس میں ہمیں دیوتاؤں اور دیویوں کے بر بہاروپ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ کہیں کہیں پرانوں میں شامل منتروں میں بھی مورتیوں کا تذکرہ ملتا ہے جو کہ فن صنم تراشی کے مطالعہ کے لیے بہت مددگار ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ فن صنم تراشی سے متعلق ادب کی کمی نہیں لیکن وقت کے اثر اور غیر ملکی حملوں کی وجہ سے ایسی زیادہ تر کتابیں تلف ہو گئی ہیں۔ مورتیوں اور ان سے متعلق ادب کے تلف ہو جانے سے جو نقصان ہوا ہے۔ اسے شاید ہم کبھی پورا نہ کر سکیں۔ جو مورتیاں دستیاب ہوئی ہیں ان کا تذکرہ ہمیں دستیاب فن صنم تراشی سے متعلق کتابوں میں زیادہ تر نہیں ملتا۔ اسی طرح دستیاب درسی کتابوں میں جن مورتیوں کا ذکر ملتا ہے، وہ مورتیاں ابھی دستیاب نہیں ہوئی ہیں۔ فن صنم تراشی سے متعلق جو کتابیں یا درسی کتابیں ملی ہیں ان کا گہرا مطالعہ ہی ہمارے مورتی سے متعلق علم کو بڑھا سکتا ہے۔

باب — تین

مورتی پوجا کی توسیع

مورتی سازی قدیم زمانے سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ اس حقیقت کی تصدیق پرانی کتابوں کے حوالوں سے ہوتی ہے۔ بھاس کے مورتی ڈرامہ میں قدیم دور کی عظیم ہستیوں کی مورتیوں کا ذکر ہے لیکن یہ مورتیاں پوجا کے مقصد سے نہیں بنائی گئیں۔ بھیم کی لوہے کی مورتی جو کہ کورو راجا دھرتراشٹر نے چکنا چور کر دی تھی کرشن نے اسے طاقت کی مورتی کے طور پر بیان کیا ہے۔ اسی طرح اوش میگھ یگ [قدیم زمانے میں اپنی طاقت منوانے کے لیے راجہ گھوڑا چھوڑتے تھے جو کوئی اس گھوڑے کو پکڑتا تھا اس سے راجہ کا مقابلہ ہوتا تھا۔ ورنہ راجہ طاقتور مانا جاتا تھا] کے قاعدے کی وجہ سے سیتا کی غیر حاضری میں سیتا کی سونے کی مورتی بنوانے کا حوالہ ہے۔

پٹنہ اور پارکھم اضلاع سے دستیاب مورتیوں کو جناب کے پی جائسوال نے ششو ناتھ خاندان کی عظیم ہستیوں کی مورتیاں بتایا ہے۔ کنشک، کڈفائیسس وغیرہ کی مورتیاں بھی ملی ہیں۔ جن میں ان حکمرانوں کی عجب طاقت ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اس حقیقت کو کوشاڑ حکمرانوں کے ذریعہ دیوپتر جیسے لقب اپناتے ہیں اور مورتیوں کے چہرہ کے چاروں طرف چمکدار گول چکر روشن کرتے ہیں۔ قدیم ہندوستانی ادب میں ایسی بہت سی مورتیوں

کا تذکرہ آتا ہے۔

دستیاب ثبوتوں کے مطابق پوجا کو سندھ گھاٹی تہذیب کے دور میں فروغ ملا۔ سندھ گھاٹی کے لوگ مختلف دیوی دیوتاؤں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ان دیوی دیوتاؤں کے نام کی بابت ابھی مستند طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگ ان دیوی دیوتاؤں کی پوجا انسانی شکل، جانوروں کی شکل اور نشانات کی شکل میں یقیناً کرتے تھے۔ اس دور میں ماتا قدرت کی پوجا کرنے کا زیادہ رواج تھا۔ دیوی ماتا کی دستیاب مورتیاں اس بات کو تصدیق کرتی ہیں کہ یہاں کے رہنے والے دیوی ماتا کی بے تحاشہ پوجا کرتے تھے۔ ایک سکے پر دیوی نقش ہے جن کے سر پر سینگ ہیں۔ وہ پیپل کے درخت کے درمیان دکھائی گئی ہیں۔ ان کے سامنے سینگوں والی عورت کی ایک مورتی گھٹنوں کے بل بیٹھی دکھائی گئی ہے جس کے بال گتھے ہوئے ہیں اور بانہیں چوڑیوں سے سجی ہوئی ہیں۔ بیٹھی ہوئی عورت کے پیچھے ایک آدمی اور ایک بکری کا حولیہ ابھرتا ہے جو کہ اس منظر کو تعجب سے دیکھ رہی ہے۔ سکے کے کنارے پر اور مورتیاں دوسری طرف منھ کیے کھڑی ہیں۔ اس کے سینگ نہیں ہیں۔ عالموں نے اسے شیتل دیوی اور دوسری چھ بہنوں کے طور پر پہچانا ہے اور پیپل ان کے رہائش کی جگہ بتائی ہے۔ عالموں کا کہنا ہے کہ ماتا شکتی کی پوجا اس وقت صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پورے ایشیا میں ہوتی تھی۔

سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگ ایک ایسے دیوتا کی پوجا کرتے تھے جو شیر کی طرح تھا۔ ہڑپا اور موہن جوڈرو سے دستیاب سکوں پر بھی آسانی طاقتور والے شیو کے پیکر کا نقش ملا ہے۔ یہاں سے ملے ایک ٹکڑے پر ایک ایسے دیو کی تصویر ہے جسے عالم مہادیو شیو کا روپ بتاتے ہیں۔ دیو کے تین مکھ ہیں اور اس کے چاروں طرف ایک بھیڑ دو ہرن ایک ہاتھی ایک شیر اور ایک بھینسا دکھایا گیا ہے۔ اس دیو کے سر پر سینگ بنے ہیں۔ جسم کا اوپری حصہ برہنہ ہے۔ اس کے گلے کے زیورات شنگ دور کی یکش مورتیوں کے زیورات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اس دیوتا کی برابری مورخوں نے شو سے کی ہے لیکن

تاریخی شِو کی رانی کو یہاں نہیں دکھایا گیا ہے۔ عالموں کا یہ بھی اندازہ ہے کہ اس دیوتا کے سر پر جو سینگ سے دکھائے گئے ہیں وہ سینگ نہیں ہیں بلکہ ترشول کا اوپری حصّہ ہیں لیکن مہابھارت کی ایک مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ شِو کے سینگ بھی دکھائے گئے ہیں۔ عالم شاستری کا کہنا ہے کہ یہ شِو کی مورتی نہ ہو کر پشوپتی دیو کی مورتی ہے۔ فنِ صنم تراشی کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مورتی کے بنیادی اجزا شِو پشوپتی کی مورتی اس مورتی کے بنیادی اجزا سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ بات پوری طرح ثابت ہے کہ شِو کے بالو ایک سر یا تین سر کا ذکر کیا گیا ہے اور شِو کو ہمیشہ جانوروں کے درمیان میں دکھایا گیا ہے۔ جناب آر۔ پی چندا کہتے ہیں کہ ہڑپا اور موہن جوداڑو سے ملے ثبوتوں نے اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ سندھ گھاٹی تہذیب میں آدمی اور قدآور آدمی کو سکّوں پر یوگ آسن کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے جو کہ بیٹھی اور لیٹی ہوئی حالت میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ یہاں پر یہ کہہ دینا ضروری ہو جاتا ہے کہ ہڑپا اور موہن جوداڑو میں ملی سیلوں کی بنیاد پر دیوتاؤں کی مورتیوں کے بنانے کے سلسلے میں تب تک یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ ہم سندھ گھاٹی تہذیب کے دور کی زبان اور رسم الخط کی گتھیاں نہیں سلجھا لیتے۔

دستیاب ادب میں سب سے قدیم ادب، ویدوں کو مانا جاتا ہے۔ اس میں بھی رگ وید قدیم ترین ہے۔ اس وقت مورتی سازی اور پوجا کا چلن تھا یا نہیں اس موضوع پر عالموں میں اختلاف رائے ہے۔ کچھ عالم آریوں کے درمیان رگ وید دور میں مورتی پوجا کا چلن مانتے ہیں اور اپنی رائے کے حق میں رگ وید کے دو بھجنوں کے تعاون کو پیش کرتے ہیں۔ ان عالموں میں بولسن، پکس، ایس دی ویکٹیشورا، ایم۔ سی داس وغیرہ بھٹاچاریہ قابلِ ذکر ہیں۔ لیکن دوسری طرف کے عالم جو کہ پکے ثبوتوں کی بنیاد پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ رگ وید دور میں ہندستانی آریوں کے درمیان مورتی پوجا کا چلن نہیں تھا۔ عالم میکس مولر کا کہنا ہے کہ وید مذہب

کا مورتی پوجا سے کوئی تعلق نہیں۔ ایچ۔ ایچ ولسن کا کہنا ہے کہ ویدک دور کی پوجا ایک طرح کی گھریلو پوجا تھی۔ جس میں التجا کا خاص مقام تھا۔ یہ التجا اونچی اٹاری والے گھر سے مندروں میں جاکر عام گھروں میں کی جاتی تھی۔ میک ڈانل کا قول ہے کہ مورتی پوجا کو فروغ رگ وید دور میں نہیں ہوا۔ رگ وید میں مورتی پوجا یا مندر کا ذکر ہی نہیں ملتا جو کہ ثابت کرتا ہے کہ اس دور کے لوگ مورتی پجاری نہیں تھے۔ ہاں قدرتی طاقتوں میں ان کا اعتقاد تھا۔ جناب دیانند شاستری کی رائے کے مطابق بھی رگ وید دور میں مورتی پوجا کو فروغ نہیں ہوا تھا۔ رگ وید میں کسی بھی جگہ پر پوجا لفظ کا ذکر نہیں ہے۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ رگ وید دور میں مورتی پوجا کی نشان دہی نہیں ہوتی۔ اگر مورتی پوجا اس دور میں جاری ہوتی تو رگ وید میں کہیں نہ کہیں پوجا یا عبادت لفظ کا حوالہ ضرور ہوتا۔

کچھ عالموں کی رائے مندرجہ بالا اقوال سے مختلف ہیں۔ یہ عالم دلیل دیتے ہیں کہ ہم رگ وید میں مورتیوں کا حوالہ پاتے ہیں۔ ولسن نے بذات خود اس رائے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ مورتیوں کی پوجا اس وقت ہندستانی آریوں کی پوجا کی رسومات کا ایک خاص حصہ بن گئی تھی۔ رگ وید کی ایک مثال میں ایک رُدر مورتی کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ چمکتے ہوئے سنہرے رنگ سے بنائی گئی ہے۔ اندر کا ذکر ہمیں رگ وید کی بہت سی مثالوں میں ملتا ہے۔ رگ وید کے ایک دوہے میں ایک پجاری کہتا ہے "میرا اندر کون خریدے گا؟" اس بیان سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ یقیناً کوئی مورتی رہی ہوگی لیکن اس ثبوت کی مخالفت میں کچھ عالم کہتے ہیں کہ پوجا کرنے والی مورتیاں بیچی نہیں جا سکتی ہیں۔ دوسرے ان کی یہ دلیل بھی اہم ہے کہ رگ وید دور میں یگ کا رواج عام تھا۔ یہ ہونی میں ہم یگ میں استعمال میں آنے والی مختلف چیزیں اور انھیں استعمال کیے جانے کے طریقوں کا ذکر پاتے ہیں۔

رگ وید دیوتا مختلف قدرتی طاقتوں کے نمائندہ تھے۔ وہ محبت کا پیکر مانے جاتے تھے۔ اگرچہ رُدر کو آفت کا دیوتا مانا گیا ہے لیکن رگ وید رُدر دیو کو ہمارے سامنے آفت کے دیوتا کے روپ میں پیش نہیں کرتا۔ بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ رُدر کی پوجا سے کیا کیا فائدے ہو سکتے ہیں۔ اس دور میں کون سا دیوتا سب سے اونچا سمجھا جاتا تھا۔ اس کا فیصلہ کرنا بھی بڑا مشکل ہے۔ ایک جگہ اور خاص موقع پر ایک دیوتا سب سے اونچا مان لیا جاتا ہے جب کہ دوسرے موقع پر دوسرے دیوتا کی افضلیت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ رگ وید دور میں ورُن اور اندر کی خاص اہمیت تھی جو کہ وقت کے ساتھ گھٹ گیا۔ رگ وید دور میں دیوی اور دیوتاؤں کی پوجا محبت کے جذبے کے تحت کی جاتی تھی لوگ خوشحال زندگی میں یقین رکھتے تھے۔ یگ دیوی دیوتاؤں کی پوجا کا خاص وسیلہ تھا جو دیوتاؤں کے ادب اور عزت میں انھیں خوش رکھنے کے لیے کیے جاتے تھے۔ یگوں کے کرنے کا طریقہ آگ کے ارد گرد پوجا کرنا تھا۔

برہمن گرنتھ یگ کرنے کے طریقوں سے بھرے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ مختلف یگوں کو کرنے کے کیا فائدے ہیں اور انھیں کس کس طرح کرنا چاہیے۔ ان میں بھی کہیں پر مورتیوں یا ان کی پوجا کا ذکر نہیں آتا لیکن یہ سوریہ دیوتا کے افسانوں کا جو کہ خاص یگوں کے وقت استعمال میں لائے جاتے تھے، ذکر ضرور کرتے ہیں۔

اوپنشدوں کی فلاسفی خیا اور برہما علم نفس سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ اوپنشدوں کے عظیم ذرائع سے ہی عقیدت کے چشمے پیدا ہوئے اونچی سو دیوؤں کی پوجا کی تائید کرتے ہیں۔ ان گرنتھوں میں ہم سب سے پہلے عقیدت کا ذکر پاتے ہیں۔ عقیدت سے ہمارا مطلب انسان کا انسان کے لیے پیار کے جذبے سے ہے پوجا کی سطح پر ہم عقیدت مندی کے اس جذبے کو کسی دیوتا کے سامنے مخصوص انداز سے بھی پیش کر سکتے ہیں۔ مورتی پوجا کا سرچشمہ یقینی طور سے عقیدت مندی کے جذبے کے ساتھ ہی ابھرا ہے۔ عقیدت مندی کی تائید کا سہارا اوپنشدوں کے سر باندھنا ہی مناسب ہوگا۔

باب۔چار

سندھ گھاٹی تہذیب اور فن صنم تراشی

سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگوں کی مذہبی قدروں کے مطالعہ کے لیے ہمیں موہن جوڈرو اور ہڑپا سے بڑی تعداد میں دستیاب سکّوں اور مورتیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

دستیاب ثبوتوں کی بنیاد پر ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہاں ماتا شکتی کی پوجا کا زیادہ رواج تھا۔ ان کی پوجا سمر اور مصر کی تہذیب میں بھی کی جاتی تھی۔ ہڑپا سے ملے ایک سکّے میں دیوی ماتا کی تصویر نقش ہے اور پاس ہی ایک آدمی ہاتھ میں چھرا لیے کھڑا ہے۔ پاس ہی ایک عورت ہاتھ اٹھائے ہوئے نقش کی گئی ہے۔ شاید اس دور میں عورتوں کی قربانی کرنے کا رواج رہا ہو۔ ایک دوسرا سکّہ ملا ہے۔ جس میں ایک دیوی جس کے سینگ ہیں پیپل کے پیڑ کے نیچے دکھائی ہے۔ اس کے آگے ایک عورت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے بال چوٹیوں میں گتھے ہیں اور بانہیں، چوڑیوں سے سجی ہوئی ہیں۔ بیٹھی ہوئی عورت کے پیچھے ایک آدمی کی پرچھائیں ایک بکری کے ساتھ اس منظر کو حیرت سے دیکھ رہی ہے۔ سِل کے نیچے کنارے پر ایک عورت کی مورتی دوسری طرف منھ کیے کھڑی ہے اس کے سینگ نہیں ہیں۔ عالموں نے اسے شیلاریزی

اوران کی چھ بہنیں بتایا ہے۔ مٹی کی ایک مورتی بھی ملی ہے۔ مورتی آدھی بر ہنہ ہے۔ مورتی کو پورے کپڑے نہ پہنانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگ ننگے رہتے تھے یا کپڑا پہننا یا بنانا نہیں جانتے تھے۔ یہ ممکن ہے کہ دیوی دیوتاؤں کو دنیاوی کپڑے پہنا کر وہ ان کے رتبے اور روایت کو گھٹانا نہیں چاہتے تھے۔ یا وہ ان کے ذریعہ اپنے فن کی نمائش کرنا چاہتے تھے۔ اس مورتی کو بہت سے زیورات سے سجایا گیا ہے۔ اس کے سر پر پنکھے جیسی ٹوپی ہے۔ ان ثبوتوں کی بنیاد پر یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ ماتا شکتی سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگوں کی پہلی معبود تھی۔

سندھ تہذیب میں مہادیو شو کی پوجا کا چلن تھا۔ جس کے ثبوت موجود ہیں۔ شیو مذہب شو کے قدیمی مذاہب میں ایک ہے۔ موہن جوداڑو سے دستیاب ایک سیل ایک دیوجو یہ نقش ہے جس کے تین منہ اور تین آنکھیں ہیں۔ سر پر سینگ سے معلوم پڑتے ہیں۔ اس مورتی کے دونوں طرف بہت سے جانور ہیں۔ سر جان مارشل اور کچھ دوسرے عالموں نے اسے مہادیو شو کے طور پر شناخت کیا ہے۔ جہاں تک سینگ کا سوال ہے۔ مہابھارت میں ایک جگہ شو کے سینگ بتائے گئے ہیں۔ کچھ عالموں کا خیال ہے کہ یہ ترشول کے اوپر کا حصہ ہے۔ ہڑپا میں ایک مہر ملی ہے جس میں ایک دیو کو یوگ کرنے کی حالت میں دکھایا گیا ہے یہ دیو یوگ آسن میں ہیں۔ ان کے کچھ معتقدین بھی دکھائے گئے ہیں۔ جن میں آدھے جانور اور آدھے آدمی ہیں۔ یہ بھی اس دیو کی تصویر مانی جا سکتی ہے جس کی مارشل نے مہادیو شو کے طور پر شناخت کی ہے۔

ایک دوسرے سکہ پر ایک اور مورتی ملی ہے جس کے بائیں ہاتھ میں ڈنڈا اور دائیں ہاتھ میں کنڈل ہے۔ یہ دیوتا ایک بیل کے پاس کھڑا ہے۔ یہ بھی مہادیو شو کی مورتی ہے۔ ایک دوسری سیل پر ایک دیوتا کو دکھایا گیا ہے۔ یہ دیوتا اپنا پیر بھینس کی ناک پر رکھے ہوئے ہے

اور ایک ہاتھ میں اس کا سینگ پکڑے ہوئے ہے اور دوسرے ہاتھ سے اس کے پیٹ میں بھالا بھونک رہا ہے۔ عالموں نے مندرجہ بالا بیان کیے گئے دو دیوتاؤں کے ساتھ اسے بھی شو مانا ہے اور اسے دو منھ والے راکشس کو مارتے ہوئے بتایا ہے۔ کچھ سکے ایسے ملے ہیں جن پر دو جانوروں کی، آدمی اور جانور کی یا کئی جانوروں کی ملی جلی مورتیاں نقش ہیں۔ عالموں کا خیال ہے کہ یہ تصویریں شو کے مختلف اوصاف کو پیش کرتی ہیں۔

مندرجہ بالا بیانات کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگ ایک ایسے دیوتا کی پوجا کرتے تھے۔ جو کہ شو کی طرح ہے اور جسے عالموں نے مہادیو شو کے نام سے مخاطب کیا ہے۔ اسی طرح دیوی ماتا اور شو جنھیں ہم پشوپتی شو کے نام سے مخاطب کر سکتے ہیں سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگوں کے دو اہم معبود تھے جن کی پوجا کا رواج آج بھی ہندوستان میں ہے۔

باب ۔ پانچ

عظیم القدر ہندو دیوتا شِو اور وِشنو

شِو :-

ماتر دیوی کی طرح شِو زمانہ قدیم سے ہی ہندستان کے پوجے جانے والے دیو رہے ہیں۔ سندھ گھاٹی تہذیب میں ہمیں پشو پتی شِو کے دیدار ہوتے ہیں۔ یہاں جانوروں سے گھرے ہوئے شِو نہ صرف انسانوں کے بلکہ تمام مخلوق کے پالنے والے دیو ہیں۔ شِو کی پہچان رُدر دیو سے کی گئی ہے اور انھیں قہر کا دیوتا مانا گیا ہے۔ دستیاب شِو کی مورتیاں ہمیں ان کے موت اور حیات کے دیوتا ہونے کا پتہ دیتے ہیں۔ جن مورتیوں میں کسی کو مارتے ہوئے دکھایا ہے ان میں شِو کو بہت ہی ڈراؤنی شکل میں دکھایا ہے۔ ان کے بہت سے ہاتھ ہیں جن میں الگ الگ ہتھیار ہیں۔ وہ اپنے اور دوسرے دیوتاؤں کے دشمنوں کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ شِو کی رحمت دکھانے والی مورتیاں ان کے رحم و کرم کی نمائش کرتی ہیں۔ یہ مورتیاں بہت زیادہ تعداد میں دستیاب ہوتی ہیں۔ ان مورتیوں میں شِو کے ایک ہاتھ میں کامرانی کا پھل ہو سکتا ہے اور دوسرے ہاتھ میں امن اور حفاظت کی علامت ہو سکتی ہے اور ان کے دوسرے ہاتھ میں ترشول کمنڈل اور ڈمرو کا گھڑا لیے ہوئے ہو سکتا ہے۔ شِو کے ساتھ زیادہ تر پاروتی اور دوسرے خاندان کے لوگ جیسے گنیش یا کارتکیہ

دکھائے جاتے ہیں اور شو کسی کو دعا دیتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ شو کے درشن آج بھی ہمیں لنگ اور مورتی کی شکل میں ہوتے ہیں۔ ان کی مورتیاں موت، حیات، خوبصورتی اور بہادری کی شکل میں دستیاب ہوتی ہیں جن کے فن صنم تراشی سے تعلق کی بابت ہم روشنی ڈالیں گے۔

شو لنگ

قدیم زمانے سے آج تک شو کی پوجا کی جاتی ہے اور ہندستان کے زیادہ تر مندروں میں شو لنگ رکھے ہیں۔ شو لنگ میں خاص شو لنگ قابل ذکر ہیں۔ بنرجی صاحب نے ایک منھ اور پانچ منھ والے شو لنگ کا ذکر کیا ہے۔ پانچ منھ میں چار خاص لنگ کے چاروں طرف ہیں اور پانچواں منھ چاروں منھ کے اوپر ہے۔ راجہ صاحب کے مطابق جنوبی ہندستان سے دستیاب گوڈی ملّم لنگ سب سے قدیم ہے۔ لنگ کے اوپر کا آدھا حصہ زیورات سے آراستہ ہے۔ کانوں میں کنڈل پہنے ہوئے اور کندھے پر ترشول رکھے ہوئے شو کی مورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ بھیٹا سے دستیاب شو لنگ کے اوپری حصہ میں شو کے بائیں ہاتھ میں ترشول اور داہنے ہاتھ میں امن و سلامتی کی علامت ہے۔ لنگ کے چار کونوں میں چار منھ دکھائے گئے ہیں۔ اس لنگ کا ذکر راؤ صاحب نے کیا ہے۔

رحم کی علامتی مورتیاں

شو کی رحم کی علامتی مورتیاں اس طرح ہیں۔

وشنو رحم کی مورتی

شو یہاں وشنو کو تحفہ دیتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ عالموں کا خیال ہے کہ اس مورتی کے ذریعے شو کو وشنو سے اعلیٰ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

راون انوگرہ مورتی

شو راون کو دعا دیتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ ایلورا کے کیلاش مندر میں شو پاروتی کیلاش پہاڑ پر بیٹھے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ شو پاروتی

کے نیچے راون دکھایا گیا ہے۔

کرات رتھم کی مورتی

اس مورتی میں شیو کو ارجن کو دعا دیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ شیو بھالا ہتھیار اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں جیسے وہ دعاؤں کے ساتھ ارجن کو دے رہے ہیں۔ نرسمہا گیت تنگر ڈیم میں پتھر کی ارجن کی مورتی میں شیو ارجن کے سامنے شیر کی شکل میں کھڑے دکھائے گئے ہیں۔

چنڈیش رتھم کی مورتی

اس مورتی کی روایت کا تعلق آگموں (شاستروں) سے ہے۔ شیو اور پاربتی دونوں موجود ہیں۔ بھگت بالک شیو کو پرنام کر رہا ہے اور شیو اسے دعا دے رہے ہیں۔ لڑکے کا باپ بھی موجود ہے۔

ودھنیش رتھم کی مورتی

شیو گنیش کو دعا دیتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔

نندیش رتھم کی مورتی

شیو اپنی سواری پر بیل کو دعا دے رہے ہیں۔

تباہی کی مورتیاں۔

ان مورتیوں میں شیو کو دشمنوں کا خاتمہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ مورتیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

شرد مورتی

شیو ہرسنگھ دیو کو مارتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ مورتی میں شیو کا ایک حصہ آدمی، ایک حصہ جانور اور ایک حصہ پرندہ کا ہے۔ یہ مورتی شیو اور وشنو مذہب میں دشمنی کی نمائش کرتی ہے۔

برہم سرس چھیدن مورتی

اس مورتی میں شیو کو برہما کا سر کاٹتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ پہلے برہما کے پانچ سر تھے جس میں ایک سر شیو نے کاٹ لیا تھا۔ یہ مورتی ایک

دلچسپ داستان کو جنم دیتی ہے۔ اس کہانی کے مطابق برہما کا کٹا ہوا سر شِو کے ہاتھوں میں چپک گیا جس کو دیکھ کر شِو گھبرا گئے۔ انھوں نے برہما سے پوچھا کہ انھیں کیا کرنا چاہیے؟ برہما نے انھیں بتایا کہ وہ فقیرانہ بھیس میں گھوم کر بارہ سال گزاریں۔ اس طرح شِو نے ایسا ہی کیا اور فقیر کے لباس میں جگہ جگہ پر گھومتے رہے۔ وہ آخر میں بنارس پہنچتے ہی وہ سر چھوٹ کر گر گیا اور شِو اپنے گناہ سے بری ہو گئے۔

یمار موُرتی

انگول اور چراڑو میں اس داستان کا ذکر ملتا ہے۔ داستان اس طرح ہے۔ مارکنڈے کے باپ کے کوئی لڑکا نہیں تھا۔ انھوں نے دیوتاؤں کی پوجا کی۔ دیوتاؤں نے انھیں ایک لڑکا ہونے کا وعدہ دیا لیکن لڑکے کی کم عمری کی بابت انھیں بتادیا۔ یہ لڑکا مارکنڈے کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مارکنڈے کی عمر صرف تیرہ سال ہی تھی۔ اس نے شِو کی بہت عبادت کی۔ موت کے آخری لمحات وہ شِو کی پوجا میں محو تھا۔ ملک الموت اسے لینے آئے لیکن اس کی قوت عبادت کی وجہ سے اکیلے ہی واپس چلے گئے۔ تب یم راج خود آئے۔ انھوں نے مارکنڈے کی روح قبض کرنے کے لیے پھندا پھینکا۔ لیکن اس پھندے میں شِو کی مورتی کو بھی لپیٹ لیا۔ اس پر بھگوان شِو عتاب میں آ گئے اور دیوتا کی شکل میں ظاہر ہوئے یم راج شِو کا بیمار روپ دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے۔ انھوں نے شِو کی تعریف کی۔ ان سے معافی مانگی اور واپس چلے گئے۔ اس طرح مارکنڈے کی جان کی حفاظت ہو گئی۔ زیادہ تر یہ مانا جاتا ہے کہ شِو اس شِو لنگ سے ظاہر ہوئے جس کی مارکنڈے پوجا کر رہا تھا۔ ایک مقام پر شِو کا انسانی حُلیہ شِو لنگ کے اوپر سے دکھایا گیا ہے اور شِو کا ایک پیر لنگ کے اندر ہی دکھایا گیا ہے۔ ان کے چار ہاتھ ہیں۔ یم راج شِو کے سامنے کھڑے ہوئے شِو سے التجا کر رہے ہیں۔ ایک مقام پر یم راج کو زمین پر گرے ہوئے شِو سے التجا کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔

کاماتنک مورتی

شِو، کام کو مارتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ جن کی داستان اس طرح ہے۔ باسلیقہ پاروتی کی موت کے بعد شِو عبادت میں مستغرق ہو گئے۔ اس وقت آسور تاڑک نے دیوؤں کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ اس کا خاتمہ صرف شِو کے لڑکے کے ذریعہ ہی ہو سکتا تھا۔ پاروتی دوبارہ پیدا ہوئیں اور شِو کی پوجا شروع کر دی ایسے موقعوں پر دیوتاؤں نے کام دیو کو شِو کی عبادت ختم کرنے کے لیے بھیجا۔ شِو عبادت میں مصروف ہیں ان کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں ہے۔ کام دیو شِو کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ تیر کمان لیے ہوئے ہیں۔ انھوں نے شِو کی عبادت ختم کرنے کی بہت کوشش کی اور اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے لیکن شِو نے غصہ میں آکر اپنی تیسری آنکھ کھول کر انھیں خاکستر کر دیا۔

گجاسُر قتل مورتی

اس میں شِو کو گجاسُر کا خاتمہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ شمالی ہندستان کی تاریخ کے حوالے سے یہ واقعہ شمالی ہندستان میں ہوا جب کہ جنوبی ہندستانی حوالوں میں یہ واقعہ جنوبی ہندستان میں ہوا۔ شمالی ہندستان کے تذکرے کے مطابق شِو کے معتقد شِو لنگ کی پوجا کر رہے تھے۔ گجاسُر آیا اور اس نے شِو معتقدین کو ڈرانا شروع کر دیا تب شِو لنگ سے شِو ظاہر ہوئے۔ شِو اپنے سب ہتھیار لیے ہوئے تھے۔ ان کے خاص ہتھیار ترشول کلہاڑی اور بھالا ہے۔ شِو کے دو ہاتھ گجاسُر کو مارنے کے لیے لگے ہوتے ہیں۔ شِو کا ایک پیر اس کے ماتھے پر ہے۔ وہ ہاتھی کی کھال پہنے ہوئے ہیں۔ یہ ان کی خوفناک شکل کا اظہار ہے۔ اس مورتی کے ساتھ دیوی یا دیوتا بھی دکھائے جا سکتے ہیں۔ زیادہ تر پاروتی یہاں نہیں ہے۔ اگر پاروتی کو دکھایا بھی گیا ہے تو بہت ہی خوفزدہ دکھایا گیا ہے۔ وہ شِو سے دور کھڑی ہوتی ہے۔

اندھکودھ موِرتی

اندھکودھ مورتی میں شِو اندھکاسور کا قتل کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ شِو نے اندھکاسور کا قتل کرنے کے لیے ترشول کا استعمال کیا ہے اندھک کو انسانی شکل میں ہی دکھایا گیا ہے۔ شِو کے بہت سے ہاتھ ہیں، جن میں ہتھیار ہیں۔ پاروتی خاص طور پر ان کے ساتھ دکھائی گئی ہیں۔

ترِپورانتک مورتی:۔

شِو تیر کمان لیے ہوئے ترپور کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ پُرانوں میں موجود داستان کے مطابق تین راکشس تھے جو تین قلعوں میں رہتے تھے انھیں یہ دعا ملی ہوئی تھی کہ انھیں صرف وہی آدمی مار سکتا ہے جو ایک ہی تیر سے ان تین قلعوں کو گرا دے گا۔ دیوتا اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر میں انھوں نے شِو کی پوجا کی۔ شِو اس کام کے لیے گئے دوسرے دیوتا بھی ان کی مدد کے لیے ان کے ساتھ گئے۔ شِو نے صرف ایک ہی تیر میں ان قلعوں کو گرا دیا۔ دس اوتار والی سرنگ میں دس منھ والے شِو رتھ پر سوار لڑائی میں مصروف ہیں۔ کانچی رم کے کیلاش مندر میں آٹھ بازو والی شیرنی کی مورتی بہت بلند ہے۔ یہاں شِو بہت خوش رتھ پر سوار ہیں۔ رتھ چلانے والا رتھ چلاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ راؤ صاحب نے ان مورتیوں کا ذکر کیا ہے۔

بنرجی صاحب نے تنجور میں برہما لشو مندر کی ترپورانتک مورتی کا ذکر کیا ہے۔ یہ مورتی تانبے سے بنائی گئی ہے۔ شِو یہاں تیر کمان لیے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ تنجور میں ہی ایک دوسری مورتی میں شِو کو پاروتی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ ان کے پچھلے دو ہاتھوں میں ترشول اور ہرن ہیں۔ اگلے کے دو ہاتھوں کی انگلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ مورتیوں کو دیکھ کر پرانوں میں دی گئی داستان کی تصویر اُبھر کر سامنے آ جاتی ہے۔ شِو کے ہاتھ میں تیر کمان اور ان کا رتھ پر سوار ہونا اس مورتی کی خصوصیت ہے۔

جالندھر ودھ مورتی

جالندھر طاقتور ہو کر دیوتاؤں کو مارنے لگا۔ دیوتا نے وشنو سے التجا کی۔ وشنو نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لے لی کہ وہ آسور راجہ کا خاتمہ کر دیں گے۔ لیکن وہ اس کام میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر میں دیوتاؤں نے شیو پوجا کی جسے شیو نے منظور کر لیا۔ نارد رشی جالندھر راکشس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ تمہاری عزت وڑاپن جب تک کچھ بھی نہیں جب تک کہ تم پاروتی کو نہ حاصل کر لو۔ راکشس یہ سن کر پاروتی کے اغوا کو گیا۔ شیو نے غضب ناک ہو کر چکر سے راکشس کا خاتمہ کر دیا۔

شیو کی جنوبی ہند مورتیاں

جنوبی مورتیاں چار طرح کی ہیں:- یوگ مورتی، گیان مورتی وڑا مورتی اور نرت مورتی۔

یوگ مورتی

اس میں شیو کو یوگی کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ شیو کی یہ مورتیاں بدھ کی مورتیوں سے بہت ملتی جلتی ہیں۔ شیو کی یوگ میں بیٹھی ہوئی مورتی اور بدھ کی بیٹھی ہوئی مورتیاں اتنی ملتی جلتی ہیں کہ ان کو پہچاننا مشکل ہے۔

گیان مورتی

اس میں شیو کو عالم کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ اس میں گیانی کی مورتی علم کی خوبصورتی اور علم کی روشنی سے آراستہ ہے۔

وڑادھر مورتی

شیو اس میں موسیقار دکھائے گئے ہیں۔ شیو کے خاص کر چار ہاتھ ہیں جن میں دو ہاتھوں میں وڑا (بین) لیے ہوئے ہیں۔ اپنے دوسرے دو ہاتھوں میں سے ایک میں زیادہ تر ہرن لیے ہوئے ہیں اور چوتھے ہاتھ میں دوسری چیزیں لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ مورتیاں بیٹھی اور

کھڑی دونوں حالتوں میں ہے۔

وِیاکھیان مورتی

شِو کو واعظ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ان کا بایاں ہاتھ دلیل دیتے ہوئے رہتا ہے اور داہنے ہاتھ میں سیاروں کی مالا ہے۔ رشی منی ان کے واعظ کو سنتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ وِشنو، کانچی سے دستیاب شِو کی مورتی میں، شِو برگد کے پیڑ کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا بایاں پیر ان کی داہنی ران پر، ان کے پیچھے کے ہاتھ میں سیاروں کی مالا اور بایاں ہاتھ دلیل دیتے ہوئے ہے۔ راؤ صاحب نے اس مورتی کا ذکر کیا ہے۔ تیروِیر سے دستیاب مورتی میں شِو پدم آسن (آلتی پالتی) میں بیٹھے ہیں اور ران کو پیر نقیر گھیرے میں لیے ہوئے ہیں۔ ان کے داہنے ہاتھ میں سیاروں کی مالا اور بایاں ہاتھ دلیل دیتے ہوئے ہے۔

شِو کی نرتیہ مورتی

شِو کی رقص مورتیاں آج ہندستان میں ہی نہیں بلکہ مغربی ممالک میں سجاوٹ مرکزی نکتہ بن کر رہ گئی ہیں۔ نٹ راج شِو کے فن کا وہ دلکش نمونہ ہے جو گھر گھر کی رونق بن رہا ہے۔ وشنو سار شِو کو نٹ راج نٹ راجن یا مہیشم کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ یہ مورتیاں دو طرح کی ہیں۔ للت نرتیہ مورتیاں اور تانڈو نرتیہ مورتیاں۔ تانڈو ناچ دکھ کی نشانی ہے۔ شِو کا تانڈو رقص پر مکمل مورتیوں میں جو مقابلتاً زیادہ دستیاب ہوتی ہیں۔ شِو کے ایک ہاتھ میں ڈمرو ہے اور جسم پر سانپ لپٹے ہوئے ہیں۔ یہ مورتیاں جنوبی ہندستانی مندروں میں زیادہ دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کھجراہو اور اعظم گڑھ کے مندروں میں بھی شِو کی رقص مورتیاں ملی ہیں۔

نٹ راج کی دس بارہ ہاتھوں والی مورتیاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ بارہ ہاتھوں والی مورتیوں میں شِو کے دو ہاتھ وِینا (بین) بجاتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ ان کے دو ہاتھوں میں سانپ ہے۔ شِو کے

دو ہاتھ سر کے اوپر اٹھے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ اپنے دوسرے چھ ہاتھوں میں وہ تلوار، ترشول، سیارہ مالا، ڈمرو وغیرہ لیے ہوئے ہیں۔ دس ہاتھوں والی رقص مورتیوں میں شو کے دو ہاتھ رقص کی رفتار سے تال میل کرتے دکھائے گئے ہیں۔ یہ تال میل چھ ہاتھوں والی مورتیوں میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ ٹھاکر صاحب نے نٹ راج کی چھ ہاتھوں والی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ جس میں شو کے چار ہاتھوں میں ترشول، ڈمرو، تلوار اور کنڈل ہیں۔ اور دو ہاتھ رقص سے تال میل کر رہے ہیں۔ انھوں نے ایک چار ہاتھوں والی مورتی نٹ راج کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس میں شو کو اپنا بایاں پیر اٹھائے اور دو ہاتھوں میں ڈمرو اور کنڈل لیے رقص کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ شو کے دوسرے دو ہاتھ ہاتھی اور امن کی نمائش کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ بنرجی صاحب نے بھی نٹ راج شو مورتی کا ذکر کیا ہے۔ شو چار ہاتھوں میں ڈمرو، ترشول، سانپ وغیرہ لیے ہوئے ہیں۔

حسین پیکر شو مورتیاں۔

شو کی سومیہ (حسین) مورتیاں بڑی اور خوبصورت ہیں۔ ان میں قابل ذکر ہیں۔

نیل کنٹھ

دیوتاؤں کی خیر خواہی کے لیے زہر کو پینے والے شو کو رحم دلی کو دکھانے کے لیے نیل کنٹھ کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ شری مد بھاگوت کے مطابق نیل کنٹھ کو سونے کے چمکنے والے، تین آنکھیں اور نیل کنٹھ کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ ڈھاکہ میوزیم میں نیل کنٹھ کی بنگال سے دستیاب ایک سر والی مورتی موجود ہے۔ جس کے دونوں گنگا اور گوری دکھائی گئی ہیں۔ شو کی سواری نندی کو بھی دکھایا گیا ہے۔ ڈاکٹر اندومتی مسرا نے اس مورتی کا ذکر اپنی کتاب پرتما وگیان میں کیا ہے۔

مہادیو :- مہادیو کے نام سے آج بھی شو جتنے مشہور ہیں۔ شاید

دوسرے کسی نام یا حوالے سے نہیں۔ ان کی یہ خصوصیت ہی انھیں سب دیوتاؤں میں افضل ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وشنو دھرم اُتر میں ایسے مہادیو کا ذکر ہے جو بیل پر سوار ہیں اور جن کے پانچ منھ ہیں۔ چار چہروں سے رحمدلی اور پانچویں چہرے سے خوف ظاہر ہوتا ہے۔ مہادیو کے پانچویں چہرے پر بالوں کی جٹائیں ان پر چاند کی بندیا ان کی شکل کو اور بھی غضب ناک بنا دیتی ہے۔ مشرقی چہرے کو چھوڑ کر مہادیو کے سبھی چہروں میں تین آنکھیں دکھائی گئی ہیں۔ بنرجی صاحب نے پانچ چہروں والی مہادیو کی مورتیوں کا ذکر کیا ہے۔

مہیشور

مہیشور کا رنگ سفید ہے۔ وہ اپنے دس بازوں میں کنڈل، شیر، آئینہ ڈول، سیاروں کی مالہ ترشول، ڈنڈا، نیل کمل اور سانپ لیے ہوئے ہیں۔ راؤ صاحب نے کاویری پکم کے قریب مہیشوری کے شو مندر میں مہیشوری مورتی کا ذکر کیا ہے جو سفید پتھر میں تراشی گئی ہے۔ وہ اپنے دس ہاتھوں میں ڈنڈا، کمل، آئینہ، ترشول، تیر سیارہ مالا وغیرہ لیے ہوئے ہیں۔

ورشھ واہن۔ سانڈ سواری

شری مدبھاگوت شو کے اس پیکر کو تین آنکھ، بالوں کی جٹاؤں والے سانڈ کی سواری اور دس ہاتھوں والے دیو کی طور پر پیش کرتی ہے۔ شو کو اپنے ہاتھوں میں برچھی، بھالا، سیارہ مالا، کھوپڑی، تیر، تلوار، اور ڈمرو لیے ہوئی ہونا چاہیے۔ ان کے جسم پر۔ راؤ صاحب نے احول سے دستیاب شو کی بیل پر سوار مورتی کا ذکر کیا ہے۔ بھگوان شیو سانڈ پر سوار بہت خوش نظر آتے ہیں۔ بنرجی صاحب نے سانڈ کی سواری والی تین سر اور چار ہاتھوں والی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے ایک دوسری بڑی مورتی کا ذکر کیا ہے جس میں شیو پاروتی کے ساتھ سانڈ پر بیٹھے ہیں۔ شو اپنے ہاتھوں میں نیل کمل لیے ہوئے ہیں۔

اما مہیشور

شِو پُرسکون انداز میں اُما بیٹھے ہیں۔ اپنے دو ہاتھوں میں سے ایک میں وہ کنول لیے ہوئے ہیں۔ ان کا دوسرا ہاتھ کسی بھی حالت میں ہو سکتا ہے۔ وشنو مذہب کے مطابق شِو کے جٹادار بالوں سے سجے آٹھ منھ اور دو ہاتھ ہیں۔ ان کا بایاں ہاتھ پاروتی دیوی کے کندھے پر اور داہنے ہاتھ میں لوٹا ہے۔ پاروتی کے بائیں ہاتھ میں آئینہ اور داہنا ہاتھ شِو کے کندھے پر رکھا ہے۔ رام پور کے باقیات سے اُما مہیشور کی خوبصورت مورتی دستیاب ہوئی ہے۔ پاروتی شِو کی بائیں ران پر بیٹھی ہیں۔ شِو کا بایاں ہاتھ پاروتی کے اوپر رکھا ہوا ہے۔ اپنے داہنے ہاتھ میں شِو لوٹا لیے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اندمتی مسرا نے اس مورتی کا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر مسرا نے کھجراہو سے دستیاب ایک دوسری اُما مہیشوری مورتی کا بھی ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے۔ یہاں شِو اور پاروتی بڑے پیارے انداز میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ شِو کا بایاں پیر مڑا ہوا ہے۔ داہنا پیر پیڑھے پر رکھا ہوا ہے۔ پاروتی شِو کے بائیں پیر پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ شِو اپنا ایک ہاتھ پاروتی کے کندھے پر رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے دوسرے ہاتھ میں ترشول ہے۔ پاروتی کا داہنا ہاتھ شِو کے گلے میں پڑا ہے۔ شِو پاروتی کی ایک ساتھ بیٹھی مورتیاں کئی جگہ سے دستیاب ہوئی ہیں۔ ان میں متھرا کی اُما مہیشوری مورتی قابلِ ذکر ہے۔

کلیان سندر

کلیان سندر مورتی میں شِو پاروتی کی شادی کا منظر دکھایا گیا ہے۔ ایلی فینٹا کی سرنگ میں پاروتی کے باپ کنیادان دیتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ پاروتی شِو کے داہنی طرف بیٹھی ہوئی ہیں۔ ڈھاکہ عجائب گھر میں ایک خوبصورت شادی کی مورتی موجود ہے جو کالے پتھر میں نقش ہے۔ جٹاؤں سے سجے شِو داہنے ہاتھ میں ترشول لیے کھڑے ہیں۔ پاروتی گھونگھٹ نکالے اپنے بائیں ہاتھ میں آئینہ لیے شِو کے ساتھ لگی کھڑی

ہیں۔ شو پاروتی دونوں کی سواری بیل اور شیر ان کے پاس ہی کھڑے ہیں۔ اس مورتی کا ذکر ڈاکٹر مسرا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ ڈی آر ٹھاپر صاحب نے اپنی کتاب "آئی کنس ان براس" میں تنجور سے دستیاب کلیان سندر کی تانبے کی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ جٹا والے اور کنڈل پہنے چار ہاتھ والے شو پاروتی کے ساتھ پدم آسن پر کھڑے ہیں۔ اگلا بایاں ہاتھ دعا دیتے ہوئے اور دوسرا ہاتھ نیچے لٹکا ہوا ہے۔ ان کے پیچھے کے ہاتھوں میں ہرن اور ترشول ہے۔ دلکش لباس زیب تن کیے۔ پاروتی شو کے اگلے داہنے ہاتھ کو پکڑے ہوئے ہے۔

چندر شیکھر مورتی

چندر شیکھر مورتیوں میں شو کے جٹا والے تاج میں چاند کو رکھا گیا ہے۔ اس طرح کی مورتیاں تین قسم کی ہیں۔

کیول مورتی

شو اکیلے ہیں۔ ان کے چار ہاتھ ہیں، دو ہاتھوں میں پرشو اور ہرن ہیں اور دو دوسرے دو ہاتھ امن کی تلقین اور دعا دیتے ہیں۔ یہ شو کی خوبصورتی اور امن پسندی کی انوکھی مثال ہے۔

اُما سہت مورتی

شو اور پاروتی پرسکون کھڑے ہوئے ہیں۔ شو اپنے دو ہاتھوں میں ایک میں کنول لیے ہوئے ہیں۔ ان کا دوسرا ہاتھ کسی طرح بھی ہو سکتا ہے۔

آرلنگن مورتی

شو کا ایک ہاتھ پاروتی کی کمر میں پڑا ہوا ہے۔ شو اور پاروتی کے چہرے پر سکون اور مسرت جھلکتی ہے۔

سکھ آسن مورتی

شو اکیلے اونچی جگہ بیٹھے ہیں۔ ان کے دونوں ہاتھوں میں اور ہرن ہو سکتے ہیں۔ دوسرے دونوں ہاتھ امن کی تلقین اور دعا دیتے ہوئے ہیں۔

اُما سہت سکھ آسن مورتی:

اُما سہت سکھ آسن مورتی میں پاروتی شیو دونوں بیٹھے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ شیو کے دوسرے فن صنم تراشی سے متعلق علامات سکھ آسن مورتی کی طرح ہیں۔

سکند مورتی

شیو اور پاروتی کے بیچ ان کا لڑکا دکھایا گیا ہے۔ کہیں کہیں سکند ننگے دکھائے گئے ہیں۔

اردھ ناریشور مورتی۔

شیو کی مورتیوں میں اردھ ناریشور مورتی کا خاص طور سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ مورتی دنیا کے بنانے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ شیو اور شاکیہ فرقوں کے لگاتار تعلقات بھی ظاہر کرتی ہیں۔ جب برہما کے دل میں دنیا بنانے کا خیال آیا تو انھوں نے آدمی کو بنایا لیکن پھر بھی دنیا بسانا ادھوری رہی۔ تب برہما نے شیو سے التجا کی اور ان سے اس بڑے کام کو پورا کرنے کے لیے مدد مانگی۔ شیو برہما کے سامنے آدمی اور عورت کے برابر یعنی آدھا مرد اور آدھی عورت اردھ ناریشور کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ برہما کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا اور پھر انھوں نے عورت اور مرد دونوں کو پیدا کیا۔

پرانوں میں اس طرح بیان کیا ہے۔ برہنگی نام کا ایک سادھو شیو کا پجاری تھا۔ وہ صرف شیو کی ہی پوجا کرتا تھا۔ ایک دن شیو کے پجاری آئے اور انھوں نے شیو اور پاروتی دونوں کی موجودگی میں شیو کے چاروں طرف چکر لگائے۔ برہنگی صرف شیو میں ہی اعتقاد رکھتا تھا۔ اس لیے اس نے شیو کا ہی طواف کیا۔ تب پاروتی نے پوجا کی شیو کی اور ان سے یہ قول مانگا کہ انھیں شیو کی بیوی مانا جائے۔

یہ مورتی ہری ہر مورتی کی طرح ہے۔ اس میں شیو داہنی طرف اپنے پجاریوں کے ساتھ اور بائیں طرف پاروتی اپنے پجاریوں کے ساتھ دکھائی

گئی ہیں۔ وشنو دھرم اتر کے مطابق اردھ ناریشور مورتی میں شو کے آدھے جسم کو جٹاؤں، چاند، جسم پر بھبوت ملے جسموں پر سانپ لپٹے ہوئے اور ترشول پتھروں کی مالا کے ساتھ دکھایا جانا چاہیئے اور آدھا حصّہ خوبصورت بال، تلک، چھاتیاں، ہار، ٹیکا، کنڈل، بالائیں وغیرہ زیورات کے ساتھ اور ہاتھ میں آئینہ لیے ہوئے دکھایا جانا چاہیئے۔ ایک منھ والی مورتی میں آدھا منھ شیر کا اور آدھا طاقت کی دیوی کا دکھایا جاتا ہے۔

اردھ ناریشور مورتیاں بادامی، مہابلی پورم، کانچی ورم، کمبھ کونم، متھرا وغیرہ مقامات سے دستیاب ہوئی ہیں۔ جن کا تذکرہ راؤ صاحب نے کیا ہے۔ مدراس میوزیم میں موجود اردھ ناریشور مورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مورتی میں عورت مرد کو ایک دوسرے میں سمائے ہوئے واضح طور سے دکھایا گیا ہے۔ تنجور میں برہدیشور مندر سے دستیاب اردھ ناریشور مورتی بہت خوبصورت ہے۔ کھجراؤ سے دستیاب مورتیاں میں شو للت آسن میں بیٹھے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ مورتی کا داہنا حصّہ بال کی جٹاؤں، جنیو، کنڈل اور ترشول سے سجا ہوتا ہے۔ بنرجی صاحب نے بھی کئی اردھ ناریشور مورتی کا ذکر کیا ہے۔

ہری ہر مورتی

ہری ہر مورتی شو اور وشنو فرقوں میں ہم آہنگی اور خلوص کی مظہر ہے۔ وشنو مذہب کے مطابق مورتی کا داہنا آدھا حصّہ ورن کے شو اور بایاں آدھا حصّہ نیل ورن سفید رنگ کے شو اور بایاں حصّہ نیلے رنگ کے وشنو سے نقش کیا جانا چاہیئے ترشول، ڈمرو کمل اور چکر مورتی کے ہاتھوں میں ان کی جگہوں پر دکھائے جانے چاہئیں۔ شو اور وشنو کی سواری بیل اور عقاب بالترتیب بائیں اور دائیں طرف دکھائے جانے چاہئیں۔ سپربھ داگم کتاب کے مطابق ہری ہر اردھ مورتی میں وشنو کے جسم پر پیلا کپڑا اور سر پر تاج اور جٹاؤں کے ساتھ شو کو شیر کی کھال پہنے ہوئے ہونا چاہیئے۔ شلپ رتن دونوں دیوتاؤں کے ساتھ ان کی دیویوں کا دکھانا ضروری بتاتا ہے۔

بادامی سے دستیاب ہری ہر مورتی میں بائیں حصہ میں ہیرے جڑے تاج زیب تن کیے۔ ہری اور داہنی حصہ میں جٹاؤں والے شِو بالترتیب لکشمی اور پاروتی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ بیل اور عقاب کی تصویر بھی بنائی گئی ہے۔ ہری ہر مندر کی تانبے میں بنی ہری ہر مورتی انوکھی ہے۔ مورتی کا بایاں حصہ وشنو کا اور داہنا حصہ شِو کی نمائش کرتا ہے۔ دونوں دیوں کے کپڑے، زیورات، ہتھیار، سواری وغیرہ ایسی علامات ہیں جو ان کے پیکر کو نمایاں طور پر پیش کرتے ہیں۔ کھجراؤ کی ہری ہر مورتی چوکھی ہے۔ لیکن مورتی کی اگلی دونوں بانہیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ پیچھے کے دونوں ہاتھوں میں چکر اور ترشول ہے۔ بائیں حصہ پر ہیرے جڑا تاج ہے۔ پیلا کپڑا اور زیورات وشنو کا اور داہنے حصہ پر جٹاؤں، کنڈل، کڑے اور سانپ زیورات شِو کی موجودگی کا احساس دلاتے ہیں۔

گنگا دھر مورتی :-

راجہ بھاگیرتھ نے گنگا کو بہشت سے زمین پر لانے کے لیے بہت عبادت کی۔ انھیں یہ قدرت حاصل ہوئی کہ وہ گنگا کو زمین پر لانے میں کامیاب ہوں گے۔ سوال یہ تھا کہ گنگا کے طوفانی بہاؤ کو کون روکے گا۔ اس لیے بھاگیرتھ نے عبادت کی۔ شِو نے خوش ہوکر بھاگیرتھ کو گنگا کو سنبھالنے کا وعدہ دے دیا۔ مورتی میں شِو پاروتی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ گنگا بہشت سے ہمالیہ پر گر رہی ہے۔ وہ شِو کی جٹاؤں میں سما گئی ہے۔ بھاگیرتھ اور دیوتا پوجا کرتے دکھائے گئے ہیں۔

بھکشاٹن مورتی

جب شِو نے برہما کا پانچواں سر کاٹ لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں چپک گیا۔ شِو، برہما قتل کے گنہ گار ہوگئے۔ شِو نے اس گناہ سے بری ہونے کا طریقہ برہما سے معلوم کیا۔ اس کا صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ شِو فقیرانہ لباس پہن کر کٹا ہوا سر لے کر بھیک مانگیں۔ شِو نے ایسا ہی کیا اور گناہ سے چھٹکارا پا لیا۔ مورتی میں شِو فقیر کی شکل میں دکھائے گئے ہیں

ان کے ہاتھ میں سر ہے۔ کچھ عالموں نے اس بات پر زیادہ زور دیا ہے کہ شِو کے ذریعہ برہما کا سر کاٹا جانا، صرف فرقہ وارانہ جذبہ کا موضوع ہے اور برہما پر شیو کی برتری دکھانے کی کوشش ہے۔ شِو نے برہما کا سر کاٹ کر سبقت حاصل کر لی ہے۔

ان مورتیوں کے علاوہ شِو کے خوبصورت اور دلکش پیکر کی کچھ اور مورتیاں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مورتی میں پاروتی اور شِو بیٹھے ہوئے دکھائے جا سکتے ہیں۔ شِو کی سواری بیل، لڑکا کارتیکیہ دوسرے خاندانی افراد ساد صو مجبرنگی اور معتقدین دکھائے جا سکتے ہیں۔ شِو کے ہاتھ میں بھالا اور کہیں کہیں کنول کا پھول ہے۔ ان کا لباس سادہ ہے۔ ایلورا میں شِو پاروتی کھیلتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ ایک دوسرے منظر میں شِو پاروتی بیٹھے ہوئے ہیں۔ شِو کے ہاتھ میں کتاب ہے جیسے وہ پڑھ رہے ہیں۔

شِو کی خوفناک قسم کی مورتیاں۔

شِو کے خوفناک پیکروں میں مرگھٹ نشین مورتیاں۔

شِو کے خوفناک شکلوں میں مرگھٹ نشین، خوفناک انتہا تک صدیوں پہلے کے روپ قابل ذکر ہیں۔

شمشان واسی مورتی

شِو کو موت کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ جٹاؤں کے ساتھ شِو بیل پر سوار ہیں۔ ان کے جسم پر راکھ ملی ہوئی ہے۔ تین آنکھوں والے ملک الموت کی طرح ان کا پیکر ہے

کام آنتک

کام آنتک مورتی میں کام دیو کو جلانے والے شِو کو دکھایا گیا ہے شرجی صاحب نے گنگئی کونڈا چلم پرم مندر کی کام آنتک مورتی سے ہمیں متعارف کرایا ہے۔ یوگ کرتے ہوئے شِو کے بائیں طرف کام دیو اور رتی دکھائے گئے ہیں۔ شِو کی تیسری آنکھ تھوڑی کھلی ہوئی ہے

شو کے خدمتگار ان کی خوشامد کر رہے ہیں۔

شیو کی سکوں پر علامتی نشانیاں جانوروں کی شکل میں نمائش۔

انسان نے پہلے پہل دیوتاؤں کی نمائش علامت کے ذریعے کرنے کی کوشش کی چاہے وہ برہمن دیوتا شیو ہوں یا وشنو ہوں یا شیو کے تیر تھنکر شیو کی نمائش ان کے ترشول، لنگ، کلہاڑی کے ذریعہ اور تیرتھ کاروں کا مختلف نشانوں کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ ان علامتوں کی نمائش نہ صرف نقش و نگار میں بلکہ سکوں پر بھی ہوئی ہے جو کہ بھارت اور غیر ملکی حکمرانوں نے وقتاً فوقتاً ڈھالے تھے۔ سکوں پر دستیاب علامتوں کو ہم اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الف) لنگ علامت

(ب) ترشول علامت

(پ) ترشول اور کلہاڑی

لنگ علامت

ایک خوشنما سکہ پر جس کے دستیاب ہونے کا مقام معلوم نہیں ہے۔ لنگ دکھایا گیا ہے۔ ایلن بھی اس علامت کو گول بنیاد پر لنگم ہی شناخت کرتے ہیں۔ وہ تانبے کے سکوں کے پچھلے حصے پر جو کہ شاید ٹکشلا کے ہیں۔ لنگ علامت ملی ہے۔ اجینی سے بھی بڑی تعداد میں دستیاب سکوں پر پتھر کے اندر دو درختوں کے بیچ ایک مقام پر تھاپ شیو لنگ کے نقش دیکھنے کو ملتے ہیں۔ یہ سکے عام طور سے دوسری یا تیسری صدی عیسوی کے مانے جاتے ہیں۔

ترشول علامت

پانچال راجا رُدر گپت کے سکوں پر ترشول نقش ہے۔ راجا کا نام رُدر خود یہ بات ثابت کرتا ہے کہ وہ شیو کا معتقد رہا ہوگا۔ ایلن کا بھی یہی کہنا ہے کہ سکے پر دکھائے گئے نقش ترشول ہی ہے۔ ایک دوسرے سکہ پر بھی جو کہ شاید ٹکشلا کا ہے ترشول علامت ملی ہے ایلن کا خیال

ہے کہ اس سکے کے درمیان پیڑ بنا ہے لیکن ڈاکٹر بنرجی کا کہنا ہے کہ وہ درخت نہ ہوکر ترشول ہے۔

ترشول کلہاڑی علامت

کڈفائیسس دوئم کے سکوں کے سیدھے حصے پر یہ علامت ملی ہے۔ کڈفائیسس دوئم خود کو مہیشور کہہ کر پکارتا تھا۔ کشرت خاندان کے حکمراں واسودیو کے سکوں پر بھی یہی علامت نقش ہے۔ دھاراگھوش کے سکوں کے الٹے حصے پر بھی ترشول کلہاڑی دیکھنے کو ملتی ہے۔

کچھ سکے ایسے بھی دستیاب ہوئے ہیں جن پر شِو کو جانور کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ انڈو سوتھئیس راجا جس کا نام معلوم نہیں ہے اس کے سونے کے سکوں پر بیل نقش ہے۔ گریک اور کھروشٹی میں "ٹورس" اور "ادساسے" لفظ کھدا ہے۔ ہون راجہ مہیر کول کے سکوں پر بھی یہی جانور دیکھنے کو ملتا ہے۔ "جیتو برس" لکھا ہے۔

وشنو

انسان کی بیداری، علم اور تجربے اسے زندگی کے تین درجات سے متعارف کرایا ہے۔ پیدائش، پرورش اور موت۔ ان تین درجوں میں اس نے ایشور کے الگ الگ پیکر کے درشن کیے۔ دنیا بنانے والے برہما پرورش کرنے والے وشنو اور خاتمہ کرنے والے شِو۔ ایک ہی ایشور کے یہ تین روپ ترمورتی میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پرانوں میں تری دیو کا ذکر ہے۔ برہما، وشنو، مہیش۔ پرانوں میں پوجا کرنے والے دیو کے طور پر موجود ہیں۔ وشنو پران، وشنو کو ہی بڑا ایشور مانتا ہے اس لیے ان کے تین پیکروں میں ان تینوں کی خوبیوں کا ذکر کرتا ہے۔ وشنو راجا کی صفت میں برہما [illegible] صفت میں اور مارنے والے کی صفت میں شِو ہو جاتے ہیں۔ وہ برہما روپ میں دنیا بناتے ہیں۔ وشنو کے طور پر پرورش کرتے ہیں اور شِو کے طور پر خاتمہ کرتے ہیں۔ شری مد بھگوت

کے مطابق وشنو اپنے یوگ کے کمال سے پیدا، پرورش اور خاتمہ کرتے ہیں۔ اپنے کمال سے وہ بنیادی چیزوں کو پیدا کرتے ہیں۔ وہ زمین، پاک پانی، آسمان، ہوا پانچ اجزا کو پیدا کر کے ان پانچوں اجزا کو ملا کر دنیا بناتے ہیں۔

وشنو کا خوبصورت پیکر اچھی پوشاک خلقت کے دل میں سما گیا اور وشنو کے اس پیکر کی پوجا ہر دلعزیز ہو گئی۔ وشنو وقت کے ساتھ اپنے اوتاروں میں زیادہ قابل عبادت ہو گئے انہی کے اوتار رام اور کرشن ہندوستان ہی کیا آج غیر ممالک میں بھی لوگوں کے دل میں بس گئے ہیں۔ ان کے مختلف اوتار ان کی طاقت اور اوصاف سے متعارف کراتے ہیں۔

وشنو کے اوتاروں کے متعلق مختلف کتابوں میں الگ الگ تذکرے دستیاب ہوتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اس موضوع پر عالموں کی مختلف رائے ہوں گی۔ وشنو کے دس اوتار غالباً سب کو قبول ہیں۔

متسیہ اوتار	پرشو اوتار
کرم اوتار	راگھو رام اوتار
وراہ اوتار	کرشن اوتار
نرسنگھ اوتار	بلرام یا بدھ اوتار
وامن اوتار	کلک اوتار

کچھ عالم بدھ کو وشنو کا اوتار نہیں مانتے اور بدھ کی جگہ بلرام کو وشنو کا اوتار مانتے ہیں۔ اوتار مختلف پرانوں میں دی گئی داستانوں سے متعلق ہیں۔

متسیہ

وشنو کا پہلا اوتار ہے۔ بھگوت پران کے مطابق جس وقت زمین سمندر میں سما گئی اس وقت طاقتور راکشس ہایا گریو سے برہما کے ویدوں کو لے کر پانی میں چھپ گیا۔ اس مصیبت میں دیوؤں نے وشنو سے التجا کی کہ وہ اس کی مدد کریں اور ویدوں کو پانی کی گہرائیوں سے واپس لائیں۔ وشنو نمودار ہوئے انھوں نے سنہری مچھلی

کی شکل اختیار کی اور پانی میں اتر کر ویدوں کو ڈھونڈ نکالا۔ وشنو نے اس اوتار کا پیکر سمندر سے ویدوں کو تلاش کرنے کے لیے اختیار کیا۔

وشنو کا متسیہ اوتار کا دوسرا تذکرہ اگنی پُرانوں میں ملتا ہے جو اس طرح ہے۔ منو دھیان میں مستغرق تھے۔ ایک دن جب وہ کرتمالا ندی کے کنارے بیٹھے پانی سے پیٹ صاف کر رہے تھے۔ ان کے پانی میں ایک مچھلی آگئی۔ منو نے جیسے ہی اس مچھلی کو پانی میں پھینکنے کا ارادہ کیا۔ مچھلی نے انھیں پکارتے ہوئے کہا۔ ارے مہرباں! مجھے پانی میں مت پھینکو۔ کیونکہ میں بڑی مچھلیوں سے خوف زدہ ہوں۔ مچھلی نے منو سے التجا کی کہ وہ اسے ایک بڑی جگہ دے دیں۔ منو نے اسے ایک تالاب میں جگہ دے دی۔ یہاں بھی اس کا جسم بڑھ گیا۔ مچھلی نے منو سے اور بڑی جگہ مانگی۔ منو نے اسے جھیل میں جگہ دی۔ لیکن مچھلی کا جسم بڑھتا ہی گیا۔ اس کا پھیلاؤ ہزاروں گنا ہو گیا۔ منو کو بڑا تعجب ہوا۔ بعد میں دانشور منو نے اس راز کا بھید پا لیا۔ انھوں نے وشنو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ پربھو آپ نارائن ہیں۔ تب مچھلی نے منو کو بتایا کہ آج سے ساتویں دن پوری دنیا سمندر میں سما جائے گی۔ اس لیے تم ہر طرح کے بیج لے کر سات سادھوؤں کو لے کر ناؤ میں سوار ہو جاؤ۔ اتنا کہہ کر مچھلی غائب ہو گئی۔ مقررہ دن سمندر نے اپنی حد پار کر کے زور پکڑا۔ منو ناؤ پر سوار ہو گئے اور انھوں نے وہی کیا جیسا مچھلی نے ان سے کہا تھا۔

متسیہ اوتار کی مورتی یا تو مکمل مچھلی کی شکل میں ہے یا اس کا آدھا حصہ آدمی کا اور آدھا مچھلی کا ہوتا ہے۔ زیادہ تر مورتی چار ہاتھوں کی ہوتی ہے جس میں دو ہاتھوں میں چکر اور شنکھ ہوتے ہیں اور دو ہاتھ حفاظت اور دعا دینے کے انداز میں ہوتے ہیں۔ سر پر چمکدار تاج ہوتا ہے۔ راؤ صاحب نے گڑوا سے دستیاب متسیہ اوتار کی چار بازوں والی مورتی کا ذکر کیا ہے جس کا اوپری حصہ آدمی کا ہے۔

ان کے چار ہاتھوں کی حالت ویسی ہی ہے جیسی اوپر بتائی جا چکی ہے۔ ڈاکٹر اندوبتی مسٹر نے ڈھاکہ ضلع میں برج یوگنی مقام کے پاس سے دستیاب ایک مٹی سے مورتی کا ذکر کیا ہے جس میں وشنو اردھ متسیہ کی شکل میں دکھائے گئے ہیں اور ان کے دونوں طرف سرسوتی رونق افروز ہیں۔

کرم اوتار

بھگوت پُرانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اَسُر اور دیوؤں کے ذریعے کیے گئے سمندر منتھن کے وقت وشنو نے کچھوا اوتار میں ظاہر ہو کر اس پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر لاد دیا تھا جس کے ذریعہ سمندر متھا جا رہا تھا۔

یہ اوتار یا تو پوری طرح جانور کی شکل یا کچھوے کی شکل میں یا آدھا حصہ کچھوے اور آدھا حصہ آدمی کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ نیچے کا حصہ کچھوے کا اور اوپر کا حصہ جانور کا ہے۔ مورتی کے چار ہاتھ ہیں جن میں سے دو میں شنکھ اور چکر ہے جب کہ دوسرے دو دعا اور حفاظتی علامت میں ہیں۔ مورتی زیورات سے آراستہ ہوتی ہے اور سر پر جڑاؤ تاج ہوتا ہے۔

ورہ اوتار

جس وقت زمین سمندر میں سما گئی، اس وقت اسے واپس لانے کے لیے وشنو نے اس اوتار کی شکل اختیار کی۔ ایک دوسرے تذکرے کے مطابق وشنو نے اس شکل کو اختیار کر ہرنیاکس کا قتل کیا تھا۔

ورہ اوتار کی مورتیاں یا تو پوری طرح جانور کی شکل میں ہیں یا آدھا حصہ آدمی کا اور آدھا حصہ جانور کا ہے۔ زمین کو عورت کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ زمین یا تو ورہ کے دانتوں میں یا اس کی ہتھیلی پر ہے۔ اُدے گیری میں ورہ کا خوبصورت منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں زمین کامیابی کی شکل میں ورہ کی داڑھ پر بیٹھی ہوئی دکھائی گئی ہے یا دامی کی سرنگ میں زمین ورہ کے دو طاقتور ہاتھوں میں جکڑی ہوئی ہے اور ورہ بڑے غور سے زمین کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ بنرجی صاحب

نے ان مورتیوں کے اثرات اور پرکشش ہونے کی تعریف کی ہے راؤ صاحب نے کس ورہ پرتیماؤں کا ذکر کیا ہے جو کہ مہابلی پورم، ناگل پورم، راسئے پورا جودھ پور وغیرہ مقامات سے دستیاب ہوئی ہیں۔ کہیں پر زمین ورہ کی داڑھ پر اور کہیں پر ورہ کے ہاتھ پر موجود ہیں۔

ورہ تین شکلوں میں دکھائے گئے ہیں۔

آدی ورہ بھوورہ یا نتروره نروراہ۔ آدھا حصہ آدمی اور آدھا حصہ ورہ اوتار کے ساتھ بھوورہ یہ دیوی ہے جس کو وشنو سمندر سے واپس لائے۔

یگیش ورہ :- وشنو تخت کے بیچ میں بیٹھے ہیں۔ ایک طرف ان کے لکشمی اور دوسری طرف زمین کی دیوی بیٹھی ہے۔

پرلیہ ورہ :- زمین کی دیوی وشنو کے ساتھ تخت پر بیٹھی ہے۔

نرسنگھ اوتار

فن صنم تراشی کے نظریہ سے یہ اوتار انتہائی اہم ہے۔ وشنو نرسنگھ اوتار کی شکل ہرنا کیشپ کا قتل کرنے کے لیے اختیار کی تھی۔ ہرنا کیشپ کو یہ دعا ملی ہوئی تھی کہ وہ نہ تو آدمی کے ذریعے اور نہ جانور کے ذریعے قتل ہوگا۔ دعا کے مطابق ہرنا کیشپ نے طاقت حاصل کر کے ظلم کرنا شروع کر دیے۔ وہ اپنے آپ کو ناقابل تسخیر سمجھنے لگا۔ دیوؤں نے وشنو سے التجا کی کہ وہ راکشس کا خاتمہ کر کے زمین کے بوجھ کو ہلکا کریں۔ اس لیے وشنو نے آدھا آدمی اور آدھا جانور کا روپ اختیار کر کے ہرنا کیشپ کا قتل کر دیا۔

نرسنگھ اوتار کی نمائش یا تو شیر کے ذریعہ یا جانور کی شکل میں کی جاتی ہے۔ نیچے کا حصہ آدمی کا اور اوپر کا حصہ شیر کا ہوتا ہے۔ نرسنگھ کو ہرنا کیشپ کو مارتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس حالت میں وشنو کے دو ہاتھ ہرنا کیشپ کا خاتمہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے دوسرے دو ہاتھوں میں دور اور قریب سے چلانے والے ہتھیار ہوتے ہیں

ایلورا میں نرسنگھ کی خوفناک شکل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ شیر کے منھ پر بڑے بڑے گھنگریالے بال دکھائے گئے ہیں۔ ان کے ماتھے پر جڑاؤ تاج جلوہ افروز ہو رہا ہے۔ نرسنگھ اپنے دو ہاتھوں سے بائیں ران پر پڑے بے بس ہرنا کیشپ کے بدن کو دابے رہے ہیں۔ مورتی کو دیکھ کر ڈر لگا رہا ہے۔ اور سب سے طاقتور ایشور کا زراؤ نا روپ آدمی کے سامنے ابھر کر آ جاتا ہے۔

نرسنگھ مورتیاں پانچ طرح کی ہیں۔

کیول نرسنگھ: یہاں ہم صرف آدھا آدمی اور آدھا شیر کی یہی مورتی پاتے ہیں۔ وہ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کچھ مورتیاں کھڑی ہوئی حالت میں بھی دستیاب ہوتی ہیں۔ لیکن ایسی مورتیاں کم ہیں۔

یوگ نرسنگھ:- یہاں نرسنگھ تخت پر یوگ آسن کی حالت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

لکشمی نرسنگھ:- نرسنگھ لکشمی کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ ان کے اس روپ کا ذکر راؤ صاحب نے کیا ہے۔

یانک نرسنگھ:- نرسنگھ عقاب کے کندھے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور سانپوں کا راجا شیش ناگ پھن پھیلائے سایہ کر رہا ہے۔ راؤ صاحب نے یانک نرسنگھ کا ذکر کیا ہے۔

استھانک نرسنگھ:- استھانک نرسنگھ کا نیچے کا حصہ آدمی کا اور اوپر کا حصہ شیر کا ہے۔ یہ مورتی زیادہ تر چار ہاتھوں کی ہوتی ہے۔ جن میں سے دو ہاتھوں میں میوے ہتھیار ہو سکتے ہیں۔ مورتی کے بہت سے ہاتھ بھی دکھائے جا سکتے ہیں۔ جن میں مختلف ہتھیار ہو سکتے ہیں۔ وشنو کے دو ہاتھ ہرنا کیشپ کا قتل کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ ایلورا میں بہت ہی دلکش منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ ہرنا کیشپ کو وشنو کے ساتھ لڑتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں ننگی تلوار لیے کھڑے ہیں۔ اسے مارنے کو تیار ہیں۔

حقیقتاً یہ مورتی فرقہ وارانہ ہے جو کہ وشنو کو شو سے افضل ثابت کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ ہرنا کیشپ شو کا معتقد کہا جاتا ہے اور اس کا لڑکا پرہلاد وشنو کا۔ ہرنا کیشپ نے اپنے لڑکے پرہلاد سے وشنو کی پوجا چھڑانے کی بہت کوشش کی۔ اسے مختلف طرح کی اذیتیں دیں لیکن پرہلاد نے وشنو کی پوجا نہیں چھوڑی۔ آخر میں پرہلاد کی حفاظت کے لیے وشنو نے نرسنگھ اوتار کا پیکر اختیار کر ہرنا کیشپ کا قتل کیا۔

وامن اوتار

بلی نے جو کہ پرہلاد کا پوتا تھا۔ اس نے مذہبی مراکز کے ذریعہ اپنی طاقت سے دیوتاؤں کو خوفزدہ کر دیا۔ اندر اس کی لگاتار بڑھتی ہوئی طاقت دیکھ کر اپنے تخت کو خطرے میں محسوس کرنے لگے۔ انھوں نے اپنے شبہ کا اظہار اپنی ماں آدیتی سے کیا۔ ان آدیتی نے وشنو کو اپنے لڑکے کے طور پر پیدا ہونے اور اسروں کا خاتمہ کرنے کی دعا کی۔ وشنو آدیتی کے لڑکے کے طور پر پیدا ہوئے۔ جب وہ جوان ہوئے تو انھوں نے اس مقام کی طرف کوچ کیا۔ جہاں بلی یگ کر رہے تھے۔ وشنو نے بلی سے کچھ زمین خیرات میں مانگی۔ بلی نے اپنے سخی مزاج کی وجہ سے زمین دینے کا وعدہ کر لیا۔ اس پر جوان برہمن نے بہت بڑی قامت اختیار کر ایک قدم میں پوری زمین اور دوسرے میں خلا ناپ لی۔ ان کے تیسرے قدم کے لیے کچھ بچا ہی نہیں۔ اس پر بلی نے اپنا سر ناپ لینے کو کہا۔ وامن، بلی سے خوش ہو گئے اور انھوں نے بلی کو پاتال میں بھیج دیا۔

وشنو کو برہمچاری کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں کمنڈل اور کتابیں لیے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ وشنو کے ہتھیار لیے ہوئے دکھائے جاتے ہیں۔ ایلورا کی ایک نمائندہ سرنگ میں وامن برہمچاری اپنے ہاتھوں میں کمنڈل اور ڈنڈا لیے ہوئے ترو کرم مورتی کے اوپر اٹھتے ہوئے پیر کے نیچے کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ بلی اور ان کی

بیوی وامن کے سامنے کھڑی ہیں۔ بلی اپنے ہاتھ میں کمنڈل سے پانی لے رہے ہیں۔ ان کے پاس ہی کھڑے ہوئے شکرا انھیں ایسا کرنے سے منع کر رہے ہیں۔ راؤ صاحب نے کلکتہ میوزیم میں موجود وامن مورتی کا ذکر کیا ہے۔ یہاں وامن اپنے ہاتھوں میں کمنڈل، ڈنڈا اور چھتری لیے ہوئے ہیں۔ وامن بلی سے زمین مانگ رہے ہیں، اور بلی کی بیوی اور شکر بلی کے پیچھے کھڑے دساتے سے دیکھ رہے ہیں۔ بنرجی صاحب نے بھی باداسی کے باقیات سے دستیاب ایک وامن مورتی کا ذکر کیا ہے وامن کے ہاتھوں میں ڈنڈا، کمنڈل ہیں اور ان کے سر پر چھتری موجود ہے۔ ان کی کمر میں بندھی موٹی مو کھلا دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

ڈاکٹر ادسنھی نے کھجراؤ کے وامن مندر میں وامن کی ایک مورتی کا ذکر کیا ہے۔ مورتی سبھی زیورات سے آراستہ ہے اور اس کے جسم کے حصے چھوٹے ہیں۔ ان کے ہاتھ ٹوٹی ہوئی حالت میں ہیں اور بال گھنگرالے ہیں۔ ان کے بائیں اور دائیں طرف بالترتیب چکرا ور شنکھ مورتی نقش ہیں۔ زمین کی دیوی کی نمائش شنکھ آدمی کے پیچھے کی گئی ہے۔ جب کہ عقاب چکر آدمی کے پیچھے ہے۔ وامن کے سر کے پیچھے دکھائی گئی قطار میں ایک کونے میں برہما اور دوسرے کونے میں شبھو موجود ہیں۔

وامن اوتار کا دوسرا روپ تروکرم ہے۔ نصب کی ہوئی تروکرم کی مورتی کی خوبصورت نمائش ہوئی ہے۔ بایاں پیر داہنے گھٹنے کے برابر ٹونٹری تک اٹھا ہوا یا ماتھے تک اٹھا ہوا ہے۔ تروکرم کے چار یا آٹھ ہاتھ ہونے چاہئیں۔ وہ اپنے داہنے ہاتھ میں چکر اور بائیں ہاتھ میں شنکھ لیے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ دوسرے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی اوپر کی طرف ہے اور بایاں ہاتھ اوپر اٹھے ہوئے پیر کی برابر ہے۔ داہنا اور بایاں ہاتھ امن اور دعا کی دینے کی حالت میں ہو سکتا ہے۔ تروکرم کے آٹھ ہاتھ ہونے پر پانچ ہاتھوں میں شنکھ، چکر، مگدر، اور بان اور دوسرے تین ہاتھ پہلے جیسے ہوتے ہیں۔ راؤ صاحب نے تروکرم کی

ایک شاندار مورتی کا ذکر کیا ہے۔ مورتی کا چہرہ جانور کا سا ہے۔ ان کی بڑی بڑی آنکھیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور منہ اوپر کی طرف اٹھا ہوا ہے۔ تروکرم کے پھیلے ہوئے ہاتھ میں انگلیاں باہر کی طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر اندومتی مشر نے اپنی کتاب میں ڈھاکہ ضلع میں بجرا دل مقام سے دستیاب کالے پتھر میں نقش تروکرما کی چومکھی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ یہاں تروکرم اپنے ہاتھ چکر، گدا، پدم اور شنکھ لیے ہوتے ہیں ان کا بایاں پیر اوپر کی طرف اٹھا ہوا ہے۔ نقش اتنی خوبصورتی سے بنایا گیا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ تروکرم اپنے پگ سے تینوں لوک ناپنے کو تیار ہے۔

پرشورام اوتار

کھتریوں نے دہشت پسندی کے رجحان کو فروغ دیا۔ کھتریوں کے دہشت پسندی کے رجحان کو ختم کرنے اور خطا وار کھتریوں کو سزا دینے کے لیے وشنو نے پرشورام کے اوتار کا روپ اختیار کیا۔ ان کے خاص طور سے مخالف ویر کو سزا دینی تھی۔ وشنو کا یہ اوتار شمالی ہندوستان کی بہ نسبت جنوبی ہندوستان میں زیادہ مشہور رہا ہے۔ پرشورام کا خاص ہتھیار کلہاڑی ہے۔ اگر ان کے چار ہاتھ دکھائے گئے ہیں تب اس میں وشنو کے ہتھیار ہوں گے۔ اگر ان کے بہت سے ہاتھ ہیں تو ان میں مختلف ہتھیار ہوں گے۔ ان کے ہاتھ میں کلہاڑی ضرور ہوگی۔ بنرجی صاحب نے کئی پرشورام مورتیوں کا ذکر کیا ہے۔ ڈھاکہ سے دستیاب چومکھی مورتی کے ہاتھوں میں پرشو گدا، شنکھ اور چکر ہے۔ پرشورام کے سر پر جٹائیں ہیں۔ پرشورام کی دو ہاتھوں والی مورتی میں ان کا بایاں ہاتھ کمر پر رکھا ہے اور داہنے ہاتھ میں کلہاڑی ہے۔ یہ مورتی بھی بالوں کی جٹاؤں والی ہے۔ ڈاکٹر رام آسرے اوستھی نے بھی اپنی کتاب میں پارشوناتھ مندر سے ملی پرشورام مورتیوں پر روشنی ڈالی ہے پرشورام کے چار ہاتھ ہیں جن میں وہ کلہاڑی، کنول کا پھول، شنکھ

اور چکر لیے ہوئے ہیں۔ سر پر جٹا ؤ تاج رونق افروز ہے اور گلے میں بن مالا پڑی ہے۔

رام :-

جیسا کہ معلوم ہے رام کھتری تھے اور راجا دشرت کے لڑکے تھے۔ ان کا اوتار ظالموں کا خاتمہ کرنے کے لیے وجود میں آیا تھا۔ انھوں نے لنکا کے راجا راون کا خاتمہ کر زمین کا بوجھ ہلکا کیا تھا اور دیوؤں کی فلاح کی تھی۔ انھیں یا تو اکیلا یا اپنے بھائی لکشمن اور بیوی سیتا کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ ان کے ہاتھ میں تیر کمان ہے جو ان کے خاص ہتھیار ہیں۔ ان کی مورتیاں بڑی تعداد میں ملتی ہیں۔ بنرجی صاحب کا کہنا ہے کہ وسطی دور میں رام کی مورتیاں صرف ہندستان میں ہی نہیں بلکہ انڈو چین انڈونیشیا کے مندروں میں بھی لگائی تھیں اور بھگوان شری رام کی شخصیت دنیا کے کئی ملکوں میں مشہور تھیں۔ آج بھی یوروپ اور امریکہ میں ہرے رام ہرے کرشن نعرے لگ رہے ہیں اور ان کے غیر ملکی معتقدین کی تعداد بڑھ رہی ہے اس کی وجہ شاید رام . . . . حسین پیکر ہی ہے۔ رام کو وشنو کا اوتار مانا گیا ہے۔ دشرتھی رام کو ہم اس پیکر میں دیکھتے ہیں۔ ان ان کا نام رام تو ازل سے ابد تک ایشور کے بطور ہے جیسے وشنو کا ایک اوتار مانا کرتے ہیں۔

شری رام بھگوان کا نام لینے سے مصیبت ٹل جاتی ہیں۔

کرشن

کرشن کی سوانح حیات مختلف واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ان کی زندگی کے بہت سے واقعات نصب ہوئے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ نصب ہوئی مورتیوں میں کرشن کو بچپن، لڑکپن اور جوان روپ میں دکھایا گیا ہے کرشن کے بچپن کی مورتیاں بال کرشن کے نام سے مشہور ہیں۔ یہاں ہم کرشن کی کچھ اہم مورتیوں پر روشنی ڈالیں گے۔

نونیت کرشن۔ کرشن کو ہم بچّہ کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ میں مکھن لیے ہوئے ہیں اور خوشی سے ناچ رہے ہیں۔

ونوگوپال:۔ کرشن کو جوان دیکھتے ہیں۔ وہ گوالوں کے ساتھ گائے چرا رہے ہیں۔ اپنے ساتھی گائے چرانے والوں میں بنسی بجا رہے ہیں۔

سارتھی کرشن

اس پیکر میں ہم کرشن کو ارجن کے رتھ چلانے والے کے طور پر پاتے ہیں۔ وہ ارجن کو گیتا کا علم دے رہے ہیں۔ کرشن گھوڑوں کی لگام پکڑے ہوئے ہیں اور وہ وعظ کرنے کی حالت میں ہیں۔ ارجن ان کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھے ہیں۔ فن صنم تراشی کے نظریہ سے یہ مورتی انتہائی اہم ہے۔ تریپالی کن کے پارتھ سارتھی مندر میں رتھ چلانے والے کا پیکر دیکھتے ہی بنتا ہے۔ درمیان میں ایک مورتی مغرب کی طرف منھ کیے کھڑی ہے۔ سامنے ہی دو ہاتھ والی کرشن کی مورتی ہے۔ کرشن کے ایک ہاتھ میں شنکھ اور دوسرا ہاتھ ورد مدرا میں ہے۔

ان کے جسم پر زرہ بکتر ہے کرشن کے قریب رکمنی بیٹھی ہوئی کرشن جی کے ہاتھوں میں سے ایک میں کنول ہے اور دوسرا ہاتھ نیچے لٹکا ہوا ہے۔

مندرجہ بالا مورتیوں کے علاوہ کرشن کی کچھ دوسری مورتیاں بھی ہیں۔ چونکہ فن صنم تراشی کے نظریہ سے یہ مورتی انتہائی اہم ہے ان میں سے کچھ مورتیوں کا حوالہ دیں گے۔

کالیہ دمن مورتی۔

کرشن کو کالے سانپ کے پھن پر کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے یہ مورتی ناگ دیوتا پر کرشن کی افضلیت ثابت کرتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ قدیم ہندستان میں ناگوں اور یکشوں کی پوجا کا عام لوگوں میں بہت رواج تھا۔ یہاں تک کہ جین تیرتھ کار شو کے ناگ علامت گار ہیں۔ کرشن کے ذریعہ کالی دمن یعنی کالے ناگ پر کھڑے ہوئے دکھانا

اس بات کی کامیاب کوشش ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ کرشن سانپ دیوتاؤں کے آقا ہیں اور ان سے بہت اہم ہیں۔

گووردھن دھاری کرشن

اندر کی رگ وید دور سے ہی زیادہ اہمیت تھی۔ کرشن کے اثر سے لوگوں نے اندر کی پوجا کے بدلے کرشن کی پوجا شروع کر دی۔ اندر یہ دیکھ کر غصہ میں آگئے۔ انھوں نے خوب زور کی بارش کر کے گووردھن کو ڈبو دینے کی کوشش کی جس پر کرشن اپنی چھوٹی انگلی پر گووردھن پہاڑ کو اٹھا لیا اور وہاں کے رہنے والوں کی حفاظت کی۔ اندر کی اہمیت کم ہو گئی۔ کرشن کی پوجا کا چلن ہو گیا۔ رگ وید کے دیوا اندر اور دیگر ورُک پالوں کی سطح کے مانے جانے لگے۔ اندر باور وڈر کا ایک بھی مندر کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا ہے۔ جب کہ کرشن کے مندر ہر جگہ ملتے ہیں۔ گووردھن دھاری کرشن کی مورتی جس میں وہ گووردھن پہاڑ کو انگلی پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ بلا شبہ ان کی اندر پر افضلیت قائم کرتی ہے۔

رکمنی کے ساتھ کرشن کی مورتیاں اتنی ہی خوب صورت ہیں کہ ان کا ذکر کرنا بے حد ضروری ہے۔ کرشن رکمنی کی مورتی مدراس عجائب گھر میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ رکمنی کرشن کے بائیں حصے کی طرف دکھائی گئی ہیں۔ کرشن کے داہنے ہاتھ میں چکر موجود ہے اور بایاں ہاتھ رکمنی کے کندھے پر رکھا ہے۔ نیل کنول رکمنی کے بائیں ہاتھ کی رونق بڑھا رہا ہے۔ کرشن کے کانوں میں کنڈل جھلک رہے ہیں۔ اور گلے میں رونق افروز ہے۔ راؤ صاحب نے کرشن کی متھرا میوزیم میں رکھی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ کرشن کا ایک ہاتھ پاس کھڑی دیوی کے کندھے پر اور دوسرے ہاتھ میں چکر ہے دیوی پشپ پھولوں کی مالائیں پہنے ہوتے ہیں۔ بلرام ہل اور موسل لیے دیوی کے سامنے کھڑے دکھائے گئے ہیں۔

بلرام یا بدھ :۔ کچھ عالم بدھ کو وشنو کا اوتار نہ مان کر بلرام کو وشنو

کا اوتار مانتے ہیں۔ جب کہ کچھ عالم بدھ کو ہی وشنو کا اوتار مانتے ہیں۔
متھرا سے دستیاب مورتی میں بلرام اپنے دو ہاتھوں میں ہل موسل لیے ہوئے
ہیں۔ سانپ چھتری کے نیچے کھڑے ہیں۔ ان کے سر پر پگڑی بندھی ہے۔
اور وہ چھوٹی اونچی دھوتی باندھے ہوئے ہیں۔ ان کا اپنا پیر کچھ مڑا ہوا
ہے۔ اور وہ کان میں کنڈل پہنے ہوئے ہیں۔ بدھ کو ساری دنیا اچھی
طرح جانتی ہے اور ان کی عزت کرتی ہے۔ ان کی مورتیاں بڑی تعداد
میں مختلف دھاتوں اور نصب کی ہوئی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہ مورتیاں
مختلف انداز کی ہیں۔ سارناتھ کی بدھ مورتی اس کی سب سے اچھی مثال
ہے جو کہ ہندستانی مورتیوں کے درمیان فن مورتی سازی کی نادر مثال ہے۔
دھیانی بدھ کی مورتی۔ وشنو کے دس اوتاروں میں ساتھ دیکھنے کو ملتی ہے
راؤ صاحب نے وشنو کی یوگیشور، چین کیشوا اور دماتیرے مورتیوں کا ذکر کیا
ہے۔ یہاں بدھ فکر میں مستغرق پدم آسن میں بیٹھے ہیں۔ دھیانی مفکر
بدھ کی مورتی بورو بوڑ نامی مقام سے بھی دستیاب ہوئی ہے۔ یوگ
آسن میں بیٹھے بدھ بڑے پرسکون انداز میں دونوں آنکھیں بند کیے
ہوئے ہیں۔ ان کے دونوں ہاتھ ان کی گود میں ہیں۔ ان کا فکر میں
ڈوبا ہوا چہرہ اطمینان ہو رہا ہے۔
کالک:۔ یہ اوتار مستقبل میں ہوگا۔ ایسا قیاس کیا جاتا ہے
کہ ایک گھوڑے پر سوار ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں ننگی تلوار ہوگی۔
نصب کی ہوئی مورتیوں میں وشنو کے کچھ خاص پیکر کی نمائش کرتی
ہوئی مورتیاں ہیں۔ جن میں سے کچھ کا ذکر ہم یہاں کریں گے اور وشنو کے
ان پیکروں سے متعلق سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

گجیندر موکش روپ

وشنو کا گجیندر موکش روپ آج بھی اتنا ہی ہر دلعزیز ہے جتنا کہ
ماضی میں تھا۔ وشنو کے معتقد یہ کہتے ہیں کہ وشنو اتنے رحمدل ہیں
کہ انھوں نے ہاتھی کی آہ و فغاں سن کر گھڑیال کو مار کر اس کی جان کی

حفاظت کی اور جب بھی ان کے معتقدین پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ سچے دل سے انھیں یاد کرتے ہیں۔ وشنو ان کی مصیبت کا خاتمہ کر دیتے ہیں کانچی کے ورد راج وشنو مندر میں وشنو کے گجیندر موکش روپ کو خوبصورتی سے دکھایا گیا ہے۔ عقاب کے کندھے پر بیٹھے ہوئے وشنو، پیچھے کے داہنے ہاتھ میں چکر لیے ہوئے ہاتھی کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ان کے دوسرے تین ہاتھوں میں شنکھ، کنول کا پھول اور گدا ہے۔ مگرمچھ نے ہاتھی کا پاؤں پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کی پیٹھ پر چکر دکھایا گیا ہے۔ اس مورتی کا ذکر راؤ صاحب کی کتاب میں ملتا ہے۔ ورد راج کی ایک دوسری مورتی وانڈی کومبور سے ملی ہے۔ وشنو عقاب پر بیٹھے ہیں۔ وشنو کے آٹھ ہاتھ ہیں۔ جن میں تلوار، پرسا، شنکھ، گدا، چکر، تیر کمان اور کنول لیے ہوئے ہیں۔ وانڈی کومبو کی اس ورد راج مورتی کے علاوہ راؤ صاحب ایک اور ورد راج مورتی سے روشناس کرانے ہیں۔ دیوگڑھ سے دستیاب اس مورتی میں ہاتھی کے پیروں کو ناگ نے جکڑ رکھا ہے۔ جنوبی ہند مورتیوں میں ناگ کو گھڑیال کا مجموعہ مانا گیا ہے۔ اس لیے عام طور سے گھڑیال کی جگہ ناگ کی تصویر بنائی گئی ہے۔ یہاں وشنو اڑتے ہوئے عقاب پر بیٹھے ہیں۔ ہاتھی اپنی سونڈ میں مالا لیے وشنو کی گل پوشی کر رہے ہیں۔ راؤ صاحب نے اس مورتی کو بہت ہی انسانگیز اور پرکشش کہا ہے۔ وشنو کی یہ مورتیاں وشنو کو سب سے اونچے دیو کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کرتی ہیں۔ اور انھیں ناگ، مرنا ناچنے گانے والے سبھی کے قابل عبادت دیو کی شکل میں دکھاتی ہے۔

جل آسن مورتی

وشنو کی رہائش گاہ شیر سمندر بتایا گیا ہے جہاں وہ سانپ کے پھن پر رونق افروز ہوتے ہیں۔ کنول کے پھول ان کے زیور ہیں اور لکشمی ان کی شریک حیات اور وشنو کے ٹھہرنے کی جگہ کیلاش پہاڑ ہے۔ وشنو کا شیر سمندر شیو پہاڑ کی چوٹی پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وشنو اتھاہ سمندر میں رہتے ہیں

شو یوگ علم کے مظہر ہیں تو وشنو چلتی پھولتی دنیا کے عیش و آرام کے رکھوالے ہیں۔ راؤ صاحب نے وشنو کی جل آسن مورتی کی وشنو کی قدیمی مورتی مانتے ہیں۔ مدراس ضلع میں داڈی کو مبو مقام کے وردراج اپرمال مندر کے ایک ستون پر وشنو کے اس پیکر کی نمائش کی گئی ہے۔ سانپ کے بستر پر وشنو بیٹھے ہوئے ہیں۔ سانپ ان کے سر پر اپنے پھن سے سایہ کیے ہوئے ہیں۔ وشنو کا بایاں پیر سانپ کے اوپر اور داہنا پیر نیچے لٹک رہا ہے۔ عقاب پانی میں کھڑے ہیں۔ ان کے ہتھیار شنکھ، چکر وغیرہ مورتی میں دکھائے گئے ہیں۔ راؤ صاحب نے تہیلی میں وشنو کی پانی نشین مورتی کا ذکر کیا ہے۔ وشنو یہاں سانپ بستر پر بیٹھے ہیں۔ سانپ کے سات پھن ان کے اوپر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ وشنو کی مورتی چار بازوں والی ہے۔ ان کے دو ہاتھوں میں شنکھ اور چکر ہیں۔ دوسرے دو ہاتھوں داہنا ہاتھ سانپ بستر پر اور بایاں ہاتھ باہر کی طرف لٹک رہا ہے۔ ان کی بائیں طرف برہما اور شوا در داہنی طرف عقاب بیٹھے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ مختلف زیورات سے آراستہ وشنو کی پتھر کی یہ شاندار مورتی اتنی خوبصورت ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

جھانسی ضلع کے دیوگڑھ مور میں وشنو کی شیش شیا مورتی خاص ہے۔ وشنو کے سر پر سانپ کے پھنوں کا سایہ ہے۔ وشنو سانپ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ ان کا بایاں پیر سانپ بستر پر اور داہنا لکشمی کی گود میں رکھا ہے۔ ان کی ناف میں کنول کی ڈال دکھائی دے رہی ہے کنول پر چار بازوں والے برہما بیٹھے ہیں۔ وشنو کے ہتھیار نقش ہیں۔ شمالی ہندوستان کی وشنو کی جل آسن مورتی میں اس طرح کی مورتیاں بہت کم دیکھنے کو ملتی ہیں۔

وشنو کے چوبیس روپ

وشنو کے چوبیس پیکروں میں ان کی نشانیاں اور لباس ایک طرح کا ہے۔ لیکن ان کے ہاتھوں میں جدید متفرق ہتھیاروں کی بنیاد پر

ان کے الگ الگ پیکروں کی پہچان کی جاتی ہے۔ کہیں کہیں یہ ہتھیار انسانی شکل میں دکھائے جاتے ہیں جو جدید ہتھیار کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ گدا انسان دکھایا گیا ہے تو اس کے ہاتھ میں گدا ہوگا اور وشنو کا ایک ہاتھ اس پر رکھا ہوگا۔ وشنو کے چوبیس پیکروں کی فہرست مختلف کتابوں میں ملتی ہے۔ روپ منڈل کے مطابق یہ پیکر اس طرح ہیں۔

کیشو :- کیشو کے اوپری داہنے ہاتھ میں شنکھ ہے اور نچلے داہنے ہاتھ میں چکر ہے۔ اوپری بائیں ہاتھ میں کنول ہے تو نچلے بائیں ہاتھ میں گدا ہے۔

نارائین :- نارائین کے اوپری داہنے ہاتھ میں کنول ہے اور نیچے کے داہنے ہاتھ میں گدا ہے۔ اوپری بائیں ہاتھ میں شنکھ ہے تو نیچے کے ہاتھ میں بائیں ہاتھ چکر ہے۔

مادھو :- مادھو کے اوپری داہنے ہاتھ میں چکر ہے تو نچلے داہنے ہاتھ میں شنکھ ہے۔ اوپری بائیں ہاتھ میں گدا ہے اور نچلے بائیں ہاتھ میں کنول ہے۔

گووند :- گووند کے اوپری داہنے ہاتھ میں گدا ہے۔ نچلے داہنے ہاتھ میں کنول ہے۔ ان کے اوپری بائیں ہاتھ میں چکر ہے اور نچلے بائیں ہاتھ میں شنکھ ہے۔

وشنو :- وشنو کے اوپری داہنے ہاتھ میں پدم ہے۔ نچلے داہنے ہاتھ میں شنکھ ہے۔ اوپری بائیں ہاتھ میں گدا ہے اور نچلے بائیں ہاتھ میں چکر ہے۔

مدھوسودن :- مدھوسودن کے اوپری داہنے ہاتھ میں شنکھ ہے۔ نچلے داہنے ہاتھ میں کنول ہے۔ اوپری بائیں ہاتھ میں چکر ہے اور نچلے بائیں ہاتھ میں گدا ہے۔

وکرم :- وکرم کے اوپری داہنے ہاتھ میں گدا ہے اور نچلے داہنے ہاتھ میں چکر اوپری بائیں ہاتھ میں کنول اور نچلے بائیں ہاتھ میں شنکھ

وامن :۔ وامن کے اوپری داہنے ہاتھ میں چکر ہے۔ نچلے داہنے ہاتھ میں گدا، اوپری بائیں ہاتھ میں شنکھ اور نچلے دائیں ہاتھ میں کنول ہے۔
شری دھر :۔ شری دھر کے اوپری داہنے ہاتھ میں چکر، نچلے داہنے ہاتھ میں گدا، اوپری بائیں ہاتھ میں کنول ہے اور نچلے بائیں ہاتھ میں شنکھ ہے۔
رشی کیش :۔ رشی کیش کے اوپری داہنے ہاتھ میں چکر، نچلے داہنے ہاتھ میں کنول، اوپری بائیں ہاتھ میں گدا اور نچلے بائیں ہاتھ میں چکر ہے۔
دامودر :۔ دامودر کے اوپری داہنے ہاتھ میں شنکھ، نچلے داہنے ہاتھ میں گدا، اوپری بائیں ہاتھ میں پدم اور نچلے بائیں ہاتھ میں چکر ہے۔
سنکرشن :۔ سنکرشن کے اوپری داہنے ہاتھ میں شنکھ، نچلے داہنے ہاتھ میں پدم، اوپری بائیں ہاتھ میں گدا اور نچلے بائیں ہاتھ میں چکر ہے۔
واسودیو :۔ واسودیو کے اوپری داہنے ہاتھ میں شنکھ، نچلے داہنے ہاتھ میں چکر، اوپری بائیں ہاتھ میں گدا اور نچلے بائیں ہاتھ میں پدم ہے۔
پردمن :۔ پردمن کے اوپری داہنے ہاتھ میں شنکھ، نچلے داہنے ہاتھ میں گدا، اوپری بائیں چکر اور نچلے بائیں ہاتھ میں کنول ہے۔
انی رودھ :۔ انی رودھ کے اوپری داہنے ہاتھ میں گدا، نچلے داہنے ہاتھ میں شنکھ، اوپری بائیں ہاتھ میں چکر، نچلے بائیں ہاتھ میں کنول ہے۔
پرشوتم :۔ پرشوتم کے اوپری داہنے ہاتھ میں کنول، نچلے داہنے ہاتھ میں شنکھ، اوپری بائیں ہاتھ میں چکر اور نچلے بائیں ہاتھ میں گدا ہے۔
ادھوکچھتر :۔ ادھوکچھتر کے اوپری داہنے ہاتھ میں گدا، نچلے داہنے ہاتھ میں شنکھ اوپری بائیں ہاتھ میں کنول، نچلے بائیں ہاتھ میں چکر ہے۔

نرسنگھ :۔ نرسنگھ کے اوپری داہنے ہاتھ میں کنول، نچلے داہنے ہاتھ میں گدا، اوپری بائیں ہاتھ میں چکر اور نچلے بائیں ہاتھ میں شنکھ ہے۔

اچیوت :۔ اچیوت کے اوپری داہنے ہاتھ میں کنول، نچلے داہنے ہاتھ میں چکر، اوپری بائیں ہاتھ میں گدا اور نچلے بائیں ہاتھ میں شنکھ ہے۔

جنار دھن :۔ جنار دھن کے اوپری داہنے ہاتھ میں چکر ہے۔ نچلے داہنے ہاتھ میں شنکھ، اوپری بائیں ہاتھ میں پدم اور نچلے بائیں ہاتھ میں گدا ہے۔

اوپندر :۔ اوپندر کے اوپری داہنے ہاتھ میں گدا، نچلے داہنے ہاتھ میں چکر، اوپری بائیں ہاتھ میں پدم اور شنکھ ہے۔

ہل :۔ ہل کے اوپری داہنے ہاتھ میں چکر، نچلے داہنے ہاتھ میں کنول اوپری بائیں ہاتھ میں شنکھ اور نچلے بائیں ہاتھ میں گدا ہے۔

شری کرشن :۔ شری کرشن کے اوپری داہنے ہاتھ میں گدا، نچلے داہنے ہاتھ میں کنول، اوپری بائیں ہاتھ میں شنکھ اور نچلے بائیں ہاتھ میں چکر ہے۔

پدم نابھ :۔ پدم نابھ کے اوپری داہنے ہاتھ میں کنول، نچلے داہنے ہاتھ میں چکر، اوپری بائیں ہاتھ میں شنکھ اور نچلے بائیں ہاتھ میں گدا ہے۔

باب: چھ

دیوی

عورت دنیا کو پیدا کرنے والی ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو یہ دنیا ہی نہ ہوتی اور نہ اس کا یہ دلکش پیکر ہوتا۔ عورت کا خوبصورت پیکر ہی ایک معمہ ہے۔ اور اس میں ہی مضمر ہے بے پناہ قوت۔ انسانی زندگی ہی کیا ناگ ناچنے گانے والے سب ہی کی زندگی علمی روشنی کے فقدان کی وجہ سے نامکمل ہے۔ برہمن دیوتاؤں کا وقار ان کے ساتھ رونق افروز دیوی پر منحصر ہے۔ رگ وید میں اندررانی، وڈآنی، ردرآنی وغیرہ دیویوں کا ذکر ملتا ہے۔ برہمن آرنیک اور سہنتا نے دیوی کا ذکر امبیکا، درگا، کالی وغیرہ کے طور پر کرتے ہیں۔ ہندستانی قدیم مذہبی کتابوں میں درج دیوی کی شان میں کی جانے والی التجائیں دیوی کی عظمت اور جاہ وجلال پیش کرتی ہیں۔ سندھ گھاٹی تہذیب کے لوگ ماتا شکتی کی پوجا کرتے تھے۔ اس حقیقت سے ہم واقف ہیں۔ درگا فرقہ ہندستان کا قدیم ترین فرقہ ہے۔

دیوی کے دوسرے پیکروں کا ذکر ہمیں راؤ صاحب کی کتاب میں ملتا ہے۔ ہم یہاں دیوی کے کچھ خاص پیکروں کا بیان کریں گے۔

لکشمی

جتنے بھی جہاں ہیں۔ ان کی رونق لکشمی سے ہے۔ لکشمی کے حسین و دلکش پیکر نے ساری دنیا کو متوجہ کیا ہوا ہے۔ مختلف فرقوں

کے لوگ کسی نہ کسی شکل میں لکشمی کی پوجا کرتے ہیں۔

لکشمی دولت کی دیوی ہے جس کی پوجا قدیم دور سے ہی خوشحالی اور دولت کے حصول کے جذبے سے کی جاتی ہے۔ سمندر بھی دولت کے حصول کے جذبہ کے تحت پیدا کیا گیا تھا۔ لکشمی سمندر سے نمودار ہوتی ہے اور وشنو کی بیوی بن گئی۔ لکشمی کا پیکر دراصل دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ زیادہ تر کنول پر بیٹھی ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں میں کنول کے پھول لیے ہوتی ہے۔ ان کے گلے میں کنول کا ہار ہوتا ہے۔ اور انھیں مختلف زیورات سے آراستہ دکھایا جاتا ہے۔ ان کے دونوں طرف کھڑے ہاتھی زیادہ تر انھیں غسل کراتے دکھائے جاتے ہیں۔ کمل سے لگاؤ کی وجہ سے انکو پدما اور نام سے پہچانا جاتا ہے۔ النشو مد بھید آگم کے مطابق لکشمی کا رنگ سنہری ہے۔ جب کہ وشنو مذہب کے مطابق ان کا رنگ کالا ہے۔ النشو مد بھید آگم کے مطابق لکشمی کو ہیرے جڑے سنہرے زیورات سے آراستہ ہونا چاہیے۔ ان کے داہنے ہاتھ میں کنول اور بائیں میں ترشول ہونا چاہیے۔ خوبصورت کپڑے اور ان کی کمر پر خوبصورت ڈیزائن سے دھاگے بنے ہونے چاہئیں۔ شلپ رتن کے مطابق لکشمی کا رنگ سفید ہے۔ ان کے بائیں ہاتھ میں کنول اور داہنے ہاتھ میں ترشول ہے۔ جواہرات کے ہار سے دیوی خوبصورت اور دلکش نظر آتی ہے۔ دو عورتیں ان کے اوپر پھول ڈالتی ہیں۔

وشنو دھرم اتر لکشمی کی خوبصورت تصویر پیش کرتا ہے۔ دیوی آٹھ پنکھڑوں والے کنول پر بیٹھی ہے۔ ان کے اوپری داہنے ہاتھ میں بڑی ڈال والا کنول ہے۔ اوپر کے بائیں ہاتھ میں آب حیات کا پیالہ لیے کے داہنے ہاتھ میں ترشول ہے اور بائیں ہاتھ میں شنکھ ہے۔ وہ بازو بند اور کنگھن پہنے ہوئے ہیں۔ ان کی پشت سے دو ہاتھی انھیں تلک کراتے ہیں۔

اگنی پراڑ میں لکشمی کو چار بازوں والی بتایا گیا ہے۔ ان کے بائیں ہاتھوں میں گدا اور کنول، داہنے ہاتھوں میں چکر اور شنکھ ہونا چاہیے۔

اگنی پراڑمیں ہی انھیں دو بازوؤں والی بھی کہا گیا ہے۔ ان کے داہنے ہاتھ میں کنول اور بائیں ہاتھ میں ترشول ہونا چاہیے۔ لکشمی کو جب وشنو کے ساتھ دکھایا جاتا ہے تو وہ زیادہ تر گورا رنگ اور سفید کپڑے پہنتی ہیں۔ راؤ صاحب نے کاروپر (نیا نام کولہاپور) میں مہا لکشمی کے مندر کا جو نقشہ کھینچا ہے جس شلپتی مہا لکشمی سوروپ وشوکرم شاستر میں بیان کیے ہوئے لکشمی کی طرح ہے۔ لکشمی کو ایک چھوٹی معصوم سی لڑکی کے پیکر میں مختلف طریقوں سے درشایا ہے نیچے کے داہنے ہاتھ میں پاتر اوپر کے داہنے ہاتھ میں گدا۔ نیچے کے بائیں ہاتھ میں ترشول اور اوپر کے بائیں ہاتھ میں ہتھیار لیے دکھایا گیا ہے۔

لکشمی دیوی کی نمائش بھرہوت سانچی بودھ گیا اور امراوتی میں بھی کہیں کہیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہاں لکشمی بیٹھی یا کھڑی ہوئی حالت میں دکھائی گئی ہے۔ ان کے ہاتھوں میں کنول ہے۔ دو ہاتھی انھیں سلامی دے رہے ہیں۔ بھٹا اور بھساڑھ سے دستیاب سکوں پر لکشمی کی تصویر دیکھنے کو ملتی ہے۔ کھجراؤ سے دستیاب ایک وشنو کی مورتی کے مرکز میں لکشمی کی طرف متوجہ بیٹھی ہے۔ کھجراؤ سے ہی کہیں عقاب پر سوار ان کی گود میں لکشمی بیٹھی ہیں۔ الہ آباد عجائب گھر میں موجود لکشمی نارائن کی مورتی میں وشنو لکشمی کو بغل گیر کیے ہوئے ہیں اور لکشمی کا ایک ہاتھ وشنو کے گلے میں پڑا ہے۔ راؤ صاحب نے ویلور چھتر گرا کے مندر میں لکشمی نارائن کی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ یہاں مختلف زیورات سے آراستہ لکشمی وشنو کے بائیں طرف دکھائی گئی ہے۔ لکشمی کا ایک ہاتھ وشنو کے گلے میں اور دوسرے میں وہ کنول لیے ہوئے ہیں۔ وشنو اپنے ایک ہاتھ سے لکشمی کو کمر کے پاس سے باہوں میں لیتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ وشنو کی سواری عقاب ان کے پاس کھڑا ہوا ہے۔ ہوسیلو شور کے مندر کی شاندار لکشمی نارائن مورتی میں لکشمی مختلف زیورات سے آراستہ وشنو کی گود میں دائیں طرف بیٹھی ہوئی ہیں۔ ان کی شان دیکھنے سے تعلق رکھتی

ہے۔ چوراسی پرچی گھاٹی (ضلع پوری) میں بھی لکشمی نارائن کی شاندار مورتی دستیاب ہوتی ہے جوکہ بارھویں صدی عیسوی کی ہے۔

سرسوتی

سرسوتی کو علم و فہم کی دیوی مانا جاتا ہے۔ سفید رنگ۔ موتی اکش مالا ویڑاں انکوش اور کتاب لیے ہوئے سرسوتی پہلے ہی سے سب کا من موہ لیتی ہے۔ ان کا تعلق برہما اور شیو سے بتایا جاتا ہے ان کا تعلق برہما سے شاید زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ برہما جنھیں دنیا بنانے والا کہا جاتا ہے۔ اپنی معصوم شکل میں عالم اور امن کے علمبردار دیوتا کے پیکر میں سامنے نمودار ہوتے ہیں۔ کتاب ان کے ہاتھ کا زیور ہے۔ سر پر جٹا جوٹ کی ضیا ان کے چہرے کی چمک ہے۔ سرسوتی کا عالمانہ پیکر برہما کے مطابق ہی تو ہے۔ رگ وید میں سرسوتی کے نام کا تذکرہ موجود ہے۔ مہابھارت انھیں سفید کنول پر بیٹھی، سفید کپڑے ہاتھوں میں لال دانوں کی تسبیح، کتاب، بین لیے ہوئے دکھاتی دیتی ہے۔ اسکند پران کے مطابق سرسوتی کے سر پر جٹائیں، ماتھے پر چاند آدھا، تین آنکھیں اور گلے میں نیل کنٹھ ہے۔ وہ کنول پر بیٹھی ہیں۔ سرسوتی کے اس پیکر کی بنیاد پر ہی شاید عالم انھیں شو سے جوڑتے ہیں۔ جٹائیں، آدھا چاند، تین آنکھیں چاند کی طرح ٹھنڈی، ان کے روشن ضمیر ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں جب کہ نیل کنٹھ ہونا انھیں دوسروں کا زہر پی کر انھیں آب حیات پلانا ثابت کرتا ہے۔ اوصاف کی بنیاد پر سرسوتی برہما اور شیو دونوں کے قریب ہے۔

سرسوتی کنول پر رونق افروز ہوتی ہے اور بین بجاتے ہوئے دکھائی جاتی ہے۔ ہندستانی موسیقی کا مقدس چشمہ سرسوتی کے پاک قدموں سے پھوٹتا ہے۔ ہنس ان کی سواری ہے جس کے سفید چمکدار پر روشن اور مقدس ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔

انشومد بھید آگم کے مطابق سرسوتی سفید رنگ ہے۔ وہ سفید پوشاک

زیب تن کیے سفید کنول پر بیٹھی ہوئی ہے۔ ان کا ایک داہنا ہاتھ لال موتیوں کی مالا پر اور دوسرا داہنا ہاتھ واعظ کی حالت میں ہے۔ ان کے بائیں ہاتھوں میں کتاب اور سفید کنول ہے۔ ان کے سر پر جٹاؤں کا تاج ہے اور وہ مختلف زیورات سے آراستہ ہیں۔ راؤ صاحب نے ایک ایسی ہی مورتی کا ذکر کیا ہے جو آنشومد بھید آگم میں بیان کی گئی مورتی جیسی ہے۔

وشنو دھرم اُتر کے مطابق سرسوتی کو سفید کنول پر کھڑی اور اپنے چار ہاتھوں میں سے داہنے دونوں ہاتھوں میں لال دانی —————— اور کتاب بائیں ہاتھ میں کنڈل اور ویٹراں لیے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ کتاب کے مطابق سرسوتی کو کھڑی ہوئی مورتی میں سے سرسوتی کو مجنگ طریقے میں دکھایا جانا چاہیے۔ مارکنڈے پران کے مطابق ان کے چار ہاتھوں میں الکشن ویٹراں لال دانوں کی مالا اور کتاب ہونی چاہیے۔ راؤ صاحب کی رائے کے مطابق دیوی کے اس پیکر کی تصویر ہرشل مورتیوں میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

ڈاکٹر بنرجی نے بھر ہوت کے مطابق —————— شاندار سرسوتی کی مورتی کا تذکرہ کیا ہے۔ کنول پر بیٹھی سرسوتی ہیں لال دانوں کی مالا کتاب اور کمنڈل لیے ہوئے ہے۔ کنکالی ٹیلا سے دستیاب سرسوتی مورتی خوبصورت زیورات سے آراستہ ہے۔

سرسوتی سے بہتی علم کی دھار کا ہم ان کی تھوڑی سی پوجا کر کے اسے اپنی ذات میں محسوس کر سکتے ہیں۔ ان سے پھوٹتی ہوئی علم کی روشنی ہم میں سنجیدگی، قوتِ برداشت اور دانشوری پیدا کرتی ہے۔

پاروتی

پاروتی سب سے زیادہ ہر دلعزیز مورتی ہے۔ وہ دنیا کو پیدا کرنے والی ہے۔ دنیا کی ماں ہے۔ پاروتی شو کی بیوی ہے۔ گنیش اور سکند کی ماں ہے۔ شری مد بھگوت میں ان کو گنیش کو اپنی گود میں لیے ہوئے بتایا گیا ہے۔ پاروتی چار بازو والی ہے ان کے ہاتھوں میں دانوں کی

مالا، شو کی مورتی، گنیش کی مورتی اور رکنڈل ہے۔ ان کی رہائش آگ میں ہے۔ وہ اپنے دوسرے روپ میں عورت کی شکل میں مگرمچھ کی پیٹھ پر کھڑی ہیں۔ ان کے دو ہاتھوں میں زمین کو گھمانے والا دھاگہ ہے اور کنول دو ہاتھوں میں دعا اور امن کا پیغام ہے۔

بادامی کی برہمن سٹائل مندروں کے تین سلسلوں میں پہلا سلسلہ شو کی مشہور اردھ نار یشور مورتی ہے۔ مورتی کا دایاں حصہ شو اور بایاں حصہ پاروتی کا ہے۔ ورگس صاحب نے ٹھیک ہی تو کہا ہے کہ یہ مورتی جسم کی تخلیق کے دو پہلوؤں مرد اور عورت کی برابری کو اجاگر کرتی ہے۔

کیلاسش گنگا مندروں میں پاروتی کی مورتی ملی ہے۔ پاروتی آگ کی لپٹوں کے درمیان کھڑی ہیں۔ ان کے چار بازو ہیں۔ ان کے اوپری بائیں ہاتھ میں گنیش کی چھوٹی سی مورتی ہے اور اوپری داہنے ہاتھ میں شیولنگ ہے۔ مورتی کی بنیاد پر مگرمچھ کی شکل نقش کی ہوئی نظر آتی ہے۔

کھجراؤ کے جگدمبا مندر میں پاروتی کی خوبصورت چار بازو مورتی ہے۔ پاروتی کی مورتیاں گنیش کے ساتھ اور کارتیکے کے ساتھ بھی ملی ہیں۔ یہاں وہ اپنے اوپری ہاتھوں میں کنول لیے ہوئے ہیں۔

گودرگا:-

درگا طاقت اور بہادری کی نشانی ہے۔ وہ بدقماشوں کا خاتمہ کر معتقدین کی حفاظت کرتی ہے۔ زمانۂ قدیم سے ہی دیوی کے اس عجب روپ کی بڑے بڑے سورماؤں نے پوجا کی ہے اور فتح سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ درگا دیوی کو محافظ دیوی کے طور پر مان کر نہ صرف راجا، مہاراجاؤں نے اپنی سلطنت کی حفاظت کرنے کی قوت حاصل کی اور انھیں ان کی مہر سے بہت سی جنگوں میں فتح حاصل کرکے اپنی سلطنت میں توسیع کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے قدیم سکوں اور دوسری جگہوں پر دیوی کا نقش کسی نہ کسی شکل میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ سندھ گھاٹی تہذیب کی

ما ئر دیوی کی شان نرالا نائی ہے۔ اس ملک کی نہ جانے کتنی عورتوں نے درگا کو اپنے اندر سما کر بدتماشوں کا خاتمہ کیا ہے۔ ایسی ہی بہادر عورتوں میں درگاوتی اور رانی لکشمی بائی کے نام قابل ذکر ہیں۔ کوئی بھی عورت آج بھی جب کوئی بہادری کا کام کرتی ہے تو اسے درگا کہا جاتا ہے۔ ہندستانی عورت کے روئیں روئیں میں درگا سمائی ہوئی ہے جس کا ثبوت ہر بہادر عورت دیتی ہے۔

شیر بھیدر آگم میں درگا کی پیدائش قوت سے بتائی گئی ہے کتاب کے مطابق ان کی چار یا آٹھ بازو ہونے چاہئیں۔ آٹھ بازوں والی مورتی کے ہاتھوں میں شنکھ چکر ترشول، کمان، تیر، تلوار، ڈھال اور دیوی تخت نشین ہے اور ان کے آٹھ بازو ہیں۔ ان کے داہنے ہاتھوں میں برچھا، ویٹرن اور چاند کا ٹکڑا لیے ہوئے ہیں۔ آگم گرنتھوں میں درگا کے چار، آٹھ یا بہت سے ہاتھ ہیں۔ ان کی تین آنکھیں ہیں۔ اور ان ویٹرن کالا ہے۔ ان کے جسم کو خوبصورت اور سڈول دکھانا چاہیے اور مختلف زیورات سے آراستہ ہونا چاہیے۔ دیوی کے سر پر سر کنڈوں کا تاج رونق افروز ہے جب انھیں چار بازو والی دکھایا جائے تو ان کا سامنے کا داہنا ہاتھ امن کی تلقین میں اور پیچھے کے داہنے ہاتھ میں چکر ہونا چاہیے۔ سامنے کا بایاں ہاتھ اچھے حالت میں اور پچھلے بائیں ہاتھ میں شنکھ ہونا چاہیے وہ کنول پر سیدھی کھڑی دکھائی جاتی ہیں یا بھینسے کے سر پہ کھڑی دکھائی جا سکتی ہیں۔ یا شیر پر سوار دکھائی جا سکتی ہیں۔ یہ لال رنگ کی چولی پہنے ہوتی ہیں جس پر سانپ لپٹے ہوتے ہیں۔

مہا بلی پورم میں درگا کی پتھر کی مورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے درگا کنول کے پھول پر بیٹھی ہیں اور مختلف زیور پہنے ہوتے ہیں۔ یہاں کے ہی تراک سوامی کے مندر میں درگا دیوی کے آٹھ ہاتھوں میں تیر، ترشول، طاقت، تلوار، چاند کا ٹکڑا، گنڈاسا، سر وغیرہ ہتھیار لیے ہوتے بھینسے کے سر پہ کھڑی ہوئی دکھایا گیا ہے۔

ہندستان کے مختلف مندروں میں دیوی کو شیر پر سوار دکھایا گیا ہے
وہ زیادہ تر لال رنگ کی ساڑھی میں مختلف زیورات پہنے ہوتے ہیں۔ ان کے
سر پر تاج اور آٹھ ہاتھوں میں سے سات میں تلوار، ترشول، چکر، کنول، کمان
گدا اور سنکھ ہوتے ہیں۔ ان کا آٹھواں ہاتھ دعا دیتے ہوئے ہے۔ ان کی
پوجا ہندستان میں قدیم دور سے عقیدت اور اعتقاد کے ساتھ ہوتی آئی ہے۔
آگم گرنتھ ہمیں درگا کے نو پیکروں سے متعارف کراتا ہے۔
راؤ صاحب نے نو درگا کے متعلق تفصیلی بیان کیا ہے۔ درگا
کے نو روپ ہیں۔
نیل کنٹھی درگا :- نیل کنٹھی درگا چار بازوں والی ہے۔ اس کے تین
ہاتھوں میں ترشول، گنڈاسا اور پانی کا برتن رہتا ہے اور چوتھا ہاتھ دعا
دیتے ہوتے ہوتا ہے۔ وہ دولت اور شہرت عطا کرنے والی ہے۔
شھیڈکری درگا :- شھیڈکری درگا کی پوجا سے صحت یابی ہوتی
ہے ان کا ایک ہاتھ دعا دیتے ہوئے ہے۔ تین میں ترشول، کنول اور
پانی کا برتن رہتا ہے۔
ہر سدھی درگا :- ہر سدھی درگا کے ہاتھوں میں ڈمرو، کمنڈل، تلوار
اور پانی کا برتن رہتا ہے۔ وہ من پسند پھل دینے والی ہے۔
رُدر آنش درگا :- رُدر آنش درگا دو آنکھوں والی ہے۔ کالا رنگ، سرخ
لباس زیب تن، سنہرے زیورات سے آراستہ اور سر پر کنڈلوں کا تاج پہنے
ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ترشول، تلوار، سنکھ اور چکر ہوتا ہے۔ ان
کی سواری شیر ہے اور ان کے دونوں طرف سورج اور چاند دکھائے
جاتے ہیں۔
ون درگا : ون درگا آٹھ بازوں والی ہے۔ ان کے سات ہاتھوں میں
سنکھ، چکر، تلوار، گنڈاسا، تیر کمان اور ترشول رہتا ہے اور آٹھویں
ہاتھ کی ایک انگلی سیدھی دکھائی گئی ہے۔ ان کا رنگ ہرا ہوتا
ہے۔

اگنی ڈُرگا :۔ اگنی درگا کے آٹھ بازوؤں میں سے چھ میں چکر، تلوار، تیر، پرسا اور انکوش رہتے ہیں۔ دو ہاتھ سیدھے دعا دیتے ہوئے رہتے ہیں۔ شیر پر سوار درگا کے دائیں طرف اور بائیں طرف پریاں تلوار اور ڈھال لے کر کھڑی ہوتی ہیں۔ درگا کے تاج میں آدھا چاند رہتا ہے۔ تین آنکھوں والی دیوی کہا گیا ہے۔

جے درگا :۔ جے درگا کی تین آنکھیں ہیں اور ان کے چار ہاتھوں میں سنکھ، چکر، تلوار ترشول ہے۔ ان کا رنگ بالکل کالا ہے۔ ان کے تاج پر آدھا چاند ہے اور ان کی سواری شیر ہے جسے دُرگا کی پوجا کرنے سے کامیابی کا عمل حاصل ہوتا ہے۔

وندھیا واسنی درگا :۔ بجلی کی طرح جسم، تین آنکھیں اور چار ہاتھوں والی وندھیا واسنی درگا کی شان من موہ لیتی ہے۔ وہ سونے کے کنول پر بیٹھی ہیں۔ دیوی اپنے دونوں ہاتھ میں شنکھ اور چکر لیے ہوئے ہوتی ہے۔ ان کے دو ہاتھ اچھے حالت اور دعا دینے کی تلقین کرتے ہوئے ہیں۔ دیوی کے تاج پر آدھا چاند رونق افروز ہے۔ وہ کنڈل ہار اور دوسرے زیورات سے آراستہ ہیں۔ ان کی سواری شیر ان کے پاس کھڑا ہے۔ دیوتا ان کی پوجا کر رہے ہیں۔

رپو ماری درگا :۔ رپو ماری درگا کا رنگ لال ہے اور روپ غضبناک ان کے ہاتھ میں ترشول اور دوسرا ہاتھ سیدھا ہے۔ وہ معتقدین کی حفاظت کرتی ہیں اور دشمن کا خاتمہ کرتی ہیں۔

نو درگا کی پوجا ہر سال نو دن روزہ رکھ کر کی جاتی ہے۔ ان کی عقیدت میں جاگرن کیے جاتے ہیں۔ ایسی عقیدت ہے کہ نو درگا کی پوجا سے مختلف کامیابیاں ملتی ہیں اور جسمانی و روحانی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مہیشا سُر مردنی :۔ دیوی کا یہ پیکر ان کے قہاری صفات کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ انھیں مہیشاسُر کا خاتمہ کرتے ہوئے دکھایا گیا

ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں مختلف ہتھیار لیے ہوئے ہیں۔ ان کی سواری شیر غصّے میں بھرا راکشس کا جسم چیر رہا ہے۔ بھینسے کی کٹی گردن سے اسُر کا اوپری دھڑ نکلتے ہوئے دکھایا جاتا ہے جس پر دیوی ترشول سے حملہ کر رہی ہے۔ اسُر کے جسم سے خون بہہ رہا ہے۔

شلپ رتن کے مطابق مہیشاسُر مردنی کے دس ہاتھ ہونے چاہئیں۔ اُن کے تین آنکھیں اور سر پر جٹا کا مکٹ اور اس پر چاند دکھایا جانا چاہیئے۔ ان کا دیہہ رنگ السی کے رنگ کے پھول کی طرح ہونا چاہیئے۔ اُبھری ہوئی چھاتیاں، پتلی کمر اور جسم تین جگہ (تری بھنگ) ہونا چاہیئے۔ دیوی کے داہنے ہاتھوں میں ترشول، شلوار، شکتی ہتھیار، چکر، کھنچا ہوا کمان اور بائیں ہاتھ میں رسّی، انکوش، گنڈاسا، کلہاڑی اور گھنٹہ ہونا چاہیئے۔ ان کے پیر کے نیچے بھینسا پڑا ہونا چاہیئے۔ جس کا سر کٹا ہوا ہونا چاہیئے۔ بھینسے کی ناک سے خون بہتا ہوا دکھایا جانا چاہیئے۔ بھینسے کی گردن سے راکشس کو نکلتے ہوئے دکھایا جانا چاہیئے۔ جسے دیوی کے ناگ سے بندھا ہونا چاہیئے۔ اسُر کے ہاتھوں میں ڈھال اور تلوار ہونی چاہیئے۔ راکشس کی گردن میں دیوی کو ترشول بھونکتے ہوئے دکھایا جانا چاہیئے۔ راکشس سے نکلتی خون کی دھاریں دکھائی جانی چاہئیں۔ دیوی کا داہنا پیر شیر کی پیٹھ پر رکھا ہونا چاہیئے۔ ان کا بایاں پیر مہیشاسُر کے جسم کو چھوتا ہوا دکھایا جانا چاہیئے۔

وشنو دھرم اُتر کے مطابق دیوی کا رنگ سونے کی طرح چمکدار ہونا چاہیئے۔ دیوی کو غصّہ کی حالت میں شیر پر سوار دکھایا جانا چاہیئے۔ اُن کے بیس ہاتھوں میں سے داہنے ہاتھوں میں ترشول، تلوار، شنکھ، چکر، تیر، طاقت، برچھا، ڈمرو اور چھتر ہونا چاہیئے۔ ایک ہاتھ دعا دیتے ہوئے ہونا چاہیئے۔ ان کے بائیں ہاتھ میں ناگ رسّی، گنڈاسا، کلہاڑی، انکوش، کمان، گھنٹی، کپڑا، گدا، آئینہ اور مگدر ہونا چاہیئے۔ کٹے ہوئے سر سے راکشس کو نکلتے ہوئے دکھایا جانا چاہیئے۔ اسُر کی آنکھیں، بال اور بھویں

سرخ ہیں اور وہ خون اُگل رہا ہے۔ دیوی کی سواری شیر، راکشس کے بدن کو پھاڑ رہا ہے۔ دیوی ترشول سے اسُر کی گردن چھید رہی ہے۔ اسُر کو انھوں نے ناگ رسّی سے باندھ رکھا ہے۔ راکشس ڈھال، تلوار لیے ہوئے ہے۔ مہیشاسُر مُردنی کی بہت سی مورتیاں ملی ہیں۔ اگرچہ ان مورتیوں میں گرنتھوں میں بیان سبھی نشانیوں کو شامل نہیں کیا جا سکا ہے۔ لیکن اُن پر زیادہ تر عمل کیا گیا ہے۔ ایلورا میں ملی مہیشاسُر مُردنی کی مورتی میں دیوی کے دس بازو ہیں۔ وہ ترشول سے مہیشی کے کندھے کو چھید رہی ہے ان کے ہاتھوں میں سول، کھڑک، سنگھ چکر، تیر، شکتی وغیرہ ہتھیار ہیں۔ دیوی غصہ میں راکشس پر وار کر رہی ہے۔ بھینسے کے کٹے دھڑ سے مہیشاسُر نکلتا دکھایا گیا ہے۔ دیوی کی سواری شیر راکشس کا بدن پھاڑ رہا ہے۔ بھیٹا سے دستیاب مورتی میں بھی دیوی مہیشاسُر سے جنگ کرتی دکھائی گئی ہے۔ ان کے دو بازو ہیں۔ چھبن سے دستیاب چار بازو والی دیوی مورتی میں راکشس کے سر پر سوار ہے۔ وہ راکشس پر ترشول سے وار کر رہی ہے۔ اُدے گری سے دستیاب دیوی کی مورتی دس بازو کی ہے۔ مہابلی پورم اور ایلورا سے دستیاب دیوی مورتیاں اپنے پیکر میں مکمل ہیں۔ یہاں ان کی سواری شیر بھی موجود ہے۔ بادامی سے ملی مہیشاسُر مُردنی کی مورتی میں دیوی ترشول سے راکشس کے گلے کو کاٹ رہی ہے اور اپنے ایک ہاتھ سے بھینسے کی پونچھ پکڑے ہوئے ہے۔

ہندستانی مندروں میں آج بھی دیوی کے اس روپ کی مورتیاں نصب کی جاتی ہیں۔ مہیشاسُر مُردنی کا دیوی پیکر ہمیں عورت میں موجود لامحدود دیوی طاقت سے متعارف کراتا ہے۔ اگر دیوی اپنے لکشمی روپ میں دولت ہے۔ سرسوتی روپ میں علم کی دیوی، تو اپنے درگا یا مہیشاسُر مُردنی روپ میں لامحدود طاقت کا سرچشمہ ہے۔

سپت ماترکا

سپت ماترکا کے وجود میں آنے کی بابت پرانوں میں بڑے دلچسپ واقعات ملتے ہیں۔ اندھکا شر برہما کی بہت عبادت کر کے ان سے یہ وصف حاصل کر لیا کہ وہ طاقتور بن سکتے ہیں۔ اس طرح راکشس بہت طاقتور راجا بن گیا۔ اس نے دیوتاؤں کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ دیوتا شیو سے مدد مانگنے گئے اور اپنی پریشانی کی وجہ بتائی۔ اندھک راکشس پاروتی کو اغوا کرنے کی خواہش لے کر کیلاش پہاڑ پر پہنچا۔ راکشس کی ذلالت سے غصہ ہو کر شیو اس سے جنگ کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ شیو نے اپنی توپ اور تیر نوج کو ساتھ لیا۔ دیوؤں نے بھی اس جنگ میں شیو کی مدد کی۔ شیو نے اپنے تیروں سے اندھک راکشس کو زخمی کر دیا۔ راکشس بوندسے اندھک راکشس پیدا ہو گئے۔ شیو نے اندھک آسر کے جسم میں ترشول گھونپ دیا اور وشنو نے چکر جنگ کر کے دوسرے اندھک آسروں کا قتل کر دیا۔ اندھک آسر کے خون کو زمین تک نہ پہنچنے دینے کے لیے شو نے آگ کی لپٹیں پیدا کیں جو کہ شو کے منہ سے جلتی ہوئی نکلی۔ اس کام میں مدد دینے کے لیے برہما، وشنو، سکند، اندر، یم وغیرہ دیوتاؤں نے برہمنی، مہیشوری، کوماری، ویشنوی، وراہی، اندراڑی اور چامنڈا کو بھیجا۔ وہ اپنے ہاتھوں میں اپنے دیوؤں کے مطابق ہتھیار لیتی ہیں اور ان ہی سواریوں پر سوار ہوتی ہیں۔ ان کے جھنڈے بھی وہی ہیں جو ان کے دیوؤں کے ہیں۔

دیوتاؤں کی بیویوں نے ہمیشہ ہی دیوتاؤں اور راکشس کی جنگوں میں دیوتاؤں کا ساتھ دیا ہے۔ قدیم گرنتھوں میں ایسی مثالوں کی کمی نہیں ہے وہ فن سپہ گری میں ماہر رہی ہیں۔ ایک فطری سوال ہمارے سامنے ابھرتا ہے کہ کیا راکشس عورتیں بھی دیوتا عورتوں کی طرح فن سپہ گری میں ماہر تھیں۔ اور دیوتا اور راکشس جنگوں میں راکشسوں کا ساتھ دیتی تھیں۔ قدیم ہندی گرنتھ دیوتاؤں کے ذریعہ راکشسوں کا خاتمہ کر زمین کا بوجھ ہلکا کرنے کے تذکرے ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کا راکشس

یا راکشس عورتوں کے رسم و رواج کی بابت کچھ کہنا فطری نہیں ہے۔ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ قدیم دور میں ہندستانی عورتیں مختلف علوم اور فنون میں مہارت رکھتی تھیں۔ وہ فنِ سپہ گری سے بھی لاعلم نہ تھیں۔

وشنو پراڑ یوگیشوری کو بھی ماں کی فہرست میں شامل کر کے آٹھ ماؤں کی بات کرتا ہے۔ وراہ پراڑن کے مطابق ماترکائیں آدمی کے آٹھ ولی جذبوں کو پیدا کرتی ہیں۔ یوگیشوری ـــــ کام۔ مہیشوری ـــــ غصہ۔ ویشنوی ـــــ لالچ۔ برہمانی ـــــ خوشی۔ کوماری ـــــ جہالت۔ اندرانی ـــــ الزام۔ ـــــ جانور یامی یا چامنڈا کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ پراڑ اندھک اسرا اور اشٹ ماترکاؤں کی علمی اور لاعلمی تعارف کو اچھے طریقے سے ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ اندھک راکشس جہالت کی نشانی ہے۔ علم کی روح شو ہیں۔ شو جہالت سے جنگ کرتے ہیں۔ جہالت پر علم کا جتنا وار ہوتا ہے جہالت اتنی ہی بڑھتی ہے اور اسی طرح اندھک راکشس یکجا یعنی مرکب ہوتا ہے۔ جب تک کام، غصہ، لالچ کو علم سے قابو نہیں کیا جاتا تب تک جہالت نما علم کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ ورہ پراڑن پراڑ کی یہ تعریف کتنی صحیح ہے۔

آگم ماترکا کے روپ کا دلچسپ بیان کرتے ہیں۔ برہمی کی مورتی برہما کی طرح مہیشوری کی طرح مہیشور کی اور وشنوی کی وشنو کی طرح منائی جانی چاہیئے۔ وراہی کا قد چھوٹا اور چہرے پر غصہ ہونا چاہیئے۔ ان کا ہتھیار ہل ہے۔ چامنڈا کو ذلیل روپ میں ہونا چاہیئے۔ چامنڈا کے بال بکھرے ہوئے کالا رنگ اور چار ہاتھ ہونے چاہئیں جن میں سے ایک میں ترشول اور دوسرے میں سر ہونا چاہیئے۔ اندرانی کو اندر کی طرح پروقار دکھایا جانا چاہیئے۔ سات ماترکائیں بیٹھی ہوئی حالت میں اور ان کے دو ہاتھ دعا اور امن کے تلقین میں ہونے چاہئیں۔ ان کے دوسرے دو ہاتھوں میں ان کے دیو کے جیسے ہتھیار ہونے چاہئیں یا ویسی ہی چیزیں ہونی چاہئیں۔

راؤ صاحب نے سات ماتر کاؤں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ان کے مورتی سے متعلق نشانیاں اس طرح ہیں۔

وشنڑوی :۔ وشنودھرم ماتر کے مطابق وشنڑوی کا رنگ کالا اور چھ بازو ہونے چاہئیں۔ ان کے چار ہاتھوں میں گدا، کنول، شنکھ اور چکر ہے۔ دو ہاتھ دعا اور امن کی تلقین میں رہیں۔ انھیں اپنی سواری عقاب پر ہونا چاہیے۔

مہیشوری :۔ وشنودھرم اُتر کے مطابق دیوی مہیشوری بیل پر سوار ہوتی ہیں۔ ان کے پانچ منھ اور تین آنکھیں ہیں۔ دیوی کے چھ بازو ہیں جن میں وہ دھاگا، ڈمرو، ترشول اور گھنٹہ لیے ہوتی ہے ان کے دو ہاتھ دعا اور امن کی تلقین کرتے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ سفید ہے اور شو کی طرح جٹاؤں کے ساتھ ہوتی ہیں۔

برہمی :۔ وشنودھرم اُتر کے مطابق برہمی کے چار منھ اور چھ بازو ہونے چاہئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سہاؤ ندری کا کتاب اور کنڈی رہتی ہے۔ اور ان کے دو ہاتھ دعا اور امن کی تلقین میں رہتے ہیں۔ ان کا رنگ پیلا ہے۔ وہ ہنس پر سوار ہوتی ہیں۔ ان کا جسم مختلف زیورات سے آراستہ ہوتا ہے۔ ان کا روپ سرسوتی سے ملتا جلتا ہے۔

چامنڈا :۔ چامنڈا کا روپ اتنا خوفناک ہے کہ دیکھتے ہی ڈر لگتا ہے۔ ان کا رنگ خون کی طرح ہے۔ خوفناک چہرہ، سانپوں کے زیور یہ سبھی انھیں ملک الموت کی بیوی ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

وراہی :۔ دیوی وراہی کا وراہ کی طرح چہرہ، بڑا پیٹ اور کرشن جیسا رنگ وہ اپنے ہاتھوں میں ڈنڈا، تلوار، گنڈاسا، رسّی لیے ہوتی ہیں۔ ان کے دو ہاتھ دعا اور امن کی تلقین میں رہتے ہیں۔

اندرانی :۔ اندرانی اندر کی طرح تین آنکھوں والی ہیں۔ وہ ہاتھی پر سوار ہوتی ہیں۔ ان کے دو ہاتھ دعا اور امن کی تلقین میں دکھائے جاتے ہیں۔ ان کے دوسرے ہاتھوں میں یہ دھاگا، اندر کا خاص ہتھیار، گھڑا

اور برتن لیے ہوتی ہے۔

کوماری :- تین آنکھوں والی، خون کے رنگ جیسے کپڑے پہننے والی کوماری دیوی اپنے دو ہاتھوں میں طاقت اور مرغ لیے ہوتی ہے۔ ان کے دوسرے دو ہاتھ اور دیویوں کی طرح امن اور دعا کی تلقین میں رہتے ہیں۔ ان کی رہائش گولر کے درخت کے نیچے ہے ان کا جھنڈا مور کے پر کی طرح ہے۔

فن مورتی سازی میں سات ماتر کاؤں کی خوبصورت نمائش ہوتی ہے۔ لکنڈی کے کاشی وشیشور مندر میں سات ماترکاوں کی خوبصورت مورتیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ جہاں انھیں چار بازو اور اپنے دیوتوں کی طرح اور سواری والا دکھایا گیا ہے۔ سات ماترکاؤں کی خوبصورت مورتیاں ایلورا میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ سب سے خوبصورت مورتیاں راوڑ کا خالی میں ہیں۔ یہاں صرف مہیشوری کو چھوڑ کر دوسری سبھی ماترکاؤں کے ہاتھ میں بچہ ہے۔ سات ماترکائیں چھ بازوں والی ہیں اور ہر دیوی کے ساتھ ان کی سواری دکھائی گئی ہے۔ رامیشور اور کیلاش سرنگ مندروں میں سات ماتر کا مورتی یکجا ہیں اور جو بڑی پُروقار اور پُرکشش ہیں۔ راؤ صاحب نے ویلور اور کمبھ کونڑم سے دستیاب سات ماترکاؤں کی مورتیوں کا ذکر کیا ہے۔

باب ۔ سات

گنیش

ہندو پوجا کا خوش آئند افتتاح گنیش پوجا سے ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کے دیو ودھن راج ساری مصیبتوں کا اغوا کرتے ہیں۔ گنیش کی شخصیت کا اندازہ ان کے ناموں سے ہی ہوتا ہے۔ انھیں گنپتی، ایک دنت، ہیرامبا لمبودر، گجانن، گوہاگ راج وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے۔ شو اور پاروتی کے خدمت گار کے طور پر پیدا ہوئے۔ گنیش زمانے میں اپنے مخصوص اوصاف کی وجہ سے اتنے مشہور ہو گئے کہ وہ سماج کے سامنے سب سے اعلیٰ دیو کے طور پر اُبھر کر آئے۔

لنگ پران میں گنیش کو مصیبتوں کو دور کرنے والا کہا گیا ہے۔ راکشس یا دیو کسی کی بھی عبادت سے خوش ہو کر شو دعا دے دیتے ہیں۔ راکشس مسلسل سخت عبادت کر کے شو دعا حاصل کر لیتے ہیں۔ اور دیوتاؤں سے طاقتور بن جاتے ہیں۔ اپنی طاقت سے دیوتاؤں کو پریشان کر دیتے ہیں۔ دیوتاؤں نے شو سے التجا کی کہ وہ راکشسوں کو دعا دے کر طاقتور نہ بنائیں اور ان سے ان کی حفاظت کریں۔ شو کی مہربانی سے پاروتی نے وگھنیشور کو پیدا کیا جنھوں نے راکشسوں کا خاتمہ کر دیوتاؤں کے دکھوں کو ختم کیا۔ دیوتاؤں نے انھیں ان کی طاقت، عقلمندی اور خصوصی اوصاف کی وجہ سے دیوتاؤں میں سب سے افضل مانا ہے۔

شو پراڑ گنیش کی پیدائش کا بڑا دلچسپ قصہ پیش کرتا ہے۔ بھگوان شو کے ان گنت معتقد تھے۔ جو شو کے علاوہ پاروتی کی بھی خدمت کرتے تھے۔ پاروتی کا کوئی بھی خدمت گار نہیں تھا۔ ایک دن پاروتی غسل کر رہی تھیں شو انجانے میں اندر داخل ہو گئے۔ اس واقعہ کی وجہ سے پاروتی کے دل میں اپنا بھی خدمتگار ہونے کی خواہش تیز ہو گئی۔ اور انھوں نے اپنے جسم سے تھوڑی مٹی لے کر گنیش کو بنایا اور انھیں چوکیداری کا کام، سونپ دیا۔ ایک بار شو پاروتی سے ملنے گئے تو چوکیدار گنیش نے انھیں اندر داخل نہیں ہونے دیا۔ شو نے اسے ایک چوکیدار کے ذریعے اپنی بے عزتی محسوس کی اور بھوت پریتوں کو گنیش کا خاتمہ کرنے کا حکم دیا۔ گنیش اور شو کے معتقدین میں خوب لڑائی ہوئی۔ شو کے حامی ہار گئے۔ شو کے حکم پر وشنو اور سبرامنیم نے گنیش سے لڑائی کی لیکن وہ بھی گنیش کو شکست نہ دے سکے۔ شو نے غصہ میں آ کر گنیش کا سر کاٹ لیا۔ پاروتی نے غصہ ہو کر اپنی دیوی قوت سے اُن دیو کو ختم کر دیا جنھوں نے گنیش کے ساتھ جنگ کی تھی۔ نارد نے دیوؤں اور پاروتی کے درمیان صلح کروائی۔ اور گنیش کے دھڑ پر ہاتھی کا سر رکھ کر انھیں زندہ کر دیا۔ جس ہاتھی کا سر گنیش کے دھڑ پر لگایا گیا اس کے ایک ہی دانت تھا۔ جس کی وجہ سے گنیش ایک دانت کہلائے۔ گنیش نے شو سے انجانے میں ان کی بے عزتی کرنے کے لیے معافی مانگی۔ شو نے گنیش کی حیرت ناک عقلمندی سے خوش ہو کر انھیں گنوں کا سپہ سالار بنا دیا جس کی وجہ سے گنیش گنپتی کہلائے۔

گنیش کی پیدائش سے متعلق قصے اسکند، متسیہ پران، اور سبھدراگم میں ملتے ہیں۔ ان کا سب سے پہلا ذکر اکثر اسے براہمنٹر میں آیا ہے جہاں، انھیں برہا براہمنٹر اسپتی یا برہسپتی سے پہچانا گیا ہے۔

جسمانی سنگھار میں گنیش کی فن صنم تراشی سے متعلق کشایط سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ گرنتھ کے مطابق گنیش کو کھڑا ہوا یا بیٹھا ہوا دکھایا جا

سکتا ہے۔ کنول پر، چوہے یا کبھی کبھی شیر پر بیٹھے دکھائے جا سکتے ہیں۔ وہ دو، تین یا کئی حصّوں والے ہو سکتے ہیں۔ بیٹھی ہوئی حالت میں ان کا بایاں پیر مڑا ہونا چاہیے۔ گنیش کی مورتی میں ان کا پیٹ بڑا دکھایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے انھیں پالتی مار کر بیٹھے ہوئے نہیں دکھایا جا سکتا۔ ان کا داہنا پیر مڑا ہوا زمین پر آرام کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ ان کی سونڈ بائیں یا داہنی طرف گھومی ہوئی دکھائی جا سکتی ہے۔ زیادہ تر بائیں طرف گھومی ہوئی دکھائی جا سکتی ہے۔ گنیش کو دو آنکھوں والا دکھایا جاتا ہے جب کہ آگموں میں ان کے تین آنکھوں کا بھی ذکر ہے۔ گنیش کی مورتی کے چار، چھ، آٹھ، دس یا سولہ بازو بھی ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تر ان کے چار بازو دکھائے جاتے ہیں۔ گنیش جی کا پیٹ بڑا ہونا چاہیے۔ ان کے سینے پر سانپ جنیو کی طرح پڑا ہونا چاہیے۔ دوسرا سانپ ان کی پیٹھ پر پیٹی کی طرح لپٹا ہوا ہونا چاہیے۔

گنیش مندر میں دوسرے دیوی، دیوتاؤں کی موجودگی کا ذکر ملتا ہے۔ گنیش کی خاص مورتی کے بائیں طرف ہاتھی۔ داہنی طرف درگا، مشرق کی طرف گوری، شمال کی طرف بُڑھی، اگنئے سمت میں چھوٹا چاند، جنوب میں سرسوتی، مغرب میں کوبیر اور دھومک کی مورتی بنائی چاہیے۔ مندر کے چار دروازوں پر جو کیداروں کو اس طرح ہونا چاہیے۔ مشرقی دروازے پر آدری گھن اور وگھن راج، جنوب میں سوکترا اور بلوان میں مغرب میں گج کرٹر اور گوکرٹر اور شمال میں شوسو میٹے اور رشی وایک کی مورتیاں ہونی چاہئیں۔ ان مورتیوں کو بونا اوتار میں دکھایا جانا چاہیے۔ ان کے چار ہاتھ ہونے چاہئیں۔ آدری گھن اور وگھن راج کے ہاتھوں میں سنا کلہاڑی اور کنول ہونا چاہیے۔ ان کا ایک ہاتھ سیدھا ہونا چاہیے۔ جس طرح شہادت کی انگلی ہوتی ہے۔ سوکترا اور بلوان کے تین ہاتھوں میں ڈنڈا، تلوار اور گنڈاسا ہونا چاہیے اور چوتھا ہاتھ سیدھا ہونا چاہیے۔ گج کرٹر اور گوکرٹر کا ایک ہاتھ سیدھا اور باقی تین ہاتھوں میں ڈنڈا، تیر اور کمان دکھایا جانا چاہیے۔ سوسو میٹے اور رشبھ وایک کو ڈنڈا، کنول

اور انکوش لیے ہونا چاہیئے۔ ان کا چوتھا ہاتھ دوسرے چوکیداروں کی طرح سیدھی حالت میں ہونا چاہیئے۔

گنیش کی مورتیوں کو خاص طور سے دو حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(الف) کیول گڑپتی

(ب) فشکتی گڑپتی

کیول گڑپتی

کیول گڑپتی کو خاص طور سے چھ قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ بال گڑپتی، ترور گڑپتی، بھکتی ودھنیشور، ویرو دھنیش، پرسن گڑپتی، ترشٹے گڑپتی۔

ان چھ قسموں کے علاوہ راؤ صاحب نے کئی دوسری طرح کے جن میں اونمت اُوچھِشٹ گڑپتی، سرب کرڑا، ایک دنت گڑپتی وغیرہ قابل ذکر مورتیوں کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جو گنیش کی مخصوص شخصیت کو متعارف کراتے ہیں۔

بال گڑپتی:- بال گڑپتی کی نمائش طفل کے طور پر کی جانی چاہیئے۔ ان کا رنگ اُگتے ہوئے سورج کی طرح ہونا چاہیئے۔ بال گڑپتی کے چار ہاتھوں میں آم، کیلا، جیک پھل، گنّا اور سونڈ میں جنگلی سیب ہونا چاہیئے۔

ترور گڑپتی:- ترور گڑپتی کو جوان دکھایا جاتا ہے۔ ان کے چھ ہاتھ ہیں جن میں وہ مختلف طرح کے پھل اور ہتھیار وانکش لیے ہوتے ہیں۔

بھکتی ودھنیشور:- بھکتی ودھنیشور کا رنگ سفید ہونا چاہیئے۔ ان کے چار ہاتھوں میں ناریل، آم، گنّا اور مٹھائیوں کا تھال دکھایا جانا چاہیے۔

ویر ودھنیشور:- ویر ودھنیشور کو بہادر کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ ان کا رنگ خون کی طرح ہوتا ہے وہ اپنے سولہ ہاتھوں میں بے تال، پرنشکتی، کمان، تیر، تلوار، ڈھال، مگدر، ہتھوڑا، گدا، انکوش، رسّی،

ترشول، پانی کا لوٹا، کلہاڑی اور جھنڈا لیے ہوئے ہوں گے۔ ان کا یہ روپ ان کے گنپتی ہونے کی ترجمانی کرتا ہے۔

پرسن گنپتی :- کچھ گرنتھوں کے مطابق پرسن گنپتی کی مورتی ایک حصہ اور کچھ کے مطابق کئی حصوں والی ہونی چاہیے۔ انھیں پدم آسن کی حالت میں کھڑے ہونا چاہیے اور سورج کی لالی کے کپڑے پہنے ہونا چاہیے۔ ان کے دو ہاتھوں میں رسّی اور انکوش اور دو ہاتھ امن کی تلقین اور دعا دیتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ابھی تک دستیاب مورتیوں میں پرسن گنپتی کے ہاتھ امن اور دعا دیتے ہوئے نہیں ہیں۔ ان میں وہ دانت اور لڈو لیے ہوئے ہیں۔

نرتیہ گنپتی :- نرتیہ گنپتی کا لباس سنہرا ہونا چاہیے۔ گنیش کو رقص کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ان کے آٹھ ہاتھ ہیں۔ جن میں سے وہ اپنے سات ہاتھوں میں رسّی، انکوش، لکڑی، صندوقچی، دانت، لوہے کی انگلیاں اور باقی ہاتھ لٹکتے ہوئے رقص کی رفتار سے تال میل رکھتے ہوئے دکھایا جانا چاہیے۔ ان کا بایاں پیر تھوڑا مڑا مڑا ہوا پدم آسن پر رکھا ہے اور داہنا پیر بھی مڑا ہوا ہوا میں دکھایا گیا ہے۔ مورتیوں میں زیادہ تر چار ہاتھ ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔

راؤ صاحب نے گنیش کی ہیرمب مورتی کا ذکر بھی کیا ہے، ہیرمب کے پانچ سر جن میں سے چار، چار سمتوں کی طرف اور ایک ان کے اوپر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دکھایا جانا چاہیے۔ انھیں شیر پر سوار ہونا چاہیے اور ان کا لباس سنہرا ہونا چاہیے۔ ان کے ہاتھوں میں رسّی، دانت، موتیوں کی مالا، کلہاڑی، مگدر، لڈو اور باقی دو ہاتھ امن اور دعا دیتے ہوئے ہونا چاہیے۔

شکتی گنپتی

شکتی گنپتی مندرجہ ذیل طرح کے ہیں۔
لکشمی گنپتی، اوچھشٹ گنپتی، مہا گنپتی، اُردھو گنپتی، پنگل گنپتی۔

لکشمی گنپتی :۔ لکشمی گنپتی کا لباس سفید اور اُن کے آٹھ ہاتھوں میں طوطا کنول، سنہرا پانی کا برتن، انکوش، رسّی، کلپ لتا اور باز وغیرہ ہونے چاہئیں۔ ان کا ایک ہاتھ لکشمی کی کمر میں انھیں لپٹائے ہوئے اور ایک ہاتھ میں کنول کا پھول ہونا چاہیئے۔

مہا گنپتی :۔ مہا گنپتی کا لباس خون کی طرح لال ہونا چاہیئے۔ ان کے دس ہاتھوں میں سے آٹھ ہاتھوں میں کنول کا پھول، ہیرے جڑا پانی کا برتن، گدا، ٹوٹا ہوا دانت، گنّا، دھان کی بالی، رسّی وغیرہ ہونی چاہیئے۔ ان کی گود میں شکتی کو بیٹھے ہوئے دکھایا جانا چاہیئے۔ مہا گنپتی کا ایک ہاتھ دیوی کو بغل گیر کرتے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں کنول ہونا چاہیئے۔

اُردھو گنپتی :۔ اُردھو گنپتی کا لباس سونے کے مانند ہونا چاہیئے۔ ان کے پانچ ہاتھوں میں کلہر کا پھول، دھان کی بالی، گنّے کا تیر کمان اور دانت ہونا چاہیئے۔ ان کا پانچواں ہاتھ شکتی کو بغل گیر کرتے ہوئے دکھایا جانا چاہیئے۔

پنگل گنپتی :۔ پنگل گنپتی اپنے چھ ہاتھوں میں آم پھلوں کا گچھا، گنّا، لڈو کلہاڑی وغیرہ لیتے ہیں۔ لکشمی کی مورتی کو ان کے پاس ہی دکھایا جانا چاہیئے۔

اوچھشٹ گنپتی :۔ اوچھشٹ گنپتی اور شکتی زیادہ تر ننگے ہوتے ہیں۔ اور دونوں ایک دوسرے کے خفیہ اعضاء کو چھوتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں۔ گنیش کے ہاتھوں میں کلہاڑی، رسّی اور لڈو ہوتے ہیں۔ ان کا چوتھا ہاتھ دیوی کو بغل گیر کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔

گنیش کی کئی طرح کی مورتیاں ہندستان اور غیر ممالک میں دستیاب ہوتی ہیں جو ان کی فن صنم تراشی سے متعلق پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ وہ مورتیاں کبھی کبھی پورا ترک گرنتھوں میں بیان کی گئی گنیش فن صنم تراشی سے متعلق نشانیوں سے پوری طرح مطابقت نہیں رکھتیں

جن کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اگر چہ بت تراشوں نے گرنتھوں میں بیان کی گئی تمام نشانیوں کو مکمل دیو پیکر میں اپنانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن انھیں ملک، وقت کا اثر، مورتی یا مندر تعمیر کرانے والے کا شوق اور عقیدت کا بھی خیال رکھنا تھا۔ جس ملک، مقام پر ان مورتیوں کو بنایا گیا وہاں کا اس وقت کا اثر ان پر پڑنا فطری ہے۔ گنیش کی کچھ مورتیوں میں انھیں بدھ کی طرح برج آسن میں بیٹھے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ان مورتیوں میں گنیش کا پیکر بہت کچھ بدھ مورتیوں کے خد و خال لیے ہوئے ہے

گنیش کی مورتیوں کا سلسلہ وار مطالعہ ہمیں گنیش فن صنم تراشی سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ اسمتھ صاحب کے مطابق ہو ئیشک کے ایک سکہ پر جو کلکتہ کے قومی مخصوصات میں محفوظ ہے۔ اس پر پرانے براہمی الفاظ میں گنیش لکھا ہے۔ کچھ عالم اسمتھ صاحب کے اس خیال سے متفق نہیں ہیں۔ کمارسوامی اور ڈیریال صاحب امرا وتی کی ایک انوکھی تصویر کی گنیش مورتی کو پہلی صدی عیسوی کا مانتے ہیں۔ وہ اسے گنیش کے ابتدائی پیکر ہی دیکھتے ہیں۔ گنیش کی یہ مورتی لنگ کے بوجھ سے جھکی ہوئی اور سانپ چاروں طرف لپٹے ہوئے دکھائی گئی ہے۔ مورتی میں گنیش کا تھوڑا سا ہی جسم دکھائی دیتا ہے۔ جو ان کے جسم کے اعضا پر روشنی ڈالتا ہے۔ مورتی کا سر ہاتھی کا ہے۔ گپتی صاحب کے مطابق اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے کہ مورتی نہ تو سونڈ ہے اور نہ دانت۔ یہ کہنا کتنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ مورتی گنیش کا ہی ابتدائی پیکر ہے۔

ڈکر ہر میں بھی گنیش کی مورتی ایک چھوٹے سے ٹیری کوٹا پتھر پر نقش ملی ہے۔ گپتی صاحب اس مورتی کو بھی پانچویں صدی سے پہلے کا نہیں مانتے۔ ان مورتیوں میں گنیش رقص کرتے ہوئے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ میں لڈو لیے ہوئے ہیں۔

مٹھ گڑھ سے دستیاب گنیش مورتی، گنیش کی ہندستانی مورتیوں

میں شاید سب سے قدیم ہے۔ لگ بھگ بیس انچ کے پتھر کے ٹکڑے پر یہ مورتی نقش کی گئی ہے۔ گنیش کا سر ننگا ہے اور کان لمبے ہیں بانہوں کی لمبائی کے حساب سے ان کا ننگا دھڑ بہت چھوٹا ہے۔ پیر گھٹنوں تک آتے آتے ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کا داہنا ہاتھ مڑا ہوا ہے جس میں شاید وہ دانت لیے ہوئے ہیں۔ ان کے بائیں ہاتھ میں کھانے کا برتن ہے یہاں ان کی سونڈ شروع ہوتے ہی بائیں گھوم جاتی ہے اور کھانے کے برتن پر سیدھی جا لگتی ہے اور بائیں کو کنڈلی بنائے ہوئے کھانے کے برتن تک پہنچتی ہے۔

بھوبارسے ملی گنیش مورتی میں ان کی سونڈ ٹوٹی ہوئی ہے۔ گنیش کا بایاں ہاتھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ گول گھنٹیوں کی زنجیر ان کے سینے پر رونق افروز ہوتی ہے۔ جسم پر گھنٹیوں کے زیور سجے ہوئے ہیں۔ جن میں کنڈل، پازیب اور جھومر قابل ذکر ہیں۔ کمارسوامی اسے گنیش کا خاص روپ مانتے ہیں۔ گیتی صاحب ان کی اس رائے سے متفق نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نام یکشوں کی کسی بھی فہرست میں دیکھنے کو نہیں ملتا اور نہ پراڑ ہی انھیں یکشوں سے متعلق مانتے ہیں۔ اس مورتی کو بنانے کی تاریخ پانچویں صدی مانی جاتی ہے۔

بھوبھار کی دوسری گنیش مورتی، شکتی کے ساتھ گنیش کی نمائش کرتی ہے۔ کمارسوامی صاحب اسے چھٹی عیسوی صدی کا مانتے ہیں۔ وہاں گنیش کے بائیں جانگھ پر ہیبرے پہنے شکتی بیٹھی ہوتی ہیں۔ دیوی کے ماتھے پر سادے ہیروں کا ٹیکہ ہے۔ دیوی کا سر خوشنما کام کیے ہوئے دوپٹہ سے ڈھکا ہے۔ گنیش کے چار ہاتھ ہیں۔ اوپر کے داہنے ہاتھ میں کلہاڑی، نیچے کے داہنے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا دانت، اوپر کے بائیں ہاتھ میں ڈنڈا اور نیچے کا بایاں بازو شکتی کو بغل گیر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ان کی سونڈ بائیں طرف گھومتی ہے اور کھانے کے برتن سے جو دیوی کے ہاتھ میں ہے۔ کیک اٹھا رہی ہے۔

چالکیہ راجاؤں کے ذریعہ پانچویں سے آٹھویں صدی عیسوی میں بنائی گئی گنیش کی مورتیاں یا تو کسی اہم دیوی کے خدمت گار کے طور پر گوڑ دیوتاؤں کے طور پر دکھائی گئی ہیں۔ سات ماتر کے چالکیہ مندروں میں گنیش کو سات ماترکاؤں کے بالکل بائیں کونے میں دکھایا گیا ہے۔ لکانڈی کے کاشی وشیشور مندر میں سات ماترکا کی خوبصورت نمائش کی گئی ہے۔ گنیش کی مورتی بھی یہاں دیکھنے کو ملتی ہے۔ مورتی کے نیچے ان کی سواری چوہا دکھایا گیا ہے۔ چالکیہ راجاؤں کے پہاڑوں پر بنے مندروں میں گنیش کو سدا شیو کا خدمت گار دکھایا گیا ہے۔

بادامی کے شیو سنگ مندر کے باہر ستونوں کی بنی گلیری کے بائیں پتھر میں نقش مورتی میں شیو مورت کا ناچ کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ ان کے پیروں میں گنیش کی چھوٹی سی ایک مورتی ہے۔ گنیش رقص کرتے ہیں کھڑے ہیں۔ ان کے سر کے پیچھے چمکتا ہوا دائرہ ہے۔ ان کے چار ہاتھوں میں دو ٹوٹے ہوئے ہیں۔ خاص بائیں ہاتھ میں کھانے کا برتن اور اوپر کا داہنا ہاتھ رقص سے تال میل کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ عالموں کے مطابق بادامی کے شیو سنگ مندر چھٹی، ساتویں صدی کے درمیان تعمیر ہوتے ہوئے ہوں گے۔ ایہول کے مندروں میں بھی گنیش اپنی سونڈ میں کھانے کے برتن سے کیک اٹھائے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔

ایلورا کے سرنگ مندروں میں سات ماترکاؤں کے درمیان گنیش موجود ہیں۔ سب سے خوبصورت سات ماترکا مورتیاں راوڑ کا خالی میں ہیں۔ یہاں صرف مہیشوری کو چھوڑ کر باقی ماترکاؤں کے ہاتھ میں بچہ ہے۔ سات ماترکا چار بازو ہیں۔ ہر دیوی کے تخت کی چھوٹی کھڑکی میں ان کی سواری دکھائی گئی ہے لیکن یہاں گنیش کے تخت کی کھڑکی میں چوہے کی جگہ کھانے کا برتن دکھایا گیا ہے۔ یہاں گنیش کے کان، سونڈ اور پیر بھو بھار کے گھنٹی والے گنیش سے بہت کچھ ملتے ہیں۔

رامیشور اور کیلاش سرنگ مندروں میں سات ماتر کا مورتی جھنڈ میں گنیش مورتی پوری طرح پیوست ہے۔ ایلورا کے شیل مندروں میں گنیش کو شیو کا خدمت گار کے طور پر نقش کیا گیا ہے۔ کیلاش گوپھا مندروں کے لنگیشور مندر میں چار بازو پاروتی دیوی آگ کے درمیان عبادت کرتے ہوئے دکھائی گئی ہے۔ ان کے اوپری بائیں ہاتھ میں گنیش کی چھوٹی سی مورتی اور اوپری داہنے ہاتھ میں شولنگ ہے۔ گنیش کی تصویر کشی جین گوپھا مندروں میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ گجرات کے چندور جین گوپھا مندر میں انھیں چار بازو دکھایا گیا ہے۔ وہ اپنا پیر عبا کیے ہوئے بیٹھے ہیں۔

مدھیہ پردیش میں جبل پور کے نزدیک بھیر گھاٹ نامی مقام پر گوری شنکر مندر کے ایک طرف گنیش کی مورتی دستیاب ہوئی ہے جو کہ دسویں صدی عیسوی کی مانی جاتی ہے۔ مورتی کے چار بازو ہے اور رقص کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ گنیش کے ننگے جسم پر لنگڑی اور سر پر خوشنما تاج ہے۔ ان کے اوپر کے ہاتھ دو سانپ پکڑے ہوئے ہیں۔ ان کی سونڈ گھمائی کے ساتھ بائیں کو گھوم کروائیں طرف گھوم جاتی ہے۔ گنیش اپنی سونڈ میں لڈو لیے ہوئے ہیں۔

گوری شنکر کے مندر کے دروازے میں چونسٹھ یوگنیاں موجود ہیں۔ جو کہ کافی مشہور ہیں۔ اپنی مورتیوں میں ایک گنیشنی کی مورتی ہے۔ گنیشنی کی کمر پتلی اور چھاتیاں ابھری ہوئی ہیں جو کہ جسمانی خوبصورتی کی علامت ہیں کڑھی ہوئی ساڑھی کے علاوہ ان کا دھڑ ننگا ہے۔ دیوی مختلف زیورات سے آراستہ ہے۔ اُن کا داہنا پیر سیدھا پھیلا ہوا ہے۔ بایاں پیر مڑ کر آسمان پہ رکھا ہوا ہے۔ ان کے گھٹنے کو سات لکھی دیو سہارا دیے رہے ہیں۔ دیوی کے چار بازو ہیں جو کہ کہنی سے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ بازو ٹوٹے ہوئے ہونے کی وجہ سے ان کے ہاتھ کی بابت کہنا مشکل ہے کہ وہ کس حالت میں تھے۔ ان کی سونڈ ٹوٹی ہوئی ہے۔ ہیرے جڑا ٹیکا ان کے ماتھے پر رونق افروز ہے۔ سر پر تاج رکھا ہے۔ گنیشنی کے کان لمبے پنکھے

کی طرح ہیں جس طرح قدیم گرنتھوں میں وشنوی کا وشنو کی بیوی کے طور پر تذکرہ اور ان کے وشنو کے ساتھ نشانیوں کا فن صنم تراشی سے تعلق اس بات کو صاف کر دیتے ہیں کہ لکشمی شاید وشنو کی عظمت اور شان و شوکت ظاہر کرنے والی مورتی ہے۔ شاید اسی طرح گنیشنی کا خوبصورت پیکر یہ واضح کر دیتا ہے کہ دولت اور حسن کی مالک لکشمی، بہادر اور طاقتور عظیم دیو گنیش کے جاہ و جلال کی نمائندہ ہیں اور گنیشنی ان کی بیوی ہیں۔

نوگرہوں (سورج کے گرد گھومنے والے تارے) کی مورتیوں کے ساتھ بھی گنیش کی مورتی ملتی ہے۔ انھیں یہاں سورج کے بعد بالکل داہنے کنارے پر دیکھا جا سکتا ہے۔ کنکڑ دھی کے قدیم کھنڈرات میں ایک عجیب نوگرہ نقش ٹکڑا ملا ہے۔ یہاں گنیش نوگرہوں کے بالکل داہنے کنارے پر موجود ہیں۔ وہ اونچا جٹا ؤں والا تاج پہنے ہیں اور اپنے ہاتھ میں زمین کی لکیر اور کلہاڑی لیے ہوئے ہیں۔ مشرقی بنگال سے ملی نوگرہ مورتیوں میں گنیش کی مورتی کی نمائش کی گئی ہے۔

جودھپور کے قریب گھٹیال میں ایک قدیم ستون پر تین منھ والے دیو کی تعریف میں کتبہ موجود ہے جو کہ ۸۶۲ عیسوی کا ہے۔ ستون کے اوپر ایک دوسری سے ملی ہوئی چاروں سمتوں کی نشاندہی کرتی بیٹھی ہوئی مورتیاں ہیں۔ شاید یہ مورتیاں چار ہاتھوں کا احساس دلاتی ہیں۔

تیری پورہ کی پہاڑیوں کے ایک بلے پتھر پر گنیش کی ایک بہت بڑی مورتی ملی ہے جو کہ گیارہویں بارہویں صدی کی مانی جاتی ہے۔ گنیش کی بیٹھی ہوئی چار بازوں والی یہ مورتی تیرہ فٹ اونچی ہے اس کے پیچھے دو منھ والے خدمت گار کھڑے ہیں جن کے چار چار دانت اور چار یا چھ بازو ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں میں ڈھول، چکر، گھنٹی وغیرہ لیے ہوئے ہیں۔ ان کے کانوں کی رونق شنکھ یا سیپیاں ہیں۔ گنیش کمر تک ننگے ہیں اور سانپ نما پٹی ان کی کمر کو صدری کی طرح ڈھکے ہوئے ہے۔ گنیش کے موٹے جسم کی عکاسی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ان کے

پاس کھڑی دو مورتیوں کی تصویر بہت چھوٹی ہے اور یہ مورتیاں اتنی ٹوٹی ہوئی ہیں کہ انھیں پہچاننا ممکن نہیں۔

ہمپی کی گنیش کی دو مورتیوں میں ایک بیس فٹ اور دوسری تیس فٹ کی ہے۔ ایلی فینٹا کی سرنگوں میں بھی گنیش کی بڑی مورتیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔ جہاں وہ اپنے دیوتاؤں کے درمیان کھڑے دکھائے گئے ہیں۔

نرچناپلی اور ولّم میں بھی گنیش کی عظیم تصویریں ہیں جو کہ ساتویں صدی کی مانی جاتی ہیں۔ ترچناپلی میں شو کے مندر کے نزدیک ہی گنیش کھڑے دکھائے گئے ہیں۔ ولّم میں وہ جڑاؤ تاج پہنے سونڈ میں لڈو لیے بیٹھے ہیں۔ ان کے نیچے کے داہنے ہاتھ میں شاید ٹوٹا ہوا دانت ہے۔ اُن کے باقی ہاتھوں میں کیا ہے یہ پہچاننا شاید ممکن نہیں ہے گنیش مہاراج کھیلنے کے انداز میں بیٹھے ہیں۔ ان کا گھٹنا اٹھا ہوا ہے اور بایاں پیر مڑا ہوا تخت پر رکھا ہے۔

پتھر کی لکشمی گنپتی مورتی وشوناتھ سوامی مندر تیٹر کاشی میں ملی ہے۔ جسے ۱۴۹۱ عیسوی میں بنائی ہوئی مانا جاتا ہے۔ گنیش کے ہاتھوں میں چکر، شنکھ، ترشول، کلہاڑی، دانت اور رسی ہے۔ ان کے اور ہاتھوں میں کیا ہے یہ کہنا مشکل ہے۔

راؤ صاحب نے کنبھ کونڑم میں ناگیشور سوامی مندر میں جٹا گنپتی کی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ یہاں پر گنیش کے چار ہاتھوں میں سے تین ہاتھوں میں کلہاڑی، رسّی اور لڈو ہے اور چوتھے ہاتھ سے وہ دیوی کو بغل گیر کر رہے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے پوشیدہ حصوں کو چھو رہے ہیں۔

ناگاپٹنم کے نیلا آیت آکشین مندر سے گنیش کی تانبے کی مورتی ملی ہے گنپتی شیر پر بیٹھے ہیں۔ ان کے دو ہاتھ دعا اور امن کی تلقین میں ہیں۔ جب کہ دوسرے آٹھ ہاتھوں میں وہ کلہاڑی، رسّی دانت،

اور انکوش وغیرہ لیے ہوئے ہیں۔ ان کے چار ہاتھوں میں ہتھیار پہچانے نہیں جا سکے ہیں۔ ہیر منب گنپتی کے پانچ سر ہیں۔ جن میں سے ایک اوپر کی طرف اور باقی چار چار سمتوں کی طرف نصب ہیں۔ راؤ صاحب اس مورتی کو پندرھویں صدی عیسوی سے پرانا نہیں مانتے۔

راؤ صاحب نے تنجور میں نصب پٹی ٹلور مندر میں ملی پرسن گنپتی کی مورتی کا ذکر کیا ہے۔ یہ مورتی تین حصّوں والی ہے۔ اور پدم آسن پر کھڑی ہے۔ مورتی کے چاروں طرف دائرہ بنا ہے۔ گنیش کے چار ہاتھوں میں انکوش، رسّی، لڈّو اور دانت ہے۔ وہ جڑاؤ تاج پہنے ہوئے ہیں۔ راؤ صاحب اس مورتی کی تعمیر کی تاریخ بارہویں صدی تیرہویں صدی مانتے ہیں۔

زیتہ گنپتی کی ایک مورتی ہولیشور مندر میں ملی ہے۔ ان کے سر پر جٹاؤں تاج اور اوپر کی چھتری کا سایہ ہے۔ گنیش کے آٹھ ہاتھوں میں سے چھ میں کلہاڑی، رسّی، لڈو، برتن، سانپ اور پدم ہے۔ ان کا داہنا ہاتھ ڈونڈا لیے ہوئے جیسی حالت میں ہے۔ ان کی نشست کے پیچھے ان کی سواری چوہا لڈو کھائے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ گنیش کے بائیں دائیں سازندے ڈھول باجے بجا رہے ہیں۔ یہ مورتی واقعی بہ ذات خود انوکھی ہے۔

گنیش مورتیوں کی مورتی سازی ویدک دور سے لے کر آج تک ہوتی آ رہی ہے۔ گنپتی آج ہندو عقیدے میں پوجے جانے والے سب سے بڑے دیوتا ہیں۔ ان کی مورتیاں ان کے مختلف پیکروں میں سارے ہندستانی ہندو مندروں میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کچھ مورتیاں تو اتنی خوبصورت اور بڑی ہیں کہ بت تراشوں کا فن اور مہارت اپنی طرف متوجہ کر کے حیرت زدہ کر دیتا ہے۔ گنیش کی مورتیاں غیر ممالک میں بھی ملی ہیں۔ ان کا دوسرے ممالک میں چلن گنیش کی عالمی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ چین میں تاؤ ہونگ میں ایک سرنگ کی دیوار پر بدھ مورتیوں کے علاوہ

سورج، چاند، کام دیو وغیرہ کے ساتھ گنیش کی مورتی عجب پرکشش ہے۔ گنیش کے سر پر پگڑی اور پاؤں میں شلوار ہے۔ مورتی کے نیچے چینی رسم الخط میں لکھا ہے۔ ہاتھیوں کے حیوانی راجا کی مورتی۔

جاپان میں گنیش کی تین سر اور چھ ہاتھ والی مورتیاں ملی ہیں۔ ملیہ جزیرے میں بھی گنیش کی پتھر اور دھات کی بنی ہوئی مورتیاں قابل دید ہیں۔ جاوا کی گنیش مورتیوں میں گنیش پالتھی مار کر بیٹھے ہیں۔ ان کے دونوں پیر زمین پر زاویہ بناتے ہوئے ہیں۔ ان کی سونڈ سیدھی جا کر سر پر گھومتی ہے۔ کچھ مورتیوں میں گنیش زیورات کی مالا پہنے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر سمپورڑ آنند نے حالی کے جبرن مقام کی ایک گنیش مورتی کا ذکر کیا ہے۔ یہ مورتی اب ہالینڈ میں محفوظ ہے۔ گنیش اپنے چار ہاتھوں میں ٹوٹا دانت، کھانے کا برتن، کلہاڑی اور مالا لیے ہوئے ہیں۔ ان کی سونڈ سیدھی لٹک کر کھانے کے برتن کی طرف گھوم جاتی ہے۔ سیام سے ملی گنیش مورتیاں بھی بڑی پرکشش ہیں۔

ہندستان سے دور مغربی ممالک میں ملی گنیش کی وہ مورتیاں خاص طور سے قابل ذکر ہیں جن میں گنیش مورتیوں میں بدھ کا عکس جھلکتا ہے۔ گنیش فکر میں مستغرق تخت نشین ہیں۔ ان کا ہاتھ زمین کو چھو رہا ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ ہندستان سے مغربی ممالک میں بدھ مذہب کے چلن اور بدھ کی مورتیوں کی مورتی سازی کے ساتھ ساتھ ہندستانی بت تراش ہندو مذہب کے دیوتاؤں کو بھلا نہیں پائے۔ اور انھوں نے انھیں دوسرے ملکوں میں بھی بدھ کے خد و خال میں بنانے کی کوشش کی۔ پھر ہندو مذہب تبدیل کرنے والے بدھ کو بھی ہندو مذہب سے بالکل الگ کہاں مانتے ہیں۔ وہ بدھ مذہب کو ہندو مذہب کے گہرے سمندر سے پھوٹے ہوئے چشمہ کی دھار سمجھتے ہیں۔ بدھ کو وشنو کے دس اوتاروں میں ایک مانا گیا ہے۔

گنیش دیو کی کچھ خاص نشانیوں اور اوصاف کا جن میں ان کا خوبصورت پیکر، قوتِ برداشت، دانشوری، انسانیت، مردانہ بہادری اور خدمت کا جذبہ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ اگر ہم خود میں یہ صفات پیدا کر لیں تو ہم گنیش کی سچی پوجا کر رہے ہیں اور ان کے سچے، سادے پیکر کو دنیا کے سامنے رکھ رہے ہیں۔

باب: آٹھ

اسکند

دیو اور راکشس لڑائی لگاتار چلتی رہی ہے۔ اس کا کبھی خاتمہ نہیں ہوا۔ دیوتاؤں اور راکشسوں کے رجحانات کی کشمکش انسان میں ہمیشہ رہی ہے۔ اس کشمکش میں انجام کار ہمیشہ دیوی طاقت کی فتح ہوتی ہے۔ راکشسوں کا خاتمہ کرنے والے اور دیوتاؤں کو آباد کرنے والے وشنو اور شیو کے مختلف روپ سے ہم متعارف ہو چکے ہیں۔ شیو کے خاندان سے متعلق دیوتاؤں میں گنیش اور اسکند کا نام قابل ذکر ہے۔ کارتکیہ یا اسکند نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے راکشسوں کا خاتمہ کر دیوتاؤں کی تکالیف کو ختم کیا اور ہندو دیوتاؤں کی فہرست میں خاص مقام حاصل کیا۔

کارتکیہ کی پیدائش سے جڑا عقیدہ پرانوں میں اس طرح دیا ہے۔ تارک نام کے راکشس کے بڑھتے ہوئے اثر اور استعمال سے دیوتا خوفزدہ ہو گئے۔ اس طاقتور اور بہادر راکشس کو اندر تک شکست نہ دے سکے۔ دیوتاؤں نے مشورہ کیا کہ پاروتی اور شیو کی شادی سے ہی ان کے دکھوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ان کی دلی تمنا پوری ہوئی اور شیو اور پاروتی کی شادی ہو گئی۔ شیو پاروتی ہم بستری سے شیو کی منی کا کچھ حصہ زمین پر گر گیا۔ زمین اسے برداشت نہ کر سکی۔ زمین نے اسے

آگ میں ڈال دیا۔ آگ نے اسے پاک کرکے گنگا میں پیش کردیا۔ جہاں کارتکیہ کی پیدائش ہوئی۔ کارتکیہ نے تارک کا خاتمہ کردیا اور دیوتاؤں کے چھکے دور کیے۔ کارتکیہ کی پیدائش کی بابت اور قصے بھی ہیں۔

اسکند کی پوجا قدیم دور سے ہی ہندستان میں ہوتی تھی۔ قدیم ویدک تہذیب میں کارتکیہ کی پوجا کا ذکر ہے۔ سوترا اور ویدانگ کارتکیہ کو ایک اہم دیوتا بتاتے ہیں اور انھیں کئی ناموں سے مخاطب کرتے ہیں۔ بودھ آئین دھرم سوترا، چھاندوگیہ اُپنشد اور تیتریہ آرانیک یہ واضح کرتے ہیں کہ کارتکیہ اس زمانے کے ہندستان میں پوجے جاتے تھے۔ پتنجلی اسکند مورتیوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ وہ اسکند کو لوک دیوتا کہتے ہیں۔ ڈاکٹر بھنڈارکر کا قول ہے کہ پتنجلی نے اسکند اور وشاکھ دو ناموں کا ذکر کیا ہے اس لیے کہ اسکند اور وشاکھ کو دو الگ الگ دیوتا ہونا چاہیے ہو میشک دو میں سے ایک سکے پر دو انسانی خدوخال کے ساتھ "اسکند کمار و ویشاکو" اور دوسرے سکے پہ ایک مندر میں تین انسانی خدوخال کے ساتھ "اسکند وکمار وویشاکو مہاسینا" نقش ہے۔ ڈاکٹر جیتندر کمار ٹھاکر کی رائے کہ اسکند اور کمار کو ایک ہی دیوتا ماننا چاہیے جب کہ مہاسین اور ویشاکو مہاسیناو" نقش ہے۔ ڈاکٹر جیتندر کمار ٹھاکر کی رائے کہ اسکند اور کمار کو ایک ہی دیوتا ماننا چاہیے جب کہ مہاسین اور ویشا کو دو الگ الگ دیوتا مانا جاسکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بہت زمانے تک ان دیوتاؤں میں آزاد طور پر پوجا ہوتی رہی لیکن دوسری صدی کے بعد کارتکیہ کا چلن ہی باقی رہ سکا۔

گرنتھوں اور سکوں پہ اسکند کے مختلف نام نقش ملتے ہیں۔ جیسے وشاشو برہمن، سبرہمن، کمار، مہاسین وغیرہ۔ بھگوت گیتا میں اسکند کو "سینانی نام ہم اسکند" کہہ کر یاد کیا گیا ہے۔ انھیں دیوتاؤں کے فوجی ہونے کی بابت بتاتا ہے۔

کمارگپت اوّل کے دلسد کے پتھر کے ستون کے کتبہ میں سوامی مہاسین

کا ذکر ملتا ہے۔ اسکند گپت کے دور کے بہار کے پتھر کے ستون میں جو کتبہ ہے اس میں بھی بجدرآیا کے مندر کا ذکر ہے۔ کتبہ میں نقش " بجدرآیا بھاتی گرہم اسکند پردھان آیو ربھومی مارتر بھشک " اسکند کو گنیش کی طرح پاروتی کا پہرے دار ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

وربت سہنتا میں اسکند کی فن صنم تراشی سے متعلق نشانیوں کا ذکر ہے۔ کارتکیہ کی سواری مرغا ہے۔ وہ طاقت حاصل کرتے ہیں۔ ان کے چہرے سے مسکراہٹ جھلکتی ہے۔ وشنو دھرم اُتر میں انھیں چھ منھ والا دیو دکھایا گیا ہے جو مور پر سے سجے ہوئے ہیں۔ وہ لال رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے ہیں اور مرغ پر سوار ہیں۔ ان کے دو ہاتھوں میں مرغا اور گھنٹہ ہونا چاہیے۔ اور دو بائیں ہاتھوں میں فتح کا جھنڈا اور شکتی ہونی چاہیے۔ اس گرنتھ میں اُن کے تین الگ الگ روپ اسکند، دشاکھا اور گرہ کا ذکر ہے۔ ان روپوں میں اسکند چھ مکھی نہیں ہے اور نہ ہی مرغ پر سوار ہے۔ آنشم بھیدا آگم چھ منھ کی چار قسمیں دو، چار، چھ اور بارہ ہاتھوں والے چھ مکھی کا تذکرہ ہے۔

قدیمی دور سے راجاؤں نے اپنے سکوں پر اپنے پوجا کرنے والے دیوتاؤں کو نقش کرایا ہے۔ سکوں پر ہم شِو، کارتکیہ، وشنو وغیرہ دیوتاؤں کو نقش پاتے ہیں اور جین کے سکے شِو اور اسکند کے قریبی تعلقات پر تیسری یا دوسری صدی عیسوی سے ہی روشنی ڈالتے ہیں۔ ایودھیا کے حکمراں دیومتر کے سکوں کے پچھلے حصوں پر مرغ کی تصویر ہی اسکند کا احساس دلاتے ہیں۔ کبھی کبھی سکے کے پچھلے حصہ کے درمیان میں ستون ہے اور بائیں طرف مرغ درخت کی طرف دیکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ اگر یہ متر کے سکوں پر بھی سیدھی طرف بھالے کے سامنے بائیں طرف درخت اور پچھلے حصہ پر درخت بائیں طرف و مرغ داہنے پر ہے۔ اسمتھ اور ڈاکٹر بنرجی کے مطابق ستون پر جلوہ افروز مرغا کارتکیہ کی نشاندہی کرتا ہے۔

اودمبروں کے سکوں پر دیوکی تصویر انسانی شکل میں بنائی گئی ہے۔ اجنتر کے سکوں پر سیدھی طرف ایک آدمی داہنے ہاتھ میں بھالا لیے کھڑا ہے یودھیہ کے سکوں پر کارتکیہ کو محافظ دیوتا کے طور پر نقش کیا گیا ہے۔ ایک انوکھے چاندی کے یودھیہ سکے پر جو کہ کوئینڈ سکے کی طرح ہے اس کے سیدھے حصے چھ مکھی کارتکیہ اور دوسری طرف لکشمی نقش ہے۔ جو سامنے کی طرف منھ کیے کنول کے پھول پر دو نشانیوں کے درمیان کھڑی ہے اور نیچے ندی ہے۔ کارتکیہ کے ہاتھوں میں ایک میں شکتی ہے اور دوسرا ہاتھ کمر کے پاس رکھا ہے۔ بائیں طرف سے برہمنی میں لکھا ہے "بھگوت سوامنو براہمنی ... یودھیہ" اوتانبے کے سکوں پر "یودھیہ ... بھگوت سوامنو براہمن دیو سے کمار سے" نقش ہے۔ کمار گپت کے سکوں پر صبح کے وقت کارتکیہ مور پر سوار ہیں۔ ان کے بائیں ہاتھ میں بھالا ہے۔ ان کے داہنے ہاتھ میں کیا ہے یہ صاف نہیں ہے۔ ڈاکٹر رادھا مکند مکرجی کے مطابق وہ ہرن کنڈ میں ہرن کی چیزیں ڈال رہے ہیں۔ ڈاکٹر بنرجی ان کے داہنے ہاتھ میں یا تو لنگ چھونا مانتے ہیں۔ مور کی پھیلی ہوئی پونچھ دائرے کا کام دیتی ہے۔ دیوتا کے کانوں میں کنڈل اور گلے میں ہار ہے۔ سکوں پر مہندر کمار یا شری مہندر کمار نقش ہے۔ کمار گپت کے ان سکوں پر ایلین مور کی طرح اور النیکر کارتکیہ کی طرح مانتے ہیں۔

کارتکیہ کا فن میں بھی خوبصورت مظاہرہ ہوا ہے۔ کارتکیہ کے معتقد حکمرانوں اور فن کاروں کی انتہائی عقیدت نے انھیں اتنا جاندار بنا دیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ کارتکیہ کی مورتی سازی پورے ہندستان میں ہوا۔ اڑیسہ کے بھوبنیشور مندر میں کارتکیہ اور گنیش کو پارشو دیوتا کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ چول حکمرانوں کے دور حکومت میں جنوب کے بہت سے مندروں میں کارتکیہ کی مورتیاں بنائی گئیں۔ ان میں سے کچھ مورتیاں آج بھی موجود ہیں۔ وہ جنوبی ہندستان میں سبرامنیم کارتکیہ یا منروگن کے نام سے آج بھی پوجے جاتے ہیں۔ آٹھویں یا گیارہویں

صدی تک کی بہت سی کارتکیہ مورتیاں مغربی ہندستان میں مختلف جگہوں پر ملی ہیں۔ دو بازو والے دیوتا دو حصّوں میں کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کی سواری مُرغا ان کے پاس ہی کھڑا ہوا دکھایا گیا ہے۔ ڈاکٹر بنرجی صاحب نے دسویں صدی کے پوری مندر کے ایک اسکند مورتی جو اب لندن میں ہے اس کا ذکر کیا ہے۔ دیو کے چہرے پر وقار کی روشنی بکھری ہوتی ہے۔ ان کا بایاں ہاتھ مرغے پر رکھا ہے اور ان کے ٹوٹے ہوئے ہاتھ میں بھالا ہے۔ ان کی سواری مرغا پیچھے کی طرف سر کیے بائیں طرف دیکھ رہا ہے۔ دیو کا پورا جسم زیورات سے سجا ہے۔ ان کے بال مور کی دُم یا کوّے کے پروں کی طرح دکھائے گئے ہیں۔ راؤ صاحب نے جنوب کی بہت سی سبرامنیم کی مورتیوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں بلّی یا مہابلی سبرامنیم کی بیوی کے طور پر دکھائی گئی ہیں۔ سبرامنیم کی ان مورتیوں کو بلی کلیا ڑسندر مورتی بھی کہا گیا ہے۔

گپت دور سے کارتکیہ شو عبادت کے لگاتار بڑھتے اثر کے ساتھ مشرقی ہندستان میں معدوم ہو گئے۔ آج بھی جنوبی ہندستان میں وہ اپنے بہت سے معتقدین میں پوجے جاتے ہیں۔ مشرقی ہندستان بھی اگرچہ آج بھی کارتکیہ کو پوری طرح بھلا نہیں پایا ہے۔ لیکن وہ یہاں اتنے مشہور ہر دلعزیز نہیں ہیں جتنے گنیش ہیں۔ ہندو پوجا کی شروعات گنیش کی پوجا سے شروع ہوتی ہے۔

باب : نو

سورج ـــ سوریہ

انسان نے پیدائش سے ہی سورج سے نکلتی ہوئی روشنی کو دیتا سمجھا ہے۔ روشنی رات کے اندھیرے کو نگل کر زندگی دیتی ہے۔ انسان سورج کی اہمیت سے متعارف ہوکر انھیں آٹھواں دیوتا ماننے لگا۔ سورج کو پہلا دیو کہا گیا ہے۔ جن سے سارے دیوتاؤں کی پیدائش ہوئی۔ رگ وید نے انھیں دنیا کی روح کہا ہے۔ سورج کو ویدوں میں آگ دوست ورُن دیوتا کی آنکھ کہا گیا ہے۔

شت پتھ برہمن ایک جگہ پر دیوتاؤں کی تعداد آٹھ اور دوسری جگہ بارہ بتاتا ہے۔ پرانڑ سورج کو بارہ دیوتا کے روپ میں جانتے ہیں۔ دیوتا کی مورتیوں کا ذکر ہمیں وشنودھرم شاستر میں دھاتری، متر، آریما، رودر، ورُن، سوریہ، بھگ، پوشن، وواسوان، سویتری اور وشنو کے ناموں میں ملتا ہے۔

بھوشینت پرانڑ میں سورج کو راکشسوں کا خاتمہ کرنے والا اور دیوتاؤں کے دکھ دور کرنے والا کہا گیا ہے۔ پرانڑ کے مطابق جب سورج نے اپنی گرمی سے راکشسوں کو جلانا شروع کر دیا تو راکشسوں نے سورج پر حملہ کر دیا۔ دیوتاؤں نے سورج کی مدد کی۔ انھوں نے اسکند کو سورج کے بائیں اور اگنی کو دائیں محافظ کے طور پر کھڑا کر دیا۔ سورج نے راکشسوں

کو شکست دے دی۔ بھوشیت پران بھی سورج کی پوجا سے شری کرشن کے لڑکے سانبھ کو کوڑھ سے ٹھیک ہونے کی بات کہتا ہے۔ آج بھی مانا جاتا ہے کہ سورج کی پوجا سے جسم مورتیوں سے پاک رہتا ہے۔

ہندستان میں سورج کی پوجا کا رواج قدیم زمانے سے جاری ہے یہاں تک کہ ایران میں بھی سورج کی پوجا ہوتی تھی وہاں انھیں متھر ایرین، بھگ یا مدھو کہا جاتا تھا۔ راؤ صاحب کے مطابق یہ ہندؤں کے متر، ایرمن اور بھگ کے ہم شکل ہیں۔ ویدوں میں سورج کو سونے کے پروں والے پرندے کے روپ میں بنایا گیا ہے۔ رگ وید میں سورج کے چار یا سات گھوڑوں کے رتھ میں چلنے کا ذکر ہے۔ مہابھارت میں بڑے بارہ والے سورج، پیلا کپڑا، کوچ، کنڈل اور مختلف قسم کے زیورات سے سجے ہوئے ہیں۔ ہین سانگ، ابل نیسی، شیکھر، البرونی وغیرہ نے اپنے تذکروں میں سوریہ مندروں اور سوریہ مورتیوں کا ذکر کیا ہے مہرکول کے پتھروں کے کتبوں میں گوپادری کے سوریہ مندر کا ذکر ہے۔ مگدھ راجا جیون گپت دوئم کے دیو ورنرک پتھروں کے کتبوں میں بہار کے شاہ آباد ضلع میں سوریہ مندر ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ کمار گپت اوّل اور بندھو ورمن کے مندسور پتھروں کے کتبے بھی سوریہ مندروں کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اسکند گپت کے اندور تانبے کے کتبوں میں بھی اندر پور میں سوریہ مندر ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

قدیم سنگ تراشی کی کتابیں جنھیں وشوکرم شلپ انشومد بھید آگم کا نام قابلِ ذکر ہے ان میں سورج کے روپ کا خوبصورت ذکر ملتا ہے۔ وشوکرم فن مورتی سازی کے مطابق سورج کے چکر کے رتھ کو سات گھوڑے کھینچتے ہیں۔ سوریہ کنڈل، کوچ پہنتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کنول کے پھول ہیں۔ سوریہ کے سیدھے خوبصورت بال ہیں۔ ان کا چہرہ روشن دائرے کے درمیان دمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ان کا جسم ہیروں اور سونے کے زیورات سے سجا ہوا ہے۔ ان کے داہنے

طرف ان کی بیوی نکشبا اور بائیں طرف راگی طرح طرح کے زیورات سے
آراستہ ہوکر بیٹھی ہوتی ہیں۔ انشومد بھید آگم اور شلپ بھید آگم کے مطابق
سوریہ کی مورتی کے دو ہاتھ ہونے چاہئیں جن میں انھیں کنول لیے ہوئے
ہونا چاہیے۔ ہاتھ کی مٹھیاں جن میں وہ کنول لیے ہوتے ہیں ان کے کندھے
کے برابر اٹھی ہونی چاہئیں۔ ان کے سر کے چاروں طرف روشنی کا دائرہ اور
ان کا جسم مختلف زیورات سے آراستہ ہونا چاہیے۔ سوریہ کو لال کپڑے پہنے
ہونا چاہئیں۔ ان کے سر پر جڑاؤ تاج رہونا چاہیے۔ جسم پر جنیو اور درخت
کی چھال کا کوٹ ہونا چاہیئے جس سے ان کے جسم کے ہر عضو کو نظر آنا
چاہیے۔ ان کی مورتی یا تو کنول کے اوپر کھڑی ہونی چاہئے یا ایک دائرے
میں سات گھوڑوں کے ذریعے کھینچے جانے والے رتھ پر سوار ہونا چاہیئے۔
سوریہ کے داہنی طرف صبح کا سویرا اور بائیں طرف صبح کھڑی ہونی چاہیئے
شلپ رتن سوریہ کے دونوں طرف روشن دائرہ اور پنگل بنا تا ہے۔ متسے
پران کے مطابق سورج کے مونچھیں ہونی چاہیے۔ چار بازوں والے سوریہ
کو کوٹ پہننا چاہیے اور ان کے داہنے اور بائیں ہاتھ میں سورج کا پہیہ
ہار کی طرح دکھائی جانی چاہئیں۔ سوریہ کی کمر کے چاروں طرف پٹکا ہونی
چاہیئے۔ انھیں مختلف زیورات سے آراستہ ہونا چاہیے۔ سوریہ کی مورتی
کے بائیں طرف ڈنڈا اور دائیں طرف کالے رنگ کی پنگل کی مورتی ہونی
چاہیئے۔ سوریہ کے دو ہاتھ ان کے سر پر ہونے چاہئیں۔ ان کے دو ہاتھوں
میں برچھا اور ڈھال بھی دکھائے جا سکتے ہیں۔ شیر کی تصویر لیے ہوئے
سوریہ جھنڈا ان کے بائیں طرف دکھایا جانا چاہیئے۔ ورت سنہیتا میں
سوریہ کی تصویر شمالی طرز کے لباس میں بنائی گئی ہے۔ ان کا جسم سر
سے پیر تک ڈھکا ہونا چاہیئے۔ سوریہ کے سر پر تاج، ہاتھوں میں ڈنڈی
والے کنول کے پھول، کانوں میں کنڈل، گلے میں ہار، کمر میں جسم
اور منھ پر مسکراہٹ بکھری ہونی چاہیئے۔ شری مد بھگوت کے مطابق
سوریہ کے رتھ کی رفتار کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ سوریہ رتھ ایک

ہی جنبش میں چھتیس لاکھ آٹھ سو میلان طے کر لیتا ہے۔

راؤ صاحب نے سوریہ کی جنوبی اور شمالی مورتیوں کی شناخت پر روشنی ڈالی ہے۔ سوریہ کی جنوبی ہندستانی مورتیوں میں ان کے ہاتھ کاندھوں تک اٹھے رہتے ہیں۔ جن میں وہ آدھ کھلے کنول کے پھول لیے ہوتے ہیں۔ مورتی میں سوریہ دیوتا کے پاؤں ننگے رہتے ہیں۔ سوریہ کی شمالی ہندستانی مورتیوں میں ان کے ہاتھ فطری انداز میں دکھائے گئے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں پورے کھلے کنول کے پھول ان کے کندھوں کی اونچائی تک اٹھے رہتے ہیں۔ ان کے پیر جدید موزے کی طرح کے کپڑے سے ڈھکے ہیں۔ اُن کے پیروں میں جوتے ہیں۔ اُن مورتیوں کی نمائش شمالی ہندستانی مورتیوں میں نہیں ہے۔ ان کے جسم پر کوٹ کی طرح کا درخت کی چھال کا کپڑا رہتا ہے۔ جس میں ان کے جسم کا ہر حصہ جھلکتا ہے۔ سوریہ کے جسمانی حسن کو دکھانے کے لیے ہی شاید ایسا کیا گیا ہوگا جنوبی اور شمالی دونوں طرح کی مورتیوں میں سوریہ کے سر پر جڑاؤ تاج اور روشن دائرہ بھی دکھایا گیا ہے۔ کہیں کہیں سات گھوڑوں کا رتھ اور رتھ بان ارونڑ بھی دکھائی دیتا ہے۔

ایم گنگولی صاحب نے ادیگری، متھرا اور سامب پور میں تین سوریہ مندروں کا ذکر کیا ہے۔ جنھیں کرشن کے فرزند سامب کے ذریعہ تعمیر کروانے کا تذکرہ ہے۔ بنرجی صاحب نے مغربی پنجاب میں چندر بھاگا ندی کے کنارے سوریہ مندر میں سوریہ کی سونے کی مورتی موجود ہونے کا ذکر کیا ہے جس میں سوریہ اپنے رتھ میں رتھ بان ارونڑ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ رتھ کے نیچے راکشس کی تصویر نقش ہے۔ رتھ کو گھوڑے کھینچ رہے ہیں۔ بنرجی صاحب نے افغانستان کے خیر خنہ نامی مقام سے ملی سنگ مرمر سے بنی سوریہ مورتی کے فن صنم تراشی سے متعلق پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اس مورتی میں سوریہ دیوتا رتھ پر بیٹھے ہیں۔ ان کا رتھ بان ارونڑ رتھ چلا رہا ہے۔ ان کے بائیں طرف لکھنے کے لیے کاغذ

لیے پنگل اور داہنی طرف ڈنڈا موجود ہے۔ سوریہ کے چاروں طرف چار آدمی کھڑے ہوئے ہیں۔

بنرجی صاحب نے بھومرا کے کھنڈرات سے ملی سوریہ مورتیوں کا ذکر کیا ہے۔ سوریہ کے غلام ڈنڈا اور پنگل سوریہ کے دونوں طرف دکھائے گئے ہیں۔ سوریہ رتھ پر سوار ہیں جسے ان کا رتھ بان اُرونڑ چلا رہا ہے۔ سوریہ دیوتا جٹا جوٹ، تاج، کنڈل، ہار پہنے روشن دائرے کے ساتھ ہیں۔ سوریہ کے ہاتھوں میں پھولوں کے گچھے ہیں جسم پر جنیو ہے۔ شمالی ہندستانی سوریہ مورتیاں کھجراؤ کے نوادرات سے دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہ واقعی بہت ہی پروقار اور قابلِ دید ہیں۔

راؤ صاحب نے کئی جنوبی ہندستانی سوریہ مورتیوں کا ذکر کیا ہے۔ تنجور ضلع کے سوریہ نارکویل دیہات میں ایک مندر پورے طور پر سوریہ اور نوستیاروں سے منسوب ہیں۔ اس مندر کی تعمیر یہیں سے ملے ایک کتبے کے مطابق ۱۱۱۸-۱۰۶۰ء میں ہوئی تھی۔ راؤ صاحب کے مطابق مدراس پریسیڈنسی کے گڈی ملم کے پرشو اور رامیشور مندر میں سوریہ کی سب سے قدیمی جنوبی ہندستانی سوریہ مورتی دستیاب ہوتی ہے۔ مورتی میں سوریہ کے ہاتھ کندھوں تک اٹھے ہوئے ہیں۔ راؤ صاحب اس کے تعمیر کی تاریخ ساتویں صدی مانتے ہیں۔ انھوں نے ایک دوسری سوریہ مورتی جو ملچیری کے شو مندر میں ملی ہے۔ اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس میں سوریہ چوکور جگہ پر کھڑے ہیں۔ جس کے نیچے سات گھوڑے اور رتھ بان ارونڑ بھی دکھائے گئے ہیں۔ سوریہ کے ہاتھوں میں کنول ہے۔ ان کے ہاتھ کندھوں تک اٹھے ہوئے ہیں۔ اوشا اور پرتی اوشا تیر کمان لیے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ سوریہ کے ہاتھوں کے دو چکر دکھائے گئے ہیں جو کہ ایک خصوصیت ہے۔

مغربی گجرات کے موڈھیرا اور کونارک کے سوریہ مندر کے پچھلے دروازے پر نوسیاروں کی مورتیاں رونق افروز ہیں جو اب مندر کے

آس پاس رکھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ سوریہ کے رتھ کو سات گھوڑے کھینچ رہے ہیں۔ مندر کے کچھ اوپری حصے ٹوٹ گئے ہیں۔ لیکن جنوب مغرب اور شمالی کونوں میں جو سوریہ مورتیاں ہیں ان میں طلوع آفتاب دوپہر کا سورج اور غروب آفتاب کا منظر دکھایا ہے۔ مندر نچلے حصوں پر جنگ کا منظر، ہاتھیوں اور ہاتھی پکڑنے کے منظر نقش ہیں۔ مندر کے چاروں طرف عورت مردوں کے گاتے بجانے اور رقص کرتے غول کے غول تو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

سیارہ سورج سائنس دانوں اور جغرافیہ کے عالموں کے لیے ہمیشہ سے کشش کا باعث رہا ہے۔ انسان نے ہمیشہ ہی اس موضوع کی بابت زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ پور اڑ گزشتہ سوریہ مندروں میں نو سیاروں کی جگہیں اس طرح بتاتے ہیں۔ مشرق سوم میں، جنوب مشرق میں بھوم، جنوب میں در ہسپتی، جنوب مغرب میں راہو، مغرب میں شکر، شمال مغرب میں کیتو، شمال میں بدھ اور شمال مغرب میں شنی سائنسی مطالعہ آج سورج کے دائرے کو اندرونی حصہ اور بیرونی حصہ دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اندرونی تاروں میں بدھ شکر، زمین اور منگل آتے ہیں اور باہری حصہ میں ستارہ برہسپتی، شنی یورنیس اور وروٹر کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ سورج دائرے کے ایک کنارے پر پلوٹو ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان ستاروں کی جگہوں کے بارے میں آج کے سائنس داں پورانڑوں میں دی گئی ان ستاروں کی جگہ سے پورے طور سے متفق نہ ہوں۔ اس کی بابت موازنہ کیے بغیر شاید کچھ کہنا ممکن نہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم اپنے قدما کے جغرافیائی علم کو دیکھ کر تعجب میں پڑ جاتے ہیں جب دنیا سورج سیارے کے راز سے لاعلم تھی۔ اس وقت سورج سیارے کی بابت معلومات کا اعلان کرنا اور ستاروں کو پروقار مورتیوں میں صحیح مقامات پر نقش کرنا ہندستانیوں کے علم کی انتہا کا مظہر ہے۔

آج کا سائنسی مطالعہ سورج کی جو شکل ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اس کا مختصر تذکرہ بیان کرنا شاید ضروری ہے۔ سورج کی بے انتہا سینٹی گریڈ ڈگری کی حدت میں ہائیڈروجن کے لگاتار جلنے سے سورج کی گرمی سے پگھل کر بہت سی سطحوں میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے سات رنگ یا افق کہا جاتا ہے۔ اس سطح سے ہزاروں سینٹی گریڈ ڈگری کی حدت سے سورج لپٹیں منتشر کرتا ہے۔ سورج کے چمکتے ہوئے دائرے میں اندازاً چھ ہزار ڈگری سینٹی گریڈ حدت ہے۔ دور بینوں سے دیکھنے سے اس کی شکل رنگ برنگی بندیاں لیے ہوئے دکھائی دیتی ہے۔ آج ہم سورج کی حدت کا پورا سائنسی فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سورج کا مفید استعمال ہماری روزمرہ کی زندگی میں لگاتار بڑھتا جا رہا ہے۔ سورج کے مختلف پہلو کیا کیا راز کھولتے ہیں یہ ہمیں دیکھنا ہے اور سورج کے خوبصورت، حسین مفید روپ کی پوجا کرنی ہے۔

باب : دس

مورتیوں اور گرنتھوں کا تعلق

ہندستان کے مختلف مقامات سے ملی مورتیاں اس دور سے متعلق گرنتھوں میں موجود تذکروں کی مطابقت کی بنیاد پر راؤ صاحب کا قول ہے کہ پورے ہندستان میں بنائی گئی مورتیوں کی مورتی سازی کی یکسانیت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ فن کاروں نے ان کی تخلیق کرتے وقت آگم اور تنتروں میں بیان کیے گئے قواعد کا پوری طور عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ ہندستان کے مختلف مقامات میں بنائی گئی مورتیوں میں یہ فرق ان کے بناؤ سنگھار میں صاف طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک ہی دیوتا کے پیکر کی شکل مختلف مورتی سازی سے متعلق گرنتھوں میں کبھی کبھی کچھ الگ الگ انداز لیے ہوئے دیکھنے کو ملتی اور یہ تضاد ان کی مختلف مورتیوں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ فرق وشنو، لکشمی کارتکیہ شریا دسوریہ کی مورتیوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

وکھان ساگم میں وشنو کے مضبوط و قوی پیکر کا ذکر ملتا ہے جو جنوبی ہندستانی مورتیوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ جنوبی ہندستانی وشنو مورتیوں میں یوگ آسن والی مورتیوں کو چھوڑ کر وشنو کے خدمت گار شری اور بھو دیوی دکھائی گئی ہیں۔ وہ چامر کے علاوہ کنول اور نیل کمل لیے ہوتے ہیں۔ ان خاص نشانیوں کا ذکر متیے اور اگنی پران میں بھی ملتا ہے۔

متسیہ پران کے مطابق دولت اور تندرستی کو وشنو کی بغل میں بنانا چاہیے ان کے ہاتھ میں کنول ہونا چاہیے۔ کالیکا پران کے مطابق شری وشنو کے داہنی طرف اور سرسوتی کو بائیں طرف بنانا چاہیے۔ اگنشو مد بھیدا گم، سپر بھیدا گم اور شلپ رتن میں شمالی ہندستانی سوریہ مورتیوں کی نشانیوں کا ذکر نہیں ہے۔ جب کہ وربہت ہنتا، وشنو کربا اوتا رشا ستر، وشنو دھم اوتر متسیہ پران اور اگنی پران میں شمالی ہندستانی سوریہ مورتیوں کی نشانیوں کا واضح تذکرہ ہے۔ اس بنیاد پر پہلا حصہ جنوبی ہندستان اور دوسرا حصہ شمالی ہندستانی کہا جا سکتا ہے۔ ہندستانی فن کاروں نے دونوں حصوں کے گرنتھوں کا سہارا لیا ہے اور دونوں حصوں کے گرنتھوں میں بیان کی گئی فن صنم تراشی سے متعلق دیوتاؤں کی نشانیوں کو فن مورتی سازی میں استعمال کیا ہے۔

دستیاب مورتیوں میں سے زیادہ تر مورتیوں کی نشانیاں گرنتھوں میں بیان کی گئی نشانیوں اور علامات سے ملتے ہیں۔ ان میں کچھ ایسی بھی مورتیاں ہیں جن کی نشانیوں کا گرنتھوں میں جزوی حوالہ ہے۔ گرنتھوں میں کچھ دیوتاؤں کی مخصوص نشانیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن اس طرح کی مورتیاں ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی ہیں۔ گرنتھوں میں بیان ان مورتیوں کی بنیاد پر یا تو کوئی مورتی بنائی ہی نہیں گئی یا وہ ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی۔ ڈاکٹر بنرجی کے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حقیقتاً مورتیوں اور گرنتھوں کی بابت ہمارا علم مکمل نہیں ہے۔ آج جو ہمیں مورتی سازی سے متعلق ادب حاصل ہے وہ زبانی یادداشت مورتی سازی کا ایک حصہ بھی نہیں ہے۔ ممکن ہے باقی حصہ ہمیں مستقبل میں دستیاب ہو جائے۔ دستیاب مورتیوں کی تعداد سکوں پر کھدی مورتیوں کی نسبت کم ہے۔ زیادہ تر مورتیاں جن میں بہت سی نادر تخلیقات شامل رہی ہوں گی۔ برباد ہو گئی ہیں۔

متسیہ پران میں دیوی کے بہت سے پیکروں کا حوالہ ہے۔ اگن

سے ایک پیکر شودرتی کا بھی ہے۔ دیوی کے اس روپ کی کوئی بھی مورتی نہیں ملی ہے۔ نہیش آپ نے سب سے پہلے دیوی کے پورانڑ والے روپ کو ایک مورتی میں پہچانا ہے جو قابل قبول نہیں ہے۔ بھیڑاگھاٹ کے چونسٹھ لوگنی کے مندر کی بہت سی دیوی مورتیوں کو شناخت نہیں کیا جا سکا ہے۔ ان مورتیوں کے نچلے حصے پر جو عبارت ملی ہے ان میں سے کچھ یقینی طور پر اپنی اصلی مورتیوں کی نہیں ہے۔ ان حصوں پر جن دیوکوں کا نام لکھا ہے وہ دستیاب گرنتھوں میں آتے دیویوں کے ناموں سے ملتے ہیں۔ دیوؤں کے کچھ روپ جیسے براہمنی، مہیشوری دراہی، وشنودی وغیرہ کے بیان گرنتھوں میں ملتے ہیں لیکن ان میں کچھ روپ جیسے دیداری، لمپسٹ، سانڈنی وغیرہ کا ذکر دستیاب گرنتھوں میں نہیں ملتا ہے۔ یہ گرنتھ دیوی کے کچھ دوسرے پیکروں کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس طرح کی مورتیاں دستیاب نہیں ہیں۔ شاید مستقبل میں دستیاب ہوں۔

باب: گیارہ

جین مورتیوں کی توسیع

جین مذہب میں سب سے اونچا مقام تیرتھ کاروں کو دیا گیا ہے۔ تیرتھ کاروں کو جن (بیماری، نفرت، لالچ وغیرہ کا فاتح) بھی کہا گیا ہے۔ انھیں دیوادیدیو بھی کہا گیا ہے۔ دیوتا موت و حیات کی قید و بند میں ہیں۔ تیرتھ کار یا جن اس بندھن سے آزاد ہیں۔ اگرچہ سبھی تیرتھ کار برابر ہیں۔ لیکن پہلے تیرتھ کار رشبھ ناتھ، ساتویں تیرتھ کار، تیسویں تیرتھ کار پارشوناتھ اور آخری تیرتھ کار مہاویر بلاشبہ تاریخی اہم شخصیت ہیں۔

عام طور سے مورتی میں رشبھ ناتھ کے بال کندھے تک دکھائے جاتے ہیں۔ پارشو اور سوپارشوناتھ کے اوپری حصہ پر زیادہ تر سانپ کا پھن رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوسرے تیرتھ کاروں سے الگ پہچانے جا سکتے ہیں۔

جین مورتیوں کی توسیع ابتدا سے ہی ہوتی آرہی ہے۔ اس کی توسیع مختلف ادوار میں ہوئی ہے۔ پہلے دور میں جنوں کی آزاد مورتیاں دستیاب نہیں ہوتی ہیں۔ ان کی نمائش پتھروں پر کچھ نشانوں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ یہ پتھر آیاگ پٹ کہلاتے تھے جن پر بنت آورنشان ۲ ٹھوماگنک متے، منگل گھٹ، نندیاورت، وردھمانگ، سواستکا شری ونس، راج آسن اور درپن بنے ہوتے ہیں۔ متھرا کے کنکالی

ٹیلے سے اس طرح کے کافی پتھروں کے ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں۔ ان پتھروں کی زبان کی بنیاد پر انھیں کوشانڑ دور سے پہلے کا مانا گیا ہے۔

جین مورتیوں کی توسیع کا دوسرا دور بھی پتھروں کے ٹکڑوں پر ہی پایا جاتا ہے۔ پتھر کے ٹکڑوں کے درمیان تیرتھنکار پدم آسن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان پتھروں کے ٹکڑوں پر بنی مورتیوں کے ساتھ کوئی خاص نشان نہیں ہے۔ جس سے مختلف تیرتھنکاروں کو پہچانا جا سکے۔ ایک پتھر پر آٹھ منگلوں کے درمیان بنی جین مورتی کے اوپر ناگ پھن بنا ہے یہ جین پارشوناتھ ہیں۔ کوشانڑ دور کے قبل کے ان پتھروں پر بنی مورتیوں پر کسی قسم کا غیر ملکی اثر نہیں ہے۔ یہ پوری طرح ہندستانی طرز کی ہیں۔ ان جین مورتیوں میں دکھایا گیا جذبہ یقینی طور پر فکر میں مستغرق روایتی ہندستانی یوگیوں سے لیا گیا ہے۔

جین مورتیوں کی توسیع کے تیسرے دور میں پتھر آیاگ پٹ نہیں ہیں۔ اس وقت جین کی آزاد مورتیاں بننے لگیں۔ ان مورتیوں کا مورتی سازی طرز شُو کی یوگ آسن میں وشنو مورتی اور گوتم بدھ کی مورتیوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ مورتیاں بغیر کپڑوں کے ہیں۔ اس دور کی جین مورتیوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ دگمبروں کی ہیں یا شویت آمبروں کی ہیں۔ شاید یہ دگمبروں کی نہیں ہیں کیوں کہ ان مورتیوں کے ساتھ ان کے دیوتا ہیں جو مختلف پوشاک زیب تن کیے ہیں۔ دگمبر فرقہ ایسے کسی بھی عورت مرد کو شامل نہیں کرتا۔ ان مورتیوں کی چھاتی پر شری وتس نشان رہتا ہے۔ یہ مورتیاں بیٹھی ہوئی حالت میں پدم آسن میں ہیں۔ اور کھڑی ہوئی پر کام کرنے کی حالت میں ہیں۔ ان مورتیوں کی ایک اور خصوصیت ہے کہ ان کے داہنے یا بائیں عورت یا مرد دیوتا خدمت گار موجود رہتے ہیں جن کے ہاتھ میں ڈنڈے میں بندھا گھوڑے کے بالوں کا گچھا ہوتا ہے جن سے مکھیاں اڑائی جاتی ہیں۔ دیوتا خدمت گار اس وقت تیرتھنکاروں کے سب سے

بڑے معتقد ہوتے تھے۔ اصل میں اس وقت کا راجہ ہی خدمتگار کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ وردھمان مہاویر کے خدمتگار بمبنسار اور رشبھ ناتھ کے خدمت گار بھرت ہیں۔ کوشاڑ دور کی ان جین مورتیوں کو الگ کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ جنوب کی نشانیاں ایک طرح کی ہیں۔ پارشو ناتھ کی مورتیوں پر سانپ کا پھن ہونے کی وجہ سے انھیں آسانی سے پہچانا جاسکتا ہے کہیں کہیں ان پر لکھے کتبوں سے بھی ان تیرتھنکاروں کو شناخت کیا گیا ہے۔

جن مورتیوں کے چوتھے دور کو ہم گپت دور کہتے ہیں۔ کوشاڑ دور تک مختلف تیرتھنکاروں میں فرق کر پانا مشکل تھا۔ صرف کچھ تیرتھنکار ہی پہچانے جا سکتے ہیں۔ اس دور میں پہلے پہل ان میں فرق کرنے کی کوشش کی گئی۔ مثال کے طور پر آدی ناتھ کی سواری بیل ہے مہاویر کی سواری شیر ہے۔ نشانی اس ستون جس کے اوپر جن مورتیاں بنائی جاتی تھیں۔ ان کے ٹھیک درمیان میں بنائی جاتی تھی۔ دریشٹ سہنتا میں جین مورتیوں کی نشانیاں اجان باہو، شری وتس نشانی پر سکون حالتِ جوانی اور برہنہ حالت کا ذکر ہے۔

جین مورتیوں کی توسیع کے پانچویں دور میں ان کے ساتھ یکش، یکشنیاں، خدمتگار، کنیزوں کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ ان یکش یکشنیوں کو حکمراں دیوتا بھی کہا جاتا ہے۔ جن مورتیوں کے داہنی طرف یکش اور بائیں طرف یکشنی رہتی ہیں۔ تیرتھنکار درمیان میں دکھائے جاتے ہیں۔ بنیاد ستون کے درمیان ان کا مخصوص نشان بنا رہتا ہے۔

چوبیس تیرتھنکاروں کے الگ الگ ایک یکش اور یکشنی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر مہاویر کا یکش ہاتھی اور یکشنی سدا یکا ہے ان یکش یکشنیوں کے نام ہندو دھرم کے خاص دیوی دیوتاؤں میں ہیں۔ جیسے ایشور چترانن، کمار چکرا ایشوری، کالیکا، مہا کالی، گوری وغیرہ یہ تیرتھنکاروں کے ہندو مذہب کے دیوی دیوتاؤں سے افضل ثابت

لینے کی کوشش ہے۔ یکش، یکشنیاں اپنے ہاتھوں میں پھل پھول، میوے اور ہتھیار لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ یکش تیرتھنکاروں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان کی توسیع شاید گپت دور میں ہوئی۔

جین مورتیوں کی توسیع کے چھٹے دور میں جین مورتیاں مشکل ہو جاتی ہیں۔ مورتیوں کے چاروں طرف آٹھ نشان بنائے جاتے ہیں جو نجات درخت، نندی ورت، دودھ بھی، چامر، آسن، سوربھ وغیرہ ہیں۔ تیرتھنکار کی مورتی چھوٹی ہو جاتی ہے۔ ان کے ساتھی ان کے چاروں طرف کی زیادہ سے زیادہ جگہ گھیر لیتے ہیں۔ درمیان میں تیرتھنکار رہتے ہیں۔ ان کے پیچھے اوپر کی طرف نجات درخت ہوتا ہے۔ پیچھے داہنی طرف یکش اور بائیں طرف یکشنی ہوتی ہے۔ ان کے سامنے پالوں والا پنکھا لیے ہوئے خدمتگار رہتے ہیں۔

جینی مورتیوں کی متواتر توسیع ہوتی رہی ہے۔ ابتدا میں جن مورتیوں کی نمائش علامتی طور پر ہوئی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہندستان کے دوسرے مذہبوں کی طرح جینیوں نے بھی مورتی پوجا قبول کر لی۔ دوسرے دیوی دیوتاؤں کی طرح جین مورتیاں بنائی جانے لگیں۔ جین مورتیوں کے بڑھتے ہوئے اثر کی وجہ سے ان کا حجم چھوٹا ہوتا گیا اور ان کے آس پاس ان کے ساتھیوں کی دن بہ دن توسیع ہوتی گئی۔

باب : بارہ

تیرتھ کار

تیرتھ کاروں کی مورتیاں ان کی مختلف نشانیوں، اشاروں، یکش، یکشنیوں اور دوسرے حوالوں کی نمائش کرتی ہیں۔
ان نشانیوں کی بنیاد پر چوبیس تیرتھ کاروں کو پہچانا جاسکتا ہے۔

آدی ناتھ ـــــ آدی ناتھ پہلے تیرتھ کار ہیں جو ورشبھ ناتھ کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ اُن کی سواری بیل ہے۔ یکش گومکھ اور یکشنی چکریشوری یا اپرتی چکرکا ہیں۔ جس درخت کے نیچے انھیں نجات حاصل ہوئی وہ نگرودھ ہے۔ ان کی نشانی مذہبی چکر ہے۔ ان کے کندھوں تک بال ہیں۔

اجیت ناتھ ـــــ اجیت ناتھ کی سواری ہاتھی، درخت سپت پرنا، یکش مہایکش اور یکشنی اجیت والا ہے۔

سمبھو ناتھ ـــــ سمبھو ناتھ کی سواری گھوڑا، درخت شال ورکش، یکش ترمکھ اور یکشنی دریتاری دیوی ہے۔

ابھی نندن ناتھ ـــــ ابھی نندن ناتھ کی سواری بندر، درخت پیال ورکش، یکش ایشور اور یکشنی کالی ہے۔

سومت ناتھ ـــــ سومت ناتھ کا نشان کرونچ ہے۔ ان کا درخت آم، یکش تومبرا اور یکشنی مہا کالی ہے۔

پدم پربھو — پدم پربھو کی نشانی پاؤں ہے۔ درخت چھتر دی، یکش کسم اور یکشٹری شیاملی ہے۔

سوپارشو ناتھ — سوپارشو ناتھ کا نشان سواستک ہے۔ سانپ کے پھنوں کی تعداد ایک، پانچ، نو ہے۔ ان کا درخت سریش ہے۔ شویت آمبروں کے مطابق یکش ماتنگ اور یکشٹری کا نام شانتی ہے لیکن دگمبروں کے مطابق یکش ورنندی اور یکشٹری کالی ہے۔

چندرو پربھو — چندرو پربھو کی نشانی آدھا چاند ہے۔ ان کا درخت ناگ کیسر، یکش وجے اور یکشٹری بھرکٹی یا جوالا مالنی ہے۔

سوی دھی ناتھ — سوی دھی ناتھ کی نشانی مگرمچھ، درخت ناگ یا ملیکا یکش اجیت تھا یکشٹری سوتیر ولوی ہے۔

شیتل ناتھ — شوت امبوروں کے مطابق شیتل ناتھ کی سواری ہے۔ دگمبروں کے مطابق یہ پیپل ہے۔ ان کا درخت پیپل ہے۔ یکش برہم ہے۔ شوت آمبروں کے مطابق یکشٹری اشو کا ہے اور دگمبروں کے مطابق مانوی ہے۔

شری انش ناتھ — شری انش ناتھ کی نشانی گینڈا ہے۔ ان کا نجات درخت ہے۔ شوت آمبروں کے مطابق شری انش ناتھ کا یکش یکشیت اور یکشٹری مانوی ہے۔ دگمبروں کے مطابق یکش اشیور اور یکشٹری گوری ہے۔

واسو پوجے — واسو پوجے کی سواری بھینس ہے۔ ان کا درخت کدم اور یکش کمار ہے۔ شوت آمبروں کے مطابق یکشٹری چنڈا اور دگمبروں کے مطابق وِدّ تا ہے

وِمل ناتھ — وِمل ناتھ کی سواری سُور، درخت جامن اور یکش شنڈ مکھ ہے۔ دگمبروں کے مطابق یکشٹری ویراٹی جب کہ شوت آمبروں کے مطابق ویدتا ہے۔

انت ناتھ — شوت آمبر انت ناتھ کی نشانی باز پرند اور دگمبر

بھالو بتاتے ہیں۔ ان کا پیڑ آشونا تھ اور یکش پاتال ہے جس کا دوسرا نام شیش ناگ ہے۔ دگمبروں کے مطابق اننت ناتھ کی یکشنٹری اننت متی ہے جب کہ شوت آمبرا سے انکوشا بتاتے ہیں۔

دھرم ناتھ ـــــ

دھرم ناتھ کی نشانی وجر ہے۔ درخت ودھی ورپڑ اور یکش کنتر۔ شوت آمبروں کے مطابق یکشنٹری کندر پا اور دگمبروں کے مطابق مانسی ہے۔

شانتی ناتھ ـــــ

شانتی ناتھ کی سواری ہرن ہے اور درخت نندی ہے۔ دگمبروں کے مطابق یکش اور یکشنٹری کم پرش اور مہا مانسی ہے۔ شوت آمبروں کے مطابق وہ عقاب اور نروآری ہیں۔

کندھو ناتھ ـــــ

کندھو ناتھ کا یکش گاندھاب ہے شوت آمبروں کے مطابق ان کی یکشنٹری بالا ہے اور دگمبروں کے مطابق وجیا ان کی نشانی گول ہے۔ اور درخت تل کتارو ہے۔

آرناتھ ـــــ

آرناتھ کی نشانی نندآ دتیے یا مچھلی ہے۔ ان کا درخت آمر یکش کو بیرا اور یکشنٹری شوت آمبروں کے مطابق دھرم پر بیرا اور دگمبروں کے مطابق اپراجت ہے۔

منی سپرت ـــــ

منی سپرت کی نشانی کچھوا، درخت جمپک اور یکش ورڑا اور یکشنٹری شوت آمبروں کے مطابق نردترنا اور دگمبروں کے مطابق وسہر ٹری ہے۔

نمی ناتھ ـــــ

نمی ناتھ کی نشانی نیلا یا لال کنول ہے یا پھر اشوک درخت۔ ان کا نجات درخت واکل ہے۔ یکش بھرکتی اور یکشنٹری شوت آمبروں

کے مطابق کنندھاری اور دگمبروں کے مطابق چامنڈی ہے۔

نیمی ناتھ

نیمی ناتھ کی نشانی سنکھ درخت بانس کا پیڑ اور یکش گومکھ ہے۔ شوت آمبر نیمی ناتھ کی یکشنڑی امبیکا اور دگمبر کوسومنڈی کو مانتے ہیں۔

پارشوناتھ

پارشوناتھ کی نشانی سانپ، درخت دیودار، یکش وامن یا دھرنیندر اور یکشنڑی پدماوتی ہے۔

مہاویر

بھگوان مہاویر کا نشان شیر ہے۔ ان کا نجات درخت شال پیڑ یکش ہاتھی، یکشنڑی سیدایکا اور خدمتگار بمبار ہے۔

باب : تیرہ

یکش — یکشڑیاں

ویددور میں یکش لفظ کے معنی تیز روشنی کی شعاعوں سے لیا جاتا تھا پالی ٹیکاؤں میں یکش کا مطلب ایسے افراد سے لیا گیا ہے جنھیں قربان کیا جاتا تھا۔ کمار سوامی کی رائے ہے اس لفظ کا مطلب غیر آریہ ہے۔ اتھروید میں یکشوں کو ادھر اُدھر کہا گیا ہے۔ سندھ گھاٹی تہذیب میں مورتی پوجا کا چلن تھا شاید یکشوں کی بھی پوجا کی جاتی ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ یکشوں کی رہائش گاہ درخت ہے۔ سندھ گھاٹی تہذیب کی کھدائی سے کچھ شہروں میں ایسی مہریں ملی ہیں جن پر ایک درخت اور دو شاخیں کھڑی ہیں۔ درخت کی ان شاخوں کے اوپر انسانی تصویر نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کچھ مہروں پر درخت کے اوپر انسانی وجود بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یہ یکش مورتی ہی ہے جس کی پوجا کا چلن عوام میں رہا ہوگا۔

جب ویدک آریوں نے ہندستان پر قبضہ کر لیا اور اس ملک میں مستقل طور پر آباد ہو گئے تو وہ یہاں کے قبائلیوں سے خلط ملط ہوتے آہستہ آہستہ انھوں نے ایک دوسرے کے رسم و رواج، رہن سہن، اور طور طریقے اپنا لیے انھوں نے قبائلیوں کے کچھ دیوتاؤں کو اپنے

دیوتاؤں میں شامل کر لیا۔ جن میں یکش بھی تھے لیکن یکشوں نے حقیقتاً جو مقام حاصل تھا وہ نہ رہا اور ان کی حیثیت مختلف ہوگئی۔

پنت جلی کے مہابھاشے میں یکشوں کا ذکر کوبیر کے خدمت گار کے طور پہ ہے۔ اگرچہ مہابھاشے میں کوبیر نام نہیں ملتا لیکن یکش پتی یا موہنگ پتی ویشٹرڈر کا کئی بار تذکرہ ہے۔ پنت جلی کے مطابق یکشوں کی مورتیاں بنتی تھیں اور ان کے مندر تھے۔ اس حقیقت کی تصدیق ابتدائی بدھ اور جین گرنتھوں سے بھی ہوتی ہے۔ ہندستانی روایت کے مطابق یکشوں کو دولت کا دیوتا مانا گیا ہے اور دولت کے مالک کوبیر کو ان کا پوجا کا دیوتا مانا گیا ہے۔

بہت بڑی تعداد میں یکش۔ یکشنیوں کی مورتیاں دستیاب ہوئی ہیں جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

(الف) پارکھم یکش	(ت) لوہنی پور یکش
(ب) برودا یکش	(ٹ) پدماوتی یکش
(پ) پٹنا یکش	(ث) دیدار گنج یکشنی

پدماوتی یکش مورتی پہ لکھے کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منگری بھدر بھگتوں کے مباحثے کے بعد یہ مورتی نصب کی گئی تھی۔ مورتی سازی کا وقت موریہ اور شنگ دور سے پہلے یا آس پاس کا ہے۔ زیادہ تر مورتیاں گوالیار اور متھرا کے پاس ملی ہیں۔ مورتیاں کافی بڑی اور بھاری جسم کی ہیں۔ اگلے حصہ پہ نقاشی ہے اور پچھلا حصہ سادہ ہے۔ مورتیاں سادے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ گھٹنوں تک دھوتی، عام زیور اور کبھی کبھی چادر (بالوں کی ڈنڈی) پہنے ہوئے ہیں۔ کلپ سوتر میں چادر کو بجت آور مانا گیا ہے۔

بدھ دور میں یکشوں کو بدھ خدمتگار کے طور پہ دکھایا گیا ہے۔ وہ بدھ کے محافظ بھی ہیں۔ گندھارفن میں بہت پاڑی نظر نہ آتے ہوئے بھی ہمیشہ بدھ کے ساتھ ہیں۔

جین فنکاری میں بھی یکشوں کو تیرتھ کاروں کا خدمتگار اور محافظ دکھایا گیا ہے۔ یکشوں کے ہاتھوں میں جنگ کے مختلف ہتھیار ہیں۔ جس سے وہ اپنے مالک کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک جین قول کے مطابق پارشو ناتھ سانپ کے پاؤں کے پاس فکر میں غرق تھے۔ ان کے دشمن راکشس نے پانی برسانا شروع کر دیا جس سے پارشوناتھ پانی میں بہہ جائیں۔ پارشوناتھ کے منتظم دیوتا دھرنیندر ناتھ نے سانپ کا پھن بنا کر پارشوناتھ کے اوپر سایہ کر دیا۔ دھرنیندر ناتھ نے کنڈلی بنا کر اس پر پارشوناتھ کو بٹھا لیا جس سے نیچے بہتے ہوئے پانی سے بھی ان کی حفاظت ہو گئی۔ راکشس کی کوشش ناکام ہو گئی۔ یکشوں کے ہاتھ میں پھول یا میوہ ہوتا ہے جو کہ ان کے امن پسندی مزاج کا مظہر ہے۔

یکشوں نے زیادہ تر اپنا نام برہمن فرقے کے دیوتاؤں سے لیا ہے یکش یکشنیاں، برہم، ایشور، شٹر مکھ، کالی، مہا کالی امبیکا اور گوری وغیرہ ناموں سے جانے جاتے ہیں۔ ناموں کے علاوہ سواری اور دوسری مورتی ساز ی ادب میں درج نشانیاں بھی انھوں نے برہمن دیوتاؤں سے لیے ہیں۔ زیادہ تر یکش پورے طور پر انسانی روپ میں نہیں دکھائے گئے ہیں۔ مگر آدھا انسان یا آدھا جانور کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ گو مکھ یکش کا منھ بیل کا ہے لیکن جسم بیل کا۔ یہ خصوصیت بھی تو برہمن مذہب سے لی گئی ہے۔ سندھ گھاٹی تہذیب دور کی کچھ مہریں اس عمل کو ظاہر کرتی ہیں۔

باب: چودہ

گون جین دیوتاؤں پر

برہمن دیوتاؤں کی چھاپ

وقت وقت پر مختلف مذہبوں کے پیروکاروں نے شاید نفرت کے جذبہ کے تحت اپنے مذہب کے دیوتاؤں کو دوسرے مذہب کے دیوتاؤں سے اعلیٰ افضل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ نرسنگھ مورتی کی تخلیق کا خاص مقصد وشنو کو شیو سے برتر ٹھہرانا ہے۔ ٹھیک اسی طرح شیو کی شرو مورتی وشنو پر ان کی برتری دکھاتی ہے۔ شاید اسی جذبہ نے جین مذہب کے ماننے والوں کو تیرتھ کاروں کو برہمن مذہب کے دیوتاؤں سے اعلیٰ ٹھہرانے کے لیے اُکسایا ہوگا۔ جن مورتیوں کی توسیع کے پانچویں دور میں اُن کے ساتھ خدمتگار اور کنیز کی شکل میں یکش یکشنیوں کو دکھایا گیا ہے۔ جن کو منتظم دیوتا بھی کہتے ہیں۔ جن مورتیوں کے داہنی طرف یکش اور بائیں طرف یکشنی رہتی ہے چوبیس تیرتھ کاروں کی الگ الگ یکشنیاں ہیں۔ ان یکش یکشنیوں کے نام ہندو مذہب کے اعلیٰ دیوی دیوتا کے نام ہیں جیسے ایشور، برہما کمار، کوبیر، چکرایشوری، کالی، مہاکالی، گوری وغیرہ۔ ایسا لگتا ہے کہ جن مورتی سازوں نے تیرتھ کاروں ہندو دیوتاؤں سے اعلیٰ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

آچارو نگر، اُتمرادھیین سوتر اور ابھی دان چنتامنی وغیرہ جین گرنتھ

اس مذہب کے خدمت گار دیوتاؤں کو چار حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں:۔
جیوتشی، ویان واسی، بھون پتی اور ویئنتر۔ جن مورتیوں کو چھوڑ کر جن دوسرے دیوتاؤں کی مورتیاں جین مورتی سازی میں پائی جاتی ہے۔ ان میں دس دکپال ہیں۔ اندر، اگنی، یم، نرگتی ورون کے والو، کوبیر ایشان، پاتالا دھیشر ناگ دیو، ادھرلوک آدھیشور برہما، نو گرہ، روی، سوم، بدھ، اگروا سکھنگر، شنیچر، راہو، کیتو اور تیرتھ کاروں کے خادم گانیز ہیں، یکش، یکشنریاں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سولہ ودیا دیوی یا شرتی دیوی، اشٹھ ماترکا، چونسٹھ یوگنی، شری یا لکشمی، بھیرو، گنیش، چھیتر پال وغیرہ کی نمائش بھی جین مورتی سازی میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر کے نام اور فن صنم تراشی کی علامتیں برہمن مذہب کے دیوی دیوتاؤں سے ملتے ہیں۔ ابتدائی اور درمیانی دور کی جین تخلیق میں ان میں سے کچھ کی نمائش کبھی کبھی عجب انداز میں ہوتی ہے۔

ہرنیگمیسی یا نیگمیسے کا مورتی ادب جو کہ جین روایت کے مطابق دیوراج اندر کے سپہ سالار ہیں۔ ہمیں ہندو پہاڑ کے بکرے کے منھ والے یکش راجا کا یا اسکند کارتکیہ کے بکری کے منھ والے روپ کی یاد دلاتا ہے۔

ہندو منتظم دیوتاؤں کی پیدائش کی واقفیت بھی ان کے فن صنم تراشی ادب کے حوالوں سے ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہندی دیوی دیوتاؤں کو جان بوجھ کر جین تیرتھ کاروں کا غلام اور کنیز کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

گومکھ یکش ــــ گومکھ یکش پہلے تیرتھ کار رشبھ ناتھ کا منتظم دیوتا ہے۔ یکش کا منھ سانڈ کا اور بیٹھک بیل کی ہے۔ یکش کلہاڑی اور رسّی لیے ہوئے ہیں۔ یہ شیو سے ہی اخذ کیا گیا ہے جیسا کہ سانڈ، کلہاڑی اور رسّی سے ظاہر ہوتا ہے۔ نندی شیو مخبر ہے۔

برہما ــــ دسویں تیرتھ کار شیتل ناتھ کا یکش برہما ہے۔ برہما

کے چار چہرے، آٹھ ہاتھ اور بیٹھک پدم ہے وہ اپنے آٹھ ہاتھوں میں پدم، ہل، رسّی، مالا، کمان وغیرہ لیے رہتے ہیں۔ ان کے ہتھیاروں میں سے کچھ ہتھیار برہمن مذہب کے برہما سے نہیں ملتے۔ پھر بھی ان کا نام چتر آئن کملاسن اور مالا یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ برہمن مذہب کے برہما ہی ہیں۔

ایشور یکش ــــ گیارہویں تیرتھ کار شری آنش ناتھ کا یکش ایشور ہے جس کی سواری بیل ہے۔ یکش کے تین آنکھیں اور چار بازو ہیں جن میں وہ ترشول، ڈنڈا، مالا وغیرہ لیے ہوئے ہیں۔ ایشور کی یکشتری کا نام گوری ہے۔ چوتھے تیرتھ کار ابھینندن ناتھ کا یکش شری ایشور ہے اور یکشتری کالی ہے۔ ایشور شاید شِو کا ہی عکس ہے۔

شنڈ مکھ یکش ــــ شنڈ مکھ یکش تیرھویں تیرتھ کار ومل ناتھ کا منتظم دیوتا ہے۔ شنڈ مکھ کی سواری مور ہے۔ وہ اپنے بارہ ہاتھوں میں پھل، تیر، تلوار، رسّی، مالا، نیولا، چکر، انکوش، بندھن وغیرہ لیے ہوئے ہیں۔ شنڈ مکھ برہمن مذہب کمار شڈانن کا دوسرا روپ ہے۔

ان یکشوں کے علاوہ کمار، عقاب، کوبیر، وروڑ جو کہ بالترتیب واسو پوجیہ، شانتی ناتھ، ملی ناتھ اور نمی شنکر ناتھ کے منتظم دیوتا ہیں۔ ان کے فن صنم تراشی سے متعلق نشانیاں اس بات کو اور بھی واضح کر دیتے ہیں۔ یکشتریوں کے نام جیسے چکرا ایشوری، کالیکا، مہا کالی، گوری، چامنڈا، امبیکا، پدماوتی وغیرہ برہمن مذہب سے لیے گئے ہیں۔ ان کے فن صنم تراشی کے نشانی ان کے برہمن مذہبی دیوی کے خدوخال کی جھلک پیش کرتے ہیں۔

چکر ایشوری ــــ پہلے تیرتھ کار آدی ناتھ کی یکشتری چکر ایشوری ہے۔ ان کے چار یا آٹھ ہاتھ ہیں۔ وہ اپنے آٹھ ہاتھوں میں تیر، چکر، رسّی، کمان، ہتھوڑا، انکوش وغیرہ لیے ہوتی ہیں۔ چار ہاتھ ہوتے پر ان کے دو ہاتھوں میں چکر رہتے ہیں۔ ان کی سواری عقاب ہے۔

ممکن ہے یکشنڑی چکرا ایشوری وشنو کی بیوی چکرا ایشوری کے ہم شکل ہیں۔
مہا کالی ـــــ پانچویں تیرتھ کار سومت ناتھ کی یکشنڑی مہا کالی
چار ہاتھوں والی ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں رسّی اور انکوش لیے
ہوتی ہے۔ ان کا نام اور مورتی سازی ادب میں اس کی نشانیاں
برہمن مذہب کی مہا کالی سے لیے گئے ہیں۔
گوری ـــــ گیارہویں تیرتھ کار انشن ناتھ کی یکشنڑی
ہے۔ ان کی سواری بارہ سنگھا ہے اور ہتھیار گدا، کنول ہے۔ ان
کے یکش کا نام ایشور ہے۔ وہ شو کی بیوی گوری کے ہم شکل
ہیں۔
چامنڈا ـــــ ایک سویں تیرتھ کار نمی ناتھ کی یکشنڑی چامنڈا ہے۔
جن کی سواری مگر مچھ ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں ڈنڈا، ڈھال اور
تلوار لیے ہوتی ہیں۔
امبیکا ـــــ بائیسویں تیرتھ کار نمی ناتھ کی یکشنڑی امبیکا ہے۔ ان
کی سواری شیر ہے۔ یکشنڑی کے ہاتھوں میں آم کا گچھا، رسّی، بچہ
اور انکوش ہے۔ ان کا نام کشمانڈنی بھی ہے۔ کشمانڈنی درگا دیوی
کا ایک نام ہے جو کبھی کبھی سات عورتوں کے ساتھ ناچتی ہوئی دکھائی
جاتی ہیں۔
پدماوتی ـــــ تیسویں تیرتھ کار پارشو ناتھ کی یکشنڑی پدماوتی ہے
یہ چار ہاتھوں والی ہے اور اپنے ہاتھوں میں انکوش، مالا اور دو میں
کنول لیے ہوتی ہیں۔ ان کی پہچان منسا دیوی کا ایک نام پدما بھی ہے
اس سے کی جاتی ہے۔
جینیوں کے چھیتر پال بھیرو اور گنیش برہمن مذہب کے دیوتا گنیش
اور بھیرو ہیں۔ گنیش اپنے چار ہاتھوں میں سے دو ہاتھوں میں لڈو
اور کلہاڑی لیے ہوئے ہیں اور ان کے دو ہاتھ دعا اور امن کی تلقین
کرتے ہوئے ہیں۔ ان کی سواری چوہا ہے۔ جین تہذیب میں فنری یا

لکشمی، جن کی پوجا جین مذہب کو ماننے والے قدیم زمانے سے کرتے آرہے ہیں۔ برہمن مذہب کی لکشمی کی ہی ہمشکل ہے۔ یہ چار ہاتھوں والی ہے اور اپنے ہاتھوں میں کنول لیے ہوئے ہیں۔ برہمن دیوی دیوتاؤں کی جینی شکل ہے اور انھیں جین مذہب میں دیا گیا خاص مقام جین مذہب کے معتقدین کا تیرتھ کاروں کا برہمن دیوتاؤں سے اونچا اور اہم ثابت کرنے کی ایک کوشش ہے۔ لیکن ان کا یہ جذبہ ان کے منتظم دیوتاؤں کو اصلی روپ نہ دے سکی جو جین فن صنم تراشی کے دائرے میں ایک انوکھی دین ہے۔

باب — پندرہ

بُدھ کی علامتی نمائش

کسی بھی مذہب یا فرقے کے معتقدین نے ابتدا میں اپنے معبود کا مظاہرہ علامتوں کے ذریعہ کیا، چاہے وہ برہمن دیوتا شِو یا وشنو ہوں یا جینیوں کے تیرتھ کار۔ شِو کو ترشول کے ذریعہ، وشنو کو چکر سا تھ اور تیرتھ کاروں کو مختلف علامتوں کے ذریعہ دکھایا جاتا تھا۔ بدھ مذہب کے معتقدین نے بھی علامتوں کو اپنایا۔ قدیمی بدھ دور کی فنکاری میں بدھ کا احساس علامتوں کے ذریعہ کرایا گیا ہے۔ بدھ کا علامتی مظاہرہ سانچی بھرہت، پور، بودھ گیا اور امراوتی میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ کچھ عالموں کا خیال ہے کہ قدیم بدھ دور کے فن صنم تراشی میں بدھ کا انسانی پیکر اس وجہ سے نہیں دکھایا جا سکا کہ اس وقت کے فنکار انسانی خد و خال کی تخلیق کرنے میں ناکام تھے مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ بدھ سے قبل زندگی کو انسانی زندگی کو خدوخال میں دکھایا گیا۔ دیگھ نکایہ کے برہم جل سوتر میں بدھ خود کہتے ہیں۔ "جب تک جسم ہے اسے دیوتا اور انسان دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن موت کے بعد یہ دیوتا اور انسان سبھی کے لیے معدوم ہو جائے گا۔" ممکن ہے اسی وجہ سے بدھ کو انسانی حوالے میں کہیں بھی نہیں دکھایا گیا ہوگا۔

فطری سا سوال اٹھتا ہے۔ اگر بدھ کو انسانی خدوخال میں نہیں دکھایا

گیا تو علامتوں کے ذریعہ کیوں دکھایا گیا؟ بدھ علامتی پوجا کے ثبوت میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک بار گوتم بدھ شراوستی میں مقیم تھے اور تھوڑی دیر کے لیے کہیں گئے ہوئے تھے۔ دیہات کے لوگ بدھ کا دیدار کرنے آئے اور ان کی غیر حاضری میں نذرانہ ان کی نشست کے پاس رکھ گئے۔ آناتھ پنڈک اور بدھ کے دوسرے معتقدین کو یہ دیکھ کر افسوس ہوا انہوں نے گوتم بدھ کے چہیتے معتقد آنند سے التجا کی کہ انہیں بدھ کی ایک مورتی بنا کر نصب کر لینی چاہیے۔ جس سے ان کی غیر حاضری میں بھی معتقدین ان کی پوجا کر سکیں۔ آنند نے اس درخواست کو بدھ کے سامنے رکھا۔ بدھ نے جواب دیا کہ پوجا تین طرح جسمانی، پاکیزہ مقامات اور اصول کی پابندی کے طور پر۔ جو ان طریقوں میں کسی بھی طریقے سے پوجا کرے گا اُسے وہی پھل ملے گا جو کہ ان کی شخصی پوجا سے ملتا ہے۔ پہلے طریقے سے پوجا ان کی زندگی تک ہی ممکن تھی۔ دوسرے طریقے میں ان کی زندگی میں استعمال آنے والی چیزیں اور مقام آتے ہیں۔ تیسری قسم ان کے اصولوں سے متعلق ہے۔ یہ سبھی طریقے فن کاروں کے ذریعہ آزادانہ طور سے سانچی، بھرہوت اور دوسرے مقامات پر بنائے گئے ہیں۔

بدھ کا جسمانی مظاہرہ: ۔ بھرہوت کے مورتی سازوں نے بدھ کے بال یا سر کا کپڑا بنایا ہے۔ سانچی میں اسی کو دیوتاؤں کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ بھرہوت کی مورتی سازی میں ایک مندر دکھایا گیا ہے۔ جس میں بدھ کی استھیوں پر بدھ کے سر کا کپڑا نصب ہے۔ اس کی سطح پر "بھگوت چوڑا مدو" بھی کھدا ہے۔ ۳۳ دیوتا بھی دکھائے گئے ہیں۔

نوادرات کے ذریعہ نمائش

بدھ کو نوادرات کے ذریعہ کئی چیزوں کے توسط سے دکھایا گیا ہے۔

تخت: ۔ بدھ کا تخت بودھ درخت کے نیچے دکھایا گیا ہے بھرہوت

کے اجات شتر ستون پر سنگ تراشوں نے تخت درمیان میں دکھایا ہے۔
اس کے پیچھے چھتری ہے اور مالائیں ٹنگی ہیں۔ تخت پر پھول پتیوں کا
ڈھیر لگا ہے جو کہ بودھ کی مورتی کا مظہر ہے۔ سانچی میں بڑا ہی دلچسپ
منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ ایک گھسیارا بدھ کے بیٹھنے کے مقام کے
سامنے گھاس کے گچھے دیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ سانچی کے ہی ایک دوسرے
منظر میں بدھ کے بیٹھنے کے مقام کے سامنے ایک بندر اپنے ہاتھ میں
پیالہ لیے کھڑا ہے۔

بُدھ پد : — بھرہوت میں اجات شتر کو بدھ کے پاس کھڑا دکھایا
گیا ہے۔ تخت پر بدھ کے نقش پا دکھائے گئے ہیں۔ اور "اجات شتر
بھگتوں وندے" لکھا ہے۔ سانچی کے ستونوں میں بھی بدھ کے کپل
وستو کے سفر کو ان کے پیروں کے نشان کے ذریعہ دکھایا گیا ہے۔

بودھ درخت : — بودھ درخت کے نیچے بدھ کو علم حاصل ہوا تھا
ان کے تخت کو بودھ درخت کے نیچے دکھایا گیا ہے۔ لنا کیہ متی کے
مطابق ان کی پوجا اور بودھ درخت کی پوجا برابر ہے۔ سانچی میں
بودھ درخت کی پوجا کرتے ہوئے صرف دیوتاؤں یا انسانوں کو ہی نہیں
دکھایا گیا بلکہ جانوروں کو بھی بودھ درخت کی پوجا کرتے ہوئے دکھایا
گیا ہے۔ بھرہوت میں بودھ درخت کے پاس بھوگلان کو ہاتھ جوڑتے
گھٹنے جھکے دکھایا گیا ہے۔ بودھ گیا میں تین ہاتھیوں کو بدھ کی پوجا
کرتے دکھایا گیا ہے۔

چکرم : — بدھ کو کپل وستو میں گھومتے چکرم کے ذریعہ دکھایا گیا
ہے۔ بھرہوت کے ستونوں میں چکرم کی نمائش دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

بامقصد نمائش

استوپ : — بُدھ کی پیدائش کی نمائش چبوترے کے ذریعہ کی گئی
ہے۔ سانچی میں چبوترے پر چھتری دکھائی گئی ہے جو کہ بُدھ

کی پیدائش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ بودھ گیا میں کیش چبوترے کو اپنے سر پر لے جا رہے ہیں۔

دھرم چکر: ــــ بھرہوت میں دھرم چکر کو سجایا گیا ہے۔ دیوتا اور انسان اس کی پوجا کر رہے ہیں۔ کبھی کبھی ۳۲ لائنوں کے ذریعے عظیم ہستی کے ۳۲ علامتوں کو بھی دکھایا گیا ہے۔

ترِرتن: ــــ ترِرتن بدھ مذہب کا خاص نشان ہے۔ ترِرتن کو سانچی تنصیبات کئی بار دکھایا گیا ہے۔ بودھ گیا ترِرتن کو تخت پر رکھا دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ علامتوں کے ذریعے بدھ کی زندگی کے چار واقعات کی تصویر کشی بھی کی گئی ہے۔

پیدائش: ــــ بدھ کی پیدائش کی نمائش بڑے خوبصورت انداز سے کی گئی ہے۔ بدھ کی ماں مایا دیوی کو ہاتھی پانی سے غسل کراتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ جو کہ بدھ کی پیدائش کی علامت ہے۔

حصولِ علم: ــــ بودھی درخت بدھ کے حصولِ علم کی علامت ہے۔

پہلی نصیحت: ــــ دھرم چکر بدھ کی پہلی نصیحت کا مظہر ہے۔

پیری ترودار: ــــ چبوترہ بدھ کی پیدائش کی پہچان ہے

باب : سولہ

بدھ مورتی کی تخلیق کی ابتدا

بُدھ مورتی کی تخلیق کی بابت عالموں میں کافی اختلاف رائے ہے۔ حقیقت میں یہ سوال گندھارا، متھرا، یونان اور ہندستان کا ہے۔ ابتدائی ہندستانی فن صنم تراشی میں بدھ کی نمائش انسانی شکل میں نہ ہو کر علامتی شکل میں ملتی ہے۔ جب کہ گندھارا فن میں بدھ کی بہت سی انسانی مورتیاں پائی گئی ہیں۔ شاید اسی بنیاد پر کچھ عالموں نے رائے دی ہے کہ بدھ کو انسانی شکل میں دکھانے کا چلن غیر ملکی ہے۔ اس کا سرچشمہ ایران ہے۔ گندھارا فن میں بُدھ کی نمائش اَپولو کے نمونے پر کیا گیا ہے۔ بدھ مورتیاں اسی یونانی تخلیق کی ہندستانی شکل ہیں۔

متھرا میں کوشانڑ دور کی بدھ مورتیاں دستیاب ہوئی ہیں جو اپنی زبان، جذبات اور شکل میں مکمل ہندستانی ہیں۔ کمارسوامی کی رائے ہے کہ متھرا اور گندھارا میں بدھ مورتیاں ساتھ ساتھ بنی ہیں۔ عیسوی سن کی تاریخوں کی کھدی ہوئی کچھ مورتیاں دونوں جگہوں سے تاریخ کے ساتھ ملی ہیں۔ لیکن نہ معلوم تاریخوں کی وجہ سے یہ مورتیاں اپنی تخلیق کے وقت پر ابھی تک روشنی نہیں ڈال سکی ہیں۔

یہ سچ ہے کہ ابتدائی ہندستانی فن صنم تراشی میں بُدھ کی نقاشی انسانی شکل میں نہیں ہے۔ لیکن اس سے ہندستانی بت تراشوں کی

بدھ کو انسانی شکل میں نقش کرنے نا اہلیت ثابت نہیں ہوتی۔ ان ہی
جگہوں پر بدھ سے قبل دیوتاؤں کو انسانی شکل میں بنایا گیا ہے۔ بدھ
کی زندگی کے واقعات کو خوبصورت انداز میں پتھر پر تراشا گیا ہے۔ پھر
ہندوستانی فن کار قدیم دور سے ہی ہندی دیوی۔ دیوتاؤں کی مورتیاں
بنانے میں ماہر تھے اور بدھ کی مورتی کو بنانا ان کے لیے کوئی مشکل کام
نہیں تھا۔ جو سنگ تراش یکشوں، ناگوں کو اتنے خوبصورت ڈھنگ سے
نقش کرنے میں ماہر تھے۔ وہ یقیناً بدھ مورتی بنا سکتے تھے اور آگے چل
کر انھوں نے اس کام کو بہت مہارت کے ساتھ کیا بھی۔ ان ماہر سنگ
تراشوں کو غیر ملکی سنگ تراشوں کا اس کام میں کیوں سہارا لینا پڑا ہوگا۔
شاید انھیں ٹھوس دلیلوں اور متھرا کے فن کے مکمل ہندوستانی ہونے کی
بنیاد پر کچھ عالموں نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ متھرا کی بدھ مورتیاں کسی
طرح بھی گندھار فن سے متاثر نہیں ہیں اور خود میں ہندوستانی اور انوکھی
ہیں۔ گپت دور بعد کے گپت دور کی بدھ مورتیاں روحانی علم کی وہ حالت
ظاہر کرتی ہیں جو یورپ کے فن صنم تراشی کے لیے غیر ملکی ہے۔ لیکن وہاں
ہم سچائی سے شاید چشم پوشی کرتے ہیں جہاں ہم یہ ماننے سے پوری طرح
انکار کرتے ہیں کہ ہندوستانی فنکاروں نے یونانی فن کی کچھ خصوصیات
سے یا یونانی فنکاروں نے ہندوستانی فن صنم تراشی کی خصوصیات سے
اثر نہیں لیا۔ فن یا ادب کی کوئی حد نہیں ہے یہ عالمی ہیں۔

بدھ کو تین کھڑی، بیٹھی اور لیٹی ہوئی حالت میں دکھایا گیا ہے۔
بیٹھی ہوئی بدھ مورتی پانچ حالتوں۔ فکر، سکون حفاظت، دعا دیتے
ہوئے، زمین کو چھوتے ہوئے، مذہب کی شروعات یا واعظ کرتے ہوئے
دکھایا گیا ہے۔ فکر کی حالت میں وہ پدم آسن یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھے
ہیں۔ بدھ کے دونوں ہاتھ اُن کی گود میں رکھے رہتے ہیں اور وہ
فکر میں مستغرق رہتے ہیں۔ امن کی تلقین کرتے ہوئے ان کا بایاں
ہاتھ ان کی گود میں اور داہنا ہاتھ ہتھیلی سامنے کیے ہوئے سینے تک

اٹھا رہتا ہے۔ دعا دیتے ہوئے بایاں ہاتھ اسی حالت میں اور داہنا ہتھیلی سامنے کئے گھٹنے پر رہتا ہے۔ زمین چھوتی ہوئی حالت میں اسی طرح ہے۔ داہنے ہاتھ کی انگلی زمین کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ دھرم چکر حالت میں بدھ دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان کی ہتھیلی سامنے کی طرف ہے۔ بدھ کی کھڑی مورتیوں میں ان کا داہنا ہاتھ امن کی تلقین یا دعا دیتے ہوئے ہو سکتا ہے اور بایاں ہاتھ بغل میں رہتا ہے بدھ کی ہتھیلی اور پیروں پر کچھ بھتا ور نشان رہتے ہیں۔ دوسری خصوصیات میں بدھ سر پر پگڑی یا اون دکھائی گئی ہے۔ اون بھوؤں کے درمیان دکھائی گئی ہے اور کان بڑے بڑے ہیں۔ بدھ مورتی شاہی لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنے ہاتھوں میں کنول، وجر پدم، امرت کا برتن وغیرہ لیے رہتے ہیں۔

یہ تینوں طرح کی مورتیاں یکش مورتیوں کے نمونے کی بنائی گئی ہیں۔ بدھوں اور یکشوں کی مورتیوں میں تھوڑا فرق ہے جب کہ بدھ مورتی بھکشو فقیرانہ لباس میں یکش مورتی کی طرح ہے۔ ہندستانی فنکاروں نے بدھ کو دو شکلوں میں یوگی یا معلمی کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ بدھ کے یہ دونوں روپ بھرہوت شعبیب میں موجود ہیں۔ یوگی روپ کی قدامت تو سندھ گھاٹی تہذیب سے ہے۔ ہڑپا اور موہن جوڈرو سے ملے سکوں پر یوگی روپ دیکھنے کو ملتا ہے۔ بھرہوت میں طویل عبادت کا مظاہرہ ہے جو کہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ یہیں پہ نہیں ایک دوسرے مقام پر بدھ کو پتوں کی جھونپڑی میں دکھایا ہے۔

ماؤس اور گدنا ئیسس کے سکوں پر موجود ویسی ہی نمائش فکر میں غرق بیٹھی ہوئی بدھ مورتیوں میں یکساں ہے۔ ان سکوں پر کھدی شکلوں کو کچھ عالم بدھ کی شکل اور کچھ خود بادشاہ کی نمائش مانتے ہیں۔ گدنا ئیسس کے سکوں پر ملی مورتی بدھ مورتیوں سے زیادہ یکسانیت رکھتی ہے۔ جہاں تک کہ مورتی کے سر پہ دکھائی گئی

پگڑی کا سوال ہے۔ بودھ گیا کی ایک ریلنگ پر اندر کی پگڑی دکھائی گئی ہے۔ ریلنگ کا وقت ۱۰۰ قبل مسیح مانا گیا ہے۔ بدھ مورتی کے گھونگریالے بالوں سے پہلے بھی قدیم ہندوستانی فن میں کئی مقامات پر گھونگریالے بالوں کی نمائش ملتی ہے۔

یہ حقیقت ہمیں آسانی سے اس نتیجہ تک لے جاتی ہے کہ متھرا کے مورتی سازوں بدھ کی مورتی سازی آزادانہ طور سے کی ہے۔ بعد کے عالم خود اس حقیقت سے انکار نہیں کرتے۔ وہ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ متھرا فن کی بدھ مورتیاں گندھار فن کے مقابل بھدّی ہیں۔ اگر متھرا کے سنگ تراش گندھار فن کی بدھ مورتیوں کی نقل ہی کرتے تو بدھ مورتیوں کو گندھار فن کی مورتیوں سے زیادہ خوبصورت بنا کر رکھتے تھے۔ گندھار اور مورتیوں کی مورتیاں آزادانہ طور سے بنی اور وہ اپنی اپنی ڈھنگ کی انوکھی تخلیق ہیں۔ یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ کن مورتیوں کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی۔ کمارسوامی صاحب کا قول ہی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متھرا اور گندھار میں بدھ مورتیوں کی تخلیق ساتھ ساتھ ہوئی۔

فہرست حوالہ کتب

بالمیکی رامائن حصہ ۱-۲	گیتا پریس گورکھپور، ت ۲۰۱۷
مہابھارت	پونا، ۳۳-۱۹۲۹ء
شری مد بھگوت پران	گیتا پریس گورکھپور
اگنی پران	آنند آشرم پریس پونا
گروڑ پران	پنڈت پستکالیہ، کاشی
کرم پران	وینکٹیشور پریس بمبئی
دیوی بھگت پران	وینکٹیشور پریس بمبئی
متسیہ پران	گورومنڈل سیریز کلکتہ
مارکنڈے پران	بی۔آئی سیریز کلکتہ
برہما پران	آنند آشرم پریس پونا
لنگ پران	وینکٹیشور پریس بمبئی
وراہ پران	وینکٹیشور پریس بمبئی۔
وایو پران	آنند آشرم پریس پونا
وشنو پران	گیتا پریس گورکھپور
وشنو دھرم تر پران	وینکٹیشور پریس بمبئی
اسکند پران	وینکٹیشور پریس بمبئی
ورہت سہنتا	وراہ مہیر
شلپ رتن	تروندرم سیریز ۱۹۲۲
اپراجیت پوچھا شلپ رتن	نرمدا شنکر مولجی دھانگرا ۱۹۳۷
روپ منڈل ناٹک شاستر	چوکھمبا سنسکرت سیریز بنارس ۱۹۲۹

ارتھ شاستر
انشو مد بھید اگم سپربھید اگم ویدک دوتا
گھراؤ کی دیو مورتیاں
ہندو سبھیتا
متھرا کلا
مارکنڈے پراٹرہ ایک سنسکرتک ادھین
شری وشنو دھرم اُتر میں مورتی کلا
وشنو دھرم
بھارتیہ مورتی کلا

پراچین بھارتیہ مورتی وگیان
ہندو دیو پریوار کا وکاس
گنیش
پرتما لکشن (بھارتیہ وستو شاستر گرنتھ جلد ۲
پرتما وگیان (بھارتیہ وستو شاستر،
گرنتھ چترتھ۔
متھرا کلا میں کرشن بلرام کی مورتیاں
کلا ویدی ورش ۱، انک ۱ میں پرکاشت لیکھ
اتر پردیش میں بدھ دھرم کا وکاس

بدھ دھرم کے ۲۵۰۰ ورش (آج کل
کا سالنامہ)
پرتما وگیان
دیوتا مورتی پرکرڈ اور روپ منڈل
(سوتر دھان منڈن)

کوٹلیہ
آچاریہ بلدیو اپادھیائے
ڈاکٹر رام آشرے اوستھی آگرہ ۱۹۶۷
ڈاکٹر رادھا مکند مکھرجی دہلی ۱۹۵۲
واسودیو شرن اگروال احمد آباد ۱۹۷۴
واسودیو اگروال ۱۹۶۱
مالویہ بدری ناتھ پیاگ
چترویدی پرشورام الہ آباد ۱۹۵۳
رائے کرشن داس، تیسرا سنسکرت
کاشی ۲۰۰۹
جوشی، نیل کنٹھ پرشوتما پٹنہ ۱۹۷۷
ڈاکٹر سمپورنانند الہ آباد ۱۹۶۴
ڈاکٹر سمپورنانند کاشی ودیاپیٹھ بنارس
دیجیندر ناتھ شکلا لکھنؤ میں ۲۰۱۳

دیجیندر ناتھ شکلا لکھنؤ میں ۲۰۱۳

کرشن دت باجپئی

ڈاکٹر نیل ناتھ دت پرکاشن بیورو
اتر پردیش سرکار لکھنؤ

مکھیہ سمپادک پی۔ ڈی وا پر دہلی ۱۹۵۶

ڈاکٹر آنند شنی مصرا بھوپال ۱۹۷۲
کلکتہ سنسکرت گرنتھ مالا ۳
کلکتہ ۱۹۳۶۔

Price Rs. 22/=